خونی امراض کا علاج
مرتبہ
پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین اجملی
اعتِ خاص
مسیح الملک دہلی
مت فی پرچہ ۸ ر

دُنیا میں کامیابی کا راز دو لفظوں میں یہ ہی کہ محنت کیجئے اور خوب محنت کیجئے محنت سے دولت پیدا ہوگی اور دولت سے عیش و آرام، مگر اس کیلئے تندرستی کی ضرورت ہے اگر یہ نہیں اور آپ بیمار ہیں تو محنت، دولت آرام صرف خواب خیال، ساری عمر تکلیف و مصیبت میں گزارنا ہوگی کبھی بھی کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی،

بیماری

خدا دشمن کو بھی نہ دے، پیسہ کا خرچ، روزگار بند، مصیبت پر مصیبت علاج پر پیسہ پانی کی طرح بہ رہا ہے، مگر فائدہ نہیں مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ یہ مرض کیوں بڑھ رہا ہے فائدہ کیوں نہیں ہوتا اس کا جواب یہ ہے کہ مرض کی تشخیص نہ ہوسکی، دوا خالص اور عمدہ نہیں ملتی، سڑی گلی دواؤں اور ناتجربہ کار طبیب سے فائدہ کی کیا امید ہوسکتی ہے

اگر آپ کے دوستوں میں سے کوئی صاحب کسی پیچیدہ اور پرانے مرض میں گرفتار ہیں تو اُن کے حالات ناظم شعبہ تشخیص مجلس اطباء، پوسٹ بکس نمبر ۵۹ دہلی کو فوراً لکھ کر روانہ کیجئے!

یہاں مرض کے حالات تجربہ کار کہنہ مشق طبیبوں کی مجلس میں پیش ہوتے ہیں اس مجلس کے صدر دہلی کے مشہور طبیب پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی سینیر ہاؤس فزیشن وائس پرنسپل جامعہ طبیہ، و ایڈیٹر رسالہ مسیح الملک ہیں

مجلس اطبا میں مرض کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے، بحث ہوتی ہے، ہر طبیب اپنے تجربہ کی بنا پر رائے ظاہر کرتا ہے، اور بالآخر متفقہ رائے سے مرض کی صحیح تشخیص عمل میں آتی ہے دوا تجویز ہوتی ہے مریض کو اطلاع دیجاتی ہے اور اس طرح روزانہ صدہا پیچیدہ مسئلے حل ہوتے ہیں تشخیص وتجویز کا یہ طریقہ اس قدر صحیح اور بہتر ثابت ہوا ہے، کہ اب صرف ملک کے ہر گوشے کے مریض، بلکہ بہت سے طبابت پیشہ اصحاب ڈاکٹر، حکیم اور وید بھی اپنے زیر علاج مریضوں کے پیچیدہ امراض کی بابت مجلس اطباء کا مشورہ طلب کرتے ہیں اس طرح ہزاروں مایوس مریض اس مجلس کی صحیح تشخیص کی بدولت نئی زندگی حاصل کر چکے ہیں اگر آپ کسی پیچیدہ یا پرانے مرض میں گرفتار ہیں اور آپ کا وقت خراب ہو چکا ہے اور دولت برباد ہو چکی ہے، تو ایک بار ہمیں حالات لکھ کر یا اجملی شفاخانہ باڑہ ہندو راؤ میں تشریف لاکر مشورہ کیجئے، جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ یا لفافہ آنا ضروری ہے، رسالہ مسیح الملک بطور نمونہ طلب فرمائیے، اوقات مشورہ صبح ۱۰ سے ۱۲ بجے تک، شام ۶ سے ۸ بجے شب تک

عہد حاضر کا مایہ ناز طبی شاہکار

مسیح الملک کا علاج

رعایتی قیمت پر

جو ماہنامہ مسیح الملک کی جانب سے اپریل ۱۹۳۶ء میں خاص نمبر کی صورت میں نہایت شاندار طریقہ پر شائع کیا گیا ہے اس میں سر سے پاؤں تک کے وہ تمام پیچیدہ اور پرانے امراض نہایت تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں جن کے علاج میں اکثر مریضوں اور معالجوں کو ناکامی ہوتی رہتی ہے، اور ساتھ ہی ہر ایک مرض کے ذیل میں اجمل اعظم مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم کے خاص شخصی رموز و نکات طریقہائے علاج اور وہ بیش قیمت مجربات پیش کئے گئے ہیں جن کی تلاش میں دنیا بے چین ہے ضخامت دو سو صفحات سے زائد کتابت طباعت نہایت نفیس اور قیمت ان سب خوبیوں کے باوجود صرف عہ خاص رعایت، لیکن جو لوگ تین روپیہ سالانہ چندہ بھیجکر ماہنامہ مسیح الملک کے مستقل خریدار بنیں گے اُن سے دو روپیہ کے بجائے اس کی قیمت صرف ایک روپیہ لی جائے گی، اور اس طرح وہ پانچ کے بجائے چار روپے میں حاصل کر سکیں گے، لہٰذا آپ بھی آج ہی مبلغ چار روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجدیجئے، ایک سال تک مسیح الملک بھی پڑھئے اور بیش قیمت مجربات کا ذخیرہ بھی رعایت کے ساتھ حاصل کیجئے، منی آرڈر بھیجنے والوں کے لئے محصول ڈاک معاف، بطور نمونہ مفت طلب کیجئے

دفتر مسیح الملک پوسٹ بکس نمبر ۵۹ دہلی

مینیجر مجلس الاطبا پوسٹ بکس نمبر ۵۹ دہلی

خون جسم انسان کا سرمایہ ہے

خون ہمارے جسم کا قیمتی سرمایہ ہے۔ اس کی خرابی سے تندرستی برباد ہو جاتی ہے۔ اور زندگی کا لطف خاک میں مل جاتا ہے۔ خون میں خرابی کبھی گرمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے جوش میں آتے ہی طرح طرح کی تکلیفیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ کسی کو نکسیر پھوٹنے لگتی ہے۔ کسی کی آنکھیں دکھنے لگتی ہیں۔ کسی کو چیچک اور کسی کو خسرہ نکل آتا ہے۔ اور کسی کو پھوڑے پھنسیاں ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ کسی کو خارش ہو جاتی ہے۔ رات دن کھجلاتے گذرتی ہے۔ لیکن چین نہیں ملتا۔

بعض اوقات گرم چیزوں کے کثرت استعمال سے خون میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور گاہے دوسرے آدمیوں کے جسم سے تندرست آدمیوں کے جسم میں ایسا زہر داخل ہو جاتا ہے۔ جو زندگی کو تلخ بنا دیتا ہے۔ چنانچہ خارش۔ آتشک۔ سوزاک اور جذام جیسی بیماریوں کا زہر تندرست آدمیوں کے جسم میں دوسرے بیمار انسانوں کے جسم ہی سے پہنچتا ہے۔ اور ایک قابل رشک جسم اور صحت کو تباہ کر کے ہلاکت کے غار میں دھکیل دیتا ہے۔

غرضیکہ صاف اور پاکیزہ خون جو ہر طرح کی کثافتوں اور زہریلے مادوں سے پاک صاف ہو۔ تندرستی کے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔ جب تک خون صاف رہتا ہے۔ بدن اسی وقت تک تندرست رہتا ہے۔ اور جسم انسان کی تمام مشینری درست رہتی ہے۔ دل۔ دماغ۔ جگر معدہ۔ آنتیں۔ اور تمام جسم کی رگیں اور پٹھے اپنے اپنے افعال کو بخوبی انجام دیتے رہتے ہیں۔ لیکن خون کے کثیف اور گندہ ہوتے ہی تمام مشینری بگڑ جاتی ہے۔ اعضاء کے افعال میں خلل پڑ جاتا ہے۔ اور طرح طرح کی بیماریاں ستانے لگتی ہیں۔

طبی دنیا میں گوناگوں اقسام کی مصفی خون دوائیں مروج ہیں۔ اور ان کے متعلق لمبے چوڑے دعوے پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ ان میں سے بہت کم دوائیں ایسی ہیں جو تجربے کی کسوٹی پر پرکھے جانے پر کھری نکلتیں۔ اور دعوے کے مطابق صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے ماسوا ایک بڑی خرابی ان مصفی دواؤں میں یہ ہے۔ کہ یہ عموماً تلخ اور بدمزہ ہوتی ہیں۔ جن کے استعمال میں مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ بعض مریض تو ان کو استعمال ہی نہیں کر سکتے۔ اور خصوصاً بچوں کے لئے تو ان کا استعمال تقریباً ناممکن ہے۔

مذکورہ بالا نقائص کے پیش نظر مجلس اطباء ایسی مصفی خون دوا کی ایجاد میں مصروف ہو گئی، کہ جو تصفیہ خون کے لئے ایک حقیقت رکھتی ہو۔ اور اس فعل خاص میں کوئی اس کی مثال نہ پیش کی جا سکے۔ علاوہ

ازیں عام مصفی خون دواؤں کی طرح تلخ اور بدمزہ بھی نہ ہو۔ بچے اور جوان۔ مرد اور عورت سب کے لئے اس کا استعمال آسان ہو۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ مجلس اطباء کی یہ کوششیں دہلی کے مشہور طبیب جناب پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اعلیٰ صدر مجلس کی زیر نگرانی بار آور ثابت ہوئیں۔ اور وہ مصفی جدید کے نام سے ایک حیرت انگیز مصفی خون دوا کے ایجاد میں کامیاب ہو گئی۔

موجودہ زمانہ کی ایک عجیب و غریب دوا ہے۔ اس کے عالم وجود میں آتے ہی طبی دنیا میں اس کی دھوم مچ گئی ہے۔ ایک نہایت ہی قلیل زمانہ میں اس کو غیر معمولی شہرت حاصل ہو گئی ہے۔ اہل مشرق اس پر جس قدر بھی فخر کریں۔ بجا ہے طبی دنیا اس پر جس قدر بھی ناز کرے روا ہے۔ اطباء اور وید صاحبان اس کو اپنے مطب میں استعمال کرتے ہیں ڈاکٹر صاحبان بھی اپنے مریضوں کو اس کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں۔ اور وہ تعصب سے بالاتر ہو کر اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

مصفی جدید ایک سائنٹیفک دوا ہے۔ معدے اور آنتوں کے مراحل طے کرنے کے بعد یہ جوں ہی خون میں داخل ہوتی ہے۔ اس کے کثیف زہریلے مادوں کو نکالنا شروع کر دیتی ہے پیشاب کے ذریعہ نکلنے والے مادے کو گردوں کی طرف دفع کر کے پیشاب کے راستے خارج کرتی ہے۔ اور جو مادہ پسینہ کے راستے نکلنے والا ہوتا ہے۔ اس کو پسینہ کے ذریعہ نکال باہر کرتی ہے۔ اور جو آنتوں کی طرف رجحان رکھتا ہو۔ اس کو ملین اجابت کے ذریعہ دفع کرتی ہے۔ غرضیکہ مصفی جدید خون کو ہر قسم کی کثافتوں سے پاک صاف کر کے جسم کو کندن بنا دیتی ہے۔

مصفی جدید ان ہندوستانی جڑی بوٹیوں کا خلاصہ ہے۔ جن میں سے بعض عام اطباء کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ صرف جنگلات اور کوہستان کے باشندے اور فقیر۔ سادھو سنیاسی ہی ان کے افعال و اثرات سے واقفیت رکھتے ہیں۔ اور ہزارہا سال سے سینہ بہ سینہ ان کی معلومات منتقل ہوتی رہی ہیں۔ جدید سائنٹیفک طریق دواسازی نے ان جڑی بوٹیوں کے لئے سونے پر سہاگہ کا کام دیا ہے۔ چنانچہ ان جڑی بوٹیوں کے خلاصے۔ ست اور رب وغیرہ سے ایک ایسا مرکب تیار کیا گیا ہے جس میں ان بوٹیوں کے تمام اجزاء موثرہ کا ذخیرہ ایک جا جمع ہو گیا ہے۔

چہرے پر جھائیں اور داغ دھبے پڑ گئے ہوں۔ یا کیل اور مہاسے پیدا ہو گئے ہوں۔ کسی تدبیر سے زائل نہ ہوتے ہوں۔ اور چہرہ بد زیب ہو گیا ہو۔ تو مصفی جدید کا استعمال ان کو ہفتوں میں زائل کر دیتا ہے۔ اور چہرے کی خوبصورتی کو کمال کر دیتا ہے۔ سر۔ ڈاڑھی میں اگزیما پیدا ہو جائے۔ یا بالخورہ کی شکایت لاحق ہو جائے۔ تو مصفی جدید ان کے ازالہ میں معجز نما اثر دکھاتی ہے۔ داد۔ خارش۔ خنازیر۔ آتشک جیسے امراض مصفی جدید کے چند ہفتوں کے استعمال سے حیرت انگیز طریقہ پر دور ہو جاتے ہیں۔

غرضیکہ مصفی جدید خون کی خرابی سے پیدا ہونے والی تمام بیماریوں کو بیخ و بن سے اکھیڑ پھینکتی ہے۔ ہزاروں مریض اس سے کامیاب تجربہ ہو چکا ہیں۔ روز بروز اس کی مقبولیت اور شہرت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ مصفی جدید کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے، کہ بطور حفظ ماتقدم اس کا استعمال بہت سے امراض سے بچاتا ہے۔ چنانچہ اگر اس کو موسم بہار کی ابتدا میں احتیاطاً استعمال کر لیا جائے۔ تو اس موسم اور موسم گرما میں ہونے والی بیماریاں مثلاً چیچک، خسرہ اور آشوب چشم وغیرہ سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

مصفی جدید کی غیر معمولی شہرت اور عام مقبولیت کا بڑا سبب اس کی خصوصیات ہیں۔

(۱) سب سے زبردست اور اہم خصوصیت یہ ہے، کہ خواہ فساد خون سے کوئی بھی مرض لاحق ہو۔ اس کے استعمال کے بعد اس کا قائم رہنا ناممکن ہے۔ (۲) دوسری خصوصیت اس میں یہ ہے کہ یہ عام مصفی خون دواؤں کے مانند کڑوی اور بدمزہ نہیں ہے۔ (۳) تیسری خوبی اس میں یہ ہے کہ مقدار خوراک نہایت قلیل ہے۔ چھوٹی چھوٹی ٹکیوں کی شکل میں ہے جن کو مریض بلا تکلف اور بلا کراہت سہولت سے کھا لیتا ہے۔ بچوں کو اگر دودھ یا پانی میں گھول کر پلایا جائے۔ تو وہ اس کو شوق سے پی لیتے ہیں۔ ان تمام اوصاف اور خصوصیات کے باوجود

نہایت قلیل رکھی گئی ہے۔ یعنی اس کی ایک شیشی کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ اور اگر تین شیشیاں ایک ساتھ طلب کی جائیں۔ تو ان کی قیمت صرف چار روپیہ وصول کی جاتی ہے۔ اور یہ محض اس لئے ہے، کہ غریب سے غریب شخص اس کو استعمال کر کے مستفید ہو سکے (مصفی جدید کی تین شیشیوں پر محصولڈاک دس آنہ لگتا ہے۔ اور پیکنگ چار آنے صرف ہوتے ہیں)

مصفی جدید کی چند تصادیق!
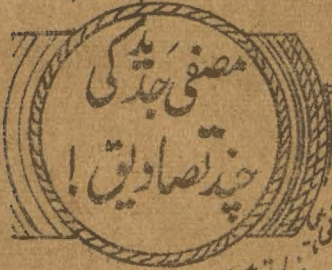
جو مریض مصفی جدید کے استعمال سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ ان کی طرف سے بلا طلب دفتر میں تصدیقات موصول ہوتی رہتی ہیں۔ اگر ان سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ تو ایک مستقل رسالہ تیار ہو جائے۔ ان میں سے صرف چند تصدیقیں ناظرین کے ملاحظہ کیلئے پیش کیجاتی ہیں۔

کئی سال کا پرانا داد جاتا رہا

جناب امیر حسن صاحب کانپور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

کئی سال سے میرے جسم کے مختلف مقامات پر داد تھے۔ ہر قسم کے علاج کر کے عاجز آ گیا۔ کسی علاج سے صورت افاقہ نظر نہ آئی۔ آخر کار ایک دوست کے ذریعہ "مصفی جدید" کی تعریف معلوم ہوئی۔ اور میں نے تین شیشیاں طلب کیں۔ فائدہ تو ایک ہی شیشی کے استعمال سے معلوم ہونے لگا تھا لیکن دوسری شیشی کے استعمال سے داد بالکل دور ہو گئے۔ اور بدن کی جلد ایسی صاف ہو گئی۔ گویا کوئی مرض تھا ہی نہیں تیسری شیشی کے استعمال کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اس کو ایک خارش کے مریض کو دیا گیا۔ ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس کی خارش جاتی رہی۔ میں تہ دل سے آپ کو اس مفید ایجاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خدا آپ کو اسی طرح مخلوق خدا کے لئے دوسری فائدہ رساں دواؤں کی ایجاد کی توفیق عطا فرمائے۔

چہرے کے کیل مہاسے دور ہو گئے

جناب اوم پرکاش صاحب جالندھر سے لکھتے ہیں:۔

"دو سال سے میرے چہرے کو کیل اور مہاسوں کی کثرت نے بدزیب بنا دیا تھا۔ بیسیوں دوائیں استعمال کیں۔ لیکن کسی کے استعمال سے ان کا نکلنا موقوف نہ ہوا۔ اور میں نے تنگ آ کر ان کا علاج کرنا ہی چھوڑ دیا۔ لیکن اتفاق سے ایک صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ جنہوں نے مصفی جدید کے استعمال کا مشورہ دیا۔ میں نے ان کے مشورہ کے مطابق مصفی جدید کو طلب کر کے استعمال کیا۔ اور میرا یہ دو سال کا مرض مصفی جدید کے تین ہفتے کے استعمال سے اچھا ہو گیا۔ میں اس دوا کے حیرت انگیز اثر کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

عظمت اللہ صاحب ناگپور سے تحریر فرماتے ہیں:- "میں بدقسمتی سے آتشک میں مبتلا ہو گیا۔ ہر قسم کے علاج کئے گئے۔ حتیٰ کہ سلور رسان کے انجکشن بھی کرائے گئے۔ لیکن اس نامراد مرض سے نجات نہ ملی۔ اور اس مرض کا زہر آہستہ آہستہ خون میں شامل ہو کر رگ و ریشوں میں سرایت کر گیا۔ زندگی وبال ہو گئی۔ اور اس وبال سے نجات حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کے خیالات دماغ میں چکر کھانے لگے۔ اتفاق سے ایک دوست کے یہاں آپ کا رسالہ "مسیح الملک" دیکھا۔ اور اس میں مصفی جدید کا اشتہار پڑھا۔ پہلے تو یہ خیال آیا، کہ یہ بھی عام اشتہاری دواؤں کے مانند ایک اشتہاری دوا ہوگی۔ لیکن میرے دوست نے یقین دلایا، کہ آپ کے یہاں کی تقریباً تمام دوائیں مفید و مجرب ہیں۔ عام اشتہاری دواؤں کی طرح غیر معتبر نہیں ہیں۔ ان کی تعریف میں مبالغہ نہیں ہے۔ جو کچھ لکھا ہے۔ وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ آخر کار میں نے مصفی جدید کو منگایا۔ اور اسکو استعمال کیا۔ تحریر کے مطابق پایا۔ چالیس روز کے استعمال نے مرض کو جڑ سے اکھیڑ پھینکا۔ مرض کی تمام علامتیں دور ہو گئیں۔ لیکن تاہم مزید اطمینان کے لئے خون کا ٹسٹ بھی کرایا گیا۔ تو اس کو آتشک کے زہر سے پاک صاف بتایا۔ میرا دل مسرت کے بے پناہ جوش سے معمور ہو گیا۔ خدا آپ کو عمر خضر عطا فرمائے۔ آپ نے یہ دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر احسان عظیم کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دیں گے۔

مصفی جدید نے بھگندر کو اچھا کر دیا

ارشاد علی صاحب ناگپور سے تحریر فرماتے ہیں:- "میں تین سال سے بھگندر (ناصور المقعد) کی مصیبت میں مبتلا تھا۔ بہت علاج کئے، اپریشن بھی کرایا۔ لیکن اس مرض سے نجات نہ پائی۔ آخر کار ایک دوست کے مشورے سے جناب پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی صدر مجلس اطباء دہلی کی طرف متوجہ ہوا۔ جنہوں نے مصفی جدید کے استعمال کا مشورہ دیا اگرچہ پہلے پہل مجھے اس بات کا یقین نہ تھا، کہ برسوں کا بھگندر ایک کھانے کی دوا سے اچھا ہو جائے گا۔ لیکن جوں ہی میں نے اس کی ایک شیشی استعمال کی۔ میرا شبہ یقین سے بدل گیا۔ اور میں نے اس کا استعمال جاری رکھا۔ حتیٰ کہ مزید تین شیشی کے استعمال سے بھگندر اچھا ہو گیا اور اب مجھے اس کے متعلق کسی طرح کی شکایت باقی نہیں رہی۔ درحقیقت مصفی جدید ایک بے نظیر ایجاد ہے۔

مصفی جدید نے کمال کر دکھایا

فیاض علی صاحب رنگپور سے تحریر فرماتے ہیں:- "میں کئی سال سے خارش کے عذاب میں مبتلا تھا۔ گرمی ہو، یا سردی۔ اس کا سلسلہ جاری تھا۔ جسم کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا۔ اور بدن کی جلد موٹی ہو گئی تھی۔ ہر قسم کے علاج کئے۔ بہتیری مصفی خون دوائیں پیں۔ جلاب لئے۔ مارالجبن پیے۔ فصد کھلوائی لیکن افسوس کسی سے بھی فائدہ نظر نہ آیا۔ لیکن مصفی جدید نے کمال کر دکھایا۔ ایک دوست کے مشورے سے اس کا استعمال شروع کیا۔ ایک ہی شیشی کے استعمال سے خارش موقوف ہو گئی۔ اور مزید دو شیشیوں کے استعمال سے جسم کی رنگت تبدیل ہو گئی۔ جلد اصلی حالت پر آ گئی۔ اب میں ہر طرح تندرست ہوں۔ اور ہر وقت اس بے نظیر دوا کے موجد پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی کو دعا دیتا رہتا ہوں۔

مجلس اطبا اپنے صدر عالیجناب پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی کی سرکردگی میں کئی سال سے ایک ایسی مرہم کی ایجاد میں منہمک تھی۔ جو ہر قسم کے جلدی امراض کے لئے مفید ہونے کے علاوہ اتفاقی حادثات مثلاً چوٹ لگنے آگ سے جل جانے۔ چاقو۔ چھری وغیرہ سے کٹنے کی حالت میں فائدہ رساں ہو۔ متعدد مرہمیں تیار کی گئیں۔ اور ان کے تجربے کئے گئے۔ آخر کار مجلس اطبا اپنی حسب خواہش "اجملی مرہم کی ایجاد میں کامیاب ہوگئی۔

اجملی مرہم کی افادیت اور اثرات کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ اس کے اثرات کو دیکھ کر کرشمہ اور معجزے کا گمان ہوتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کو بہت جلد بھر دیتا ہے۔ چوٹ لگنے سے یا چاقو چھری سے زخم ہو گیا ہو، اور اس کو فوراً ہی لگا دیا جائے۔ تو خون کو روک دیتا ہے زخم کو پیپ پڑنے سے بچاتا ہے۔ اور بہت جلد اس کو اچھا کر دیتا ہے۔ لیکن اگر زخم میں پیپ پڑ چکی ہو، تو اس کے لگانے سے وہ جلدی صاف ہو جاتی ہے۔ اور زخم کھرنڈ آکر خشک ہو جاتا ہے۔ داد اور خارش پر ملنے سے بہت جلد فائدہ دیتا ہے۔ اور رنگ زی بھی اس کے متواتر استعمال سے اچھی ہو جاتی ہے۔ کوئی عضو آگ سے جل جائے۔ اور فوراً ہی اس کو لگا دیا جائے۔ تو وہاں آبلہ نہیں پڑنے پاتا۔ اور سوزش کو تسکین ہو جاتی ہے۔ اور اگر آبلہ پڑ چکا ہو، تو اس کے لگاتے رہنے سے زخم جلد ہی خشک ہو جاتا ہے۔ جوڑوں میں درد ہو، یا کسی دوسرے اعضا میں درد ہو، تو اس مرہم کی مالش سے جاتا رہتا ہے۔ غرضیکہ اجملی مرہم ایک جادو اثر دوا ہے۔ اس کی جس قدر بھی تعریف کی جائے۔ کم ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود اس کی قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ ہے۔

تصدیق

اجملی مرہم جادو ہے

حکیم ارشاد علی صاحب بمبئی سے لکھتے ہیں:۔

"اجملی مرہم کی ڈبیہ پہنچی۔ میں نے اس کو متعدد مریضوں پر استعمال کرایا۔ حیرت انگیز پایا۔ درحقیقت اجملی مرہم ایک جادو ہے۔ یہ ہر قسم کے دردوں کو تسکین بخشتی۔ اور زخموں کو اچھا کر دیتی ہے۔ ان کے علاوہ یہ ذات الجنب (پسلی کا درد) اور ذات الریہ (نمونیا) میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ میں نے کئی مریضوں کو استعمال کرایا۔ اس کی مالش کرا کے اوپر سے گرم روئی بندھوا دی۔ درد بالکل جاتا رہا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ کی یہ مرہم ہندوستان میں بہت جلد مشہور ہو جائے گی۔

اجملی مرہم نے گٹھیا کا درد دور کر دیا

لالہ رتن لال صاحب جگراؤں سے تحریر فرماتے ہیں "میرے تمام جوڑوں میں درد تھا۔ کئی دوائیں استعمال کیں لیکن فائدہ نظر نہ آیا۔ میرے پاس آپ کی اجملی مرہم کی ڈبیہ موجود تھی۔ جو ایک دوست نے دہلی میں تحفۃً عنایت فرمائی تھی۔ میں نے درد والے جوڑوں پر اس کی مالش شروع کر دی پہلی مالش سے اگرچہ تھوڑا سا فائدہ محسوس ہوا لیکن میری ہمت بندھ گئی۔ میں اسکو دو تین روز تک برابر استعمال کرتا رہا۔ میرا درد بالکل جاتا رہا۔ میرے تجربے میں یہ بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ مہربانی فرما کر چھ ڈبیہ بذریعہ وی۔ پی بھیج دیجئے۔

اجملی مرہم نے میرے بچے کی جان بچالی

احمد علی صاحب لاہور سے لکھتے ہیں :" میرا دو سالہ بچہ آگ سے جل گیا تھا - فوری طور پر دماغ پریشان ہو گیا - کیونکہ بچے کی چیخ و پکار اگر ایک طرف دل و جگر کو برما رہے ڈالتی تھی - تو دوسری طرف اس کی والدہ کا رونا پیٹنا دماغ کو مختل کئے ڈالتا تھا - قریب میں کوئی حکیم ڈاکٹر نہ تھا جس سے فوری امداد لی جاتی - میرے ہمسائے یہ چیخ و پکار سُن کر آگئے - انہوں نے ایک مرہم کی ڈبیہ دی - جس کے لگاتے ہی بچے کی جسم کی سوزش جاتی رہی - اور چند روز کے برابر لگاتے رہنے سے بچہ بالکل اچھا ہو گیا - میں اپنے ہمسائے کا بے حد شکر گذار ہوں - اور اجملی مرہم جیسی مفید ایجاد پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں - درحقیقت اس مرہم نے میرے بچے کی جان بچالی - ورنہ میں اپنے ہوش و حواس کھو چکا تھا - اور کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آتی تھی "

اجملی مرہم جادو نہیں تو کیا ہے ؟

سید امتیاز حسین صاحب نینی تال سے تحریر فرماتے ہیں :- " دو تین مہینے سے میرے خصیوں میں خارش تھی - نہ دن کو چین تھا - اور نہ رات کو آرام رات کو گہری نیند نہیں آتی تھی - ہر وقت کھجاتا رہتا تھا - لیکن جب تک خون نہ نکل آئے - کھجانا بند نہیں ہوتا تھا - بہت سی دوائیں استعمال کیں لیکن کسی سے بھی فائدہ نہ ہوا - آخرکار ایک دوست کے مشورے سے اجملی مرہم منگا کر استعمال کی - میں اس کا اثر دیکھ کر دنگ رہ گیا - پہلے ہی روز کے استعمال سے خارش جاتی رہی - اور ایک ہفتہ کے استعمال سے خصیوں کی جلد جو کھجاتے کھجاتے موٹی ہو گئی تھی - اصلی حالت پر آگئی - اس کے علاوہ میں نے اس کو دوسرے مواقع پر بھی استعمال کرایا - حیرت انگیز پایا - اس کے فوائد اور اثرات کو دیکھ کر میں کہا کرتا ہوں کہ " اجملی مرہم جادو نہیں تو کیا ہے ؟ "

منیجر دواخانہ مجلس اطباء پوسٹ بکس نمبر ۵۹ دہلی

ذیابیطس کا علاج
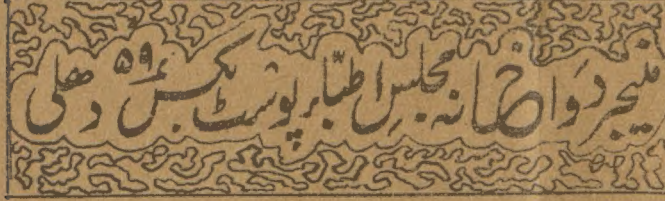
مہلک اور لاعلاج امراض میں ذیابیطس کو جو اہمیت حاصل ہے اس سے ہر شخص بخوبی واقف ہے - یہ مہلک مرض جب انسان کے پیچھے لگ جاتا ہے - تو اس کی زندگی کو تباہ اور قوتوں کو فنا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا - مختلف زمانوں میں علماء و حکماء نے اس موذی مرض سے نجات دلانے کے لئے نئے نئے علاج قائم کئے ہیں - عجیب عجیب دواؤں کا کھوج لگایا ہے - اور علاج و مداوا کے نہایت زریں اصول وضع کئے ہیں - جن کے ذریعہ مرض پر قابو پایا جا سکتا ہے - اور کھوئی ہوئی صحت دوبارہ حاصل ہو سکتی ہے - عہد حاضر کے مایۂ ناز طبیب عالیجناب پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی صدر مجلس اطباء و وائس پرنسپل جامعہ طبیہ دہلی نے ان تمام جدید و قدیم اصولوں، نظریات اور ادویات کو نہایت محنت و جانفشانی سے مرتب کر کے " ذیابیطس کا علاج " کے نام سے شائع کیا ہے - موصوف نے اس شاندار مجموعہ میں ان تیر بہدف مجربات اور نسخوں کو بھی جگہ دی ہے جو باوجود کامیابی کی مہر لگ جانے کے بخل کی وجہ سے آج تک راز ہائے سربستہ بنے ہوئے ہیں - قیمت آٹھ آنے - فہرست کتب مفت طلب کیجئے
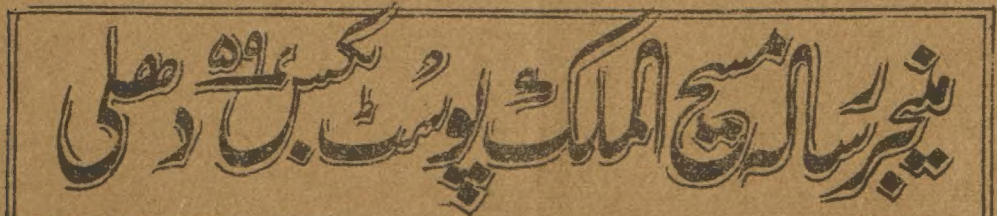
منیجر رسالہ مسیح الملک پوسٹ بکس نمبر ۵۹ دہلی

يد الله على الجماعة

اشاعتِ خاص ماہنامہ مسیح الملک دہلی

خونی امراض کا علاج

مرتبہ

پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین احمد اجملی

(صدر مجلس اطباء و پروفیسر طبیہ کالج دہلی)

دفتر مسیح الملک پوسٹ بکس نمبر ۵۹ دہلی

قیمت آٹھ آنے

فہرست مضامین اشاعت خاص خونی امراض کا علاج

اشارات

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے، کہ خون ہمارے جسم کا راس المال (سرمایہ) ہے۔ اسی سے بدن کو غذائیت حاصل ہوتی ہے اور اسی سے اس کا نشو و نما ہوتا ہے نیز اسی سے اس کی قوتیں پروان چڑھتی ہیں۔ جس طرح راس المال کی تباہی سے کاروبار تباہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہمارے جسم کے اس راس المال میں خرابی آجانے سے جسمانی نظام بگڑ جاتا ہے۔ جسمانی پرورش اور قوتوں کی ترقی کے لئے خون کا پاک صاف ہونا اور حالت اعتدال میں ہونا ضروری ہے۔ جوں ہی آب و ہوا کی خرابی، غذاؤں کی بے اعتدالی اور اصول حفظان صحت کی نظر اندازی کے باعث خون میں کثافت اور گندگی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی صفائی اور پاکیزگی میں خلل پڑ جاتا ہے یا اس کی مقدار میں کمی آجاتی ہے۔ یا اس کا قوام بگڑ جاتا ہے۔ اور گوناگوں اقسام کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں

اسمیں شک نہیں، کہ خون کے تغیرات اور اسکے فساد میں آب و ہوا اور موسمی تغیرات کو بڑا دخل ہے لیکن درحقیقت اسکی بڑی ذمہ داری ہماری غذاؤں اور ہمارے بود و باش پر عاید ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے خالص گھی۔ دودھ ہمیں میسر نہیں آتا۔ تازہ اور عمدہ سبز ترکاریاں اور پھل ہمیں نہیں ملتے۔ حتی کہ خالص آٹے تک سے ہم محروم ہیں اور صاف اور کشادہ مکانات کی رہائش ہمارے لئے معدوم، رات دن فکر معاش میں غلطاں و پیچاں۔ دریں صورت صاف اور پاکیزہ خون پیدا ہو تو کس طرح اور ہم خونی امراض سے محفوظ رہیں تو کیونکر؟ ان بنیادی خرابیوں کے ازالہ کے بغیر ہمارا "خونی امراض کا علاج" کا تکمیلی سودمند ہو کر رہ جاتا ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ حکومت وقت مذکورہ بنیادی خرابیوں سے غافل نہیں ہے۔ وہ ان کو دور کرنے کی تدابیر کر رہی ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی اپنی علمیت اور تصانیف کے ذریعہ ان امراض کو دور کرنے کی تدبیریں سے عوام کو آگاہ کریں۔ تاکہ ہر قسم کی کوششیں مل ملا کے ہماری قوم کو منزل مقصود کے قریب تر لے آئیں۔

آج کل ہزارہا انسان فساد خون کی متعدد بیماریوں میں مبتلا ہو کر تکالیف اٹھاتے ہیں کسی کے بدن میں خون کی پیدائش کم ہوتی ہے کسی کا خون اعتدال سے زیادہ رقیق اور کسی کا اعتدال سے زیادہ غلیظ ہو جاتا ہے کسی کے خون کے دباؤ میں خلل پڑ جاتا ہے۔ اور فشار الدم قوی اور فشار الدم خفیف جیسے مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کسی کے خون میں مختلف امراض کی سمیت یا جراثیم داخل ہو کر آتشک۔ سوزاک۔ خارش۔ داد وغیرہ انواع و اقسام کے امراض پیدا کر دیتے ہیں۔

زیر نظر رسالہ میں میں نے فساد خون کے اکثر امراض مثلاً نزف الدم (جریان خون) قلۃ الدم (کمی خون) فشار الدم قوی (ہائی بلڈ پریشر) فشار الدم ضعیف آتشک۔ سوزاک۔ جذام۔ برص۔ فیل پا۔ سرخبادہ۔ خارش۔ داد چنبل۔ گنج۔ اورنگ زیبی۔ پتی۔ چھاجن۔ ناصور۔ بھگندر وغیرہ کے بیان کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے تقریباً ہر مرض کے اسباب بتلائے گئے ہیں۔ کیونکہ اسباب مرض کا علم ہوئے بغیر نہ تو مرض سے حفاظت ہو سکتی ہے۔ اور نہ کماحقہ اسکا تدارک ہو سکتا ہے۔ اسکے بعد مرض کی علامتیں واضح کی گئی ہیں۔ اور ان سے بچنے کی تدبیریں بیان کی گئی ہیں نیز مرض کے عوارض و انجام سے آگاہ کیا گیا ہے۔ تاکہ ہر شخص اسکے عوارض و انجام سے باخبر ہونے کے بعد اس سے بچنے کی تدابیر کو اہمیت دے۔ اور "احتیاط علاج سے بہتر ہے" کے زرین مقولے کا عامل بن سکے۔ آخر میں ہر مرض کا کامیاب علاج لکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں میں نے اپنی معلومات اور مجربات بلا کم و کاست تحریر کر دی ہیں۔ مجربات میں زیادہ تر وہ نسخے ہیں۔ جو حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خاں مرحوم کے معمولہ مطب رہ چکے ہیں۔ اگرچہ میں نے اس رسالہ کی تیاری میں عام فہم زبان کے ذریعہ ایسا طرز بیان اختیار کیا ہے کہ ناظرین کیلئے اسکا سمجھنا اور اسپر عمل کرنا کچھ دشوار نہ ہوگا لیکن تاہم اگر کسی جگہ پر کوئی پیچیدگی نظر آئے یا بہ تقاضائے بشریت کوئی غلطی معلوم ہو تو اس سے مجھے مطلع کر سکتے ہیں میں انشاءاللہ پیچیدگیوں کو حل کرنے اور غلطیوں کو دور کرنے کی کوشش کروں گا۔

آپ کا — مظہر الدین اجملی

پرنٹر و پبلشر حکیم مظہر الدین اجملی نے ... پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر مسیح الملک دہلی سے شائع کیا۔

اجمل اعظم مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں مرحوم کے خاص مجربات اور طریق علاج کا آخری ذخیرہ

عہد حاضر کا مایہ ناز طبی شاہکار

مسیح الملک کا علاج

اطباء ہند میں حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں مرحوم سے زیادہ کسی طبیب نے شہرت اور عزت حاصل نہیں کی اور علمی و عملی دنیا میں فنی قابلیت کے لحاظ سے کوئی ان کا ہمسر نہ ہوا۔ وہ اپنے زمانہ کے مسیحا تھے۔ اور ان کو پیچیدہ اور الجھے ہوئے امراض کی تشخیص اور ان کے علاج و مداوا میں خاص دسترس حاصل تھی۔ واقعات شاہد ہیں کہ انہوں نے ایسے ایسے مایوس مریضوں کا ڈنکے کی چوٹ کامیاب علاج کیا ہے جنکو تمام معالج جواب دے چکے تھے۔ اور بڑے بڑے ڈاکٹر اور سرجن جنکے مرض کو سمجھنے اور ان کو رفع کرنے سے عاجز آچکے تھے۔ نہ تو کوئی انجکشن ان کے درد کا درماں بن سکتا تھا۔ اور نہ نشتر تیز ہی ان کو جانبر کر سکتا تھا۔ افسوس کہ آج آپ عظیم زندہ نہیں لیکن ہمارے لئے وہ اپنے تشخیصی رموز و نکات و طریقہائے علاج اور بیش قیمت مجربات کا ایسا بے بہا ذخیرہ چھوڑ گئے ہیں۔ جو ہر الجھن کے وقت ہماری رہنمائی کر سکتا ہے اور ہم بھی اسی کامیابی سے ہر مرض کا کامیاب علاج کر سکتے ہیں جس طرح وہ خود کیا کرتے تھے۔ ان ہی رموز و نکات اور اسرار و مجربات کو مجلس اطباء کے صدر **پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی** سینیئر ہاؤس فزیشن و وائس پرنسپل جامعہ طبیہ دہلی نے "مسیح الملک کا علاج" کے نام سے اشاعت خاص کی صورت میں شائع کیا ہے۔ اس میں سر سے پاؤں تک ان تمام اہم اور پیچیدہ امراض کا بیان مع اسباب و علامات و علاج درج ہیں۔ جن کا علاج کرتے کرتے مریض اور معالج دونوں تنگ آجاتے تھے۔ ابتک حضرت مسیح الملک مرحوم کے خاص دستور علاج کے سلسلہ میں جو کچھ تالیفات ہوئی ہیں۔ یہ خاص نمبر ان سب پر فوقیت رکھتا ہے اس میں نہ صرف مسیح الملک مرحوم کے خاص دستور علاج کو بیان کیا گیا ہے بلکہ ان کے سوانح حیات و تمام طبی اقوال اور خاص خاص نسخے بھی درج کر دئے گئے ہیں۔ جو مختلف کتب و رسائل میں درج اور مختلف اصحاب کے دماغ میں محفوظ تھے۔ اور جن کے لئے طبی دنیا عرصہ سے مشتاق تھی۔ نباضی۔ مطب اور تشخیص الامراض جیسے اہم شعبے میں اس خاص نمبر میں اس پر بھی نہایت تشریح و تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اور جگہ جگہ مسیح الملک مرحوم کے خاص خاص طریقے اور ان کے بیش قیمت اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے قریب قریب ہر ایک مرض کا بیان تعریف و ماہیت اسباب و علامات، تشخیص و فروق۔ انجام و عوارض تبدیلی حفظ ماتقدم، اصول علاج، معمولات مطب، ہدایات غذا و پرہیز وغیرہ کے ضمنی عنوان پر مشتمل ہے۔ اور جدید و قدیم معلومات کے لحاظ سے نہایت جامع و مکمل ہے۔ ہر ایک مرض کے نام مختلف زبانوں میں لکھ دئے گئے ہیں۔ اور بعض خاص امراض پر تاریخی و جغرافیائی نقطۂ نظر سے بھی روشنی ڈالی گئی ہے مسیح الملک مرحوم کے خاص اصول علاج اور ان کے ذاتی معلومات "مسیح الملک کے معمولات و مجربات" کے تحت علیحدہ بیان کر دئے گئے ہیں۔ اور خاص مواقع پر ان کے مطب کی دلچسپ حکایتیں بھی لکھ دی گئی ہیں جس سے بہت سی نتیجہ خیز باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور علاج و تشخیص کے سلسلے میں کافی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح الملک مرحوم اپنے نسخوں میں جو خاص مرکبات یا پیٹنٹ دوائیں تجویز کیا کرتے تھے۔ تقریباً ان سب کے صحیح نسخے تحقیق کے بعد "منتخب مجربات و مرکبات" کے عنوان سے علیحدہ لکھدئے گئے ہیں غرضیکہ مسیح الملک کا علاج موجودہ زمانہ کا ایک طبی شاہکار ہے جسکو دنیائے طب نے شکر گذاری کی نظر سے دیکھا۔ اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ اسکا خیر مقدم کیا ہے جس نے بھی اس کو دیکھا ہے۔ وہ اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہے مسیح الملک کی ان ہی خوبیوں پر اس کے مرتب اور کارکنان نازاں ہیں مسیح الملک کے اس نمبر کو معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ ظاہری اوصاف سے مزین کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی ہے۔ دیدہ زیب طباعت اور دلپسند کتابت کے ساتھ ۲۲×۳۰/۸ سائز کے سفید کاغذ پر تقریباً ڈھائی سو سے زیادہ صفحات میں شائع ہوا ہے۔ سرورق نہایت اعلیٰ درجہ کے آرٹ پیپر کا لگایا گیا ہے۔ جس پر مسیح الملک مرحوم کی شاندار تصویر اس کی خصوصیات میں اور بھی اضافہ کر رہی ہیں۔ قیمت مذکورہ بالا تمام خوبیوں اور محاسن کے باوجود اس خاص نمبر کی قیمت صرف دو روپے رکھی گئی ہے لیکن جو اصحاب تین روپے سالانہ چندہ بھیجکر ماہنامہ مسیح الملک کے مستقل خریدار بنیں گے۔ ان سے دو روپے کی بجائے اس کی قیمت صرف ایک روپیہ لی جائے گی۔ اور وہ صرف ۵ روپے کی بجائے چار روپے میں دونوں چیزیں حاصل کر سکینگے۔ فہرست کتب مفت طلب فرمائیے۔

خون اور اس کے امراض

خون کے مفہوم سے ہر شخص واقف ہے۔ یہ سُرخ رنگ کا سیال پانی ہے۔ جو بدن کے اندر رگوں میں چکر کاٹتا رہتا ہے۔ اور جب رگیں کسی چوٹ لگنے یا چاقو تلوار وغیرہ کے لگنے سے کٹ جاتی ہیں۔ یا کسی وجہ سے کمزور ہو کر خود بخود پھٹ جاتی ہیں۔ تو یہ اُن سے باہر آکر بہنے لگتا ہے۔

خون جسم انسان کے لئے ایک نہایت ہی کار آمد چیز ہے۔ تمام جسم اور جسمانی اعضاء کی پرورش اسی خون سے ہوتی ہے۔ اسی پر بقائے حیات اور صحت جسمانی کا انحصار ہے۔ اسی پر جسمانی طاقت اور جسمانی حُسن کا مدار ہے۔ اسی کی وجہ سے انسان میں زندہ دلی پیدا ہوتی ہے دل و دماغ میں امنگیں اور حوصلے موجزن ہوتے ہیں۔ اسی سے بدن اور چہرے میں تازگی اور نکھار پیدا ہوتا ہے۔ غرضیکہ انسان کے جسم کو قائم رکھنے والا۔ اس کو تندرست طاقتور اور خوبصورت بنانے والا خون ہی ہے۔

جب تک جسم انسان میں خون کی پرورش باقاعدگی کے ساتھ ہوتی رہتی ہے۔ اور اس کی مقدار بڑھتی رہتی ہے۔ وہ روز بروز پروان چڑھتا رہتا ہے۔ اس کی صحت قائم رہتی اور اس کا حُسن و شباب ترقی کرتا رہتا ہے۔ لیکن جوں ہی اس کی پیدائش میں خلل پڑنے لگتا ہے۔ یا خود اس کے اندر کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ تو جسم انسان کو زوال شروع ہو جاتا ہے۔ جوانی کے بجائے بڑھاپا آجاتا ہے۔ اور انسان مجموعۂ امراض بن جاتا ہے۔ اس کی جسمانی طاقتیں یکے بعد دیگرے رخصت ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ قوت بصارت جواب دینے لگتی ہے۔ قوتِ سامعت رخصت ہونے لگتی ہے۔ دانت داغِ مفارقت دینے لگتے ہیں۔ قوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے۔ اور نوبت یہاں تک پہنچتی ہے، کہ جسم انسان کو خود ایک روز فناء سے ہمکنار ہونا پڑتا ہے۔

خون کیسے بنتا ہے؟

یہ بات تو تقریباً ہر شخص جانتا ہے۔ کہ ہم روزمرہ جو غذائیں کھاتے پیتے ہیں یہی غذائیں ہمارے جسم میں پہنچ کر خون بن جاتی ہیں۔ لیکن یہ کس طرح ہضم ہوتیں۔ اور خون بنتی ہیں۔ اس کا جواب نہایت دلچسپ ہے۔ اور اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں افعال الاعضاء کی روشنی میں نظام ہضم کو سمجھنے اور ہضم غذاء کی کیفیت معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ لیجئے سُنئے!

اعضائے ہضم میں سب سے پہلی چیز غذاء کی نالی ہے۔ یہ منہ سے مقعد تک تیس فیٹ لمبی ہے۔ اس کے کئی حصے ہیں۔ اور ہر ایک حصے کا الگ الگ نام ہے۔ چنانچہ اس کا ابتدائی حصہ مُنہ کہلاتا ہے منہ کے بعد حلق ہے۔ اور حلق کے بعد مری ہے۔ مری کے بعد اس نالی کا وہ کشادہ حصہ ہے۔ جو خاص قسم کی شکل و صورت رکھتا ہے۔ اور معدہ کہلاتا ہے۔ معدے کے بعد آنتیں ہیں۔ یہ سب غذاء کو ہضم کرنے والے اصلی اعضاء کہلاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دانت۔ ہونٹ۔ منہ کی گلٹیاں جگر۔ تلی اور بانقراس ہیں۔ یہ غذاء کو ہضم کرنے میں مدد پہنچاتے ہیں۔ اب ان میں سے ہر ایک کا مختصر بیان ملاحظہ فرمایئے۔

مُنہ اگرچہ عام طور پر اس سوراخ کو کہتے ہیں۔ جو دونوں ہونٹوں کے ملنے سے بند ہو جاتا ہے لیکن اصل میں یہ منہ نہیں بلکہ منہ کا سوراخ ہے منہ درحقیقت وہ جوف ہے جس میں زبان اور دانت وغیرہ رہتے ہیں۔ اور یہ ہونٹوں سے زبان کی جڑ تک ہے۔ اس جوف میں ایک غشائے مخاطی استر کرتی ہے۔

دانت منہ میں کُل ۳۲ دانت ہوتے ہیں۔ ۱۶ اوپر کے جبڑے میں اور ۱۶ نیچے کے جبڑے میں۔ یہ چھ سات سال کی عمر میں دودھ کے دانتوں کے گرنے کے بعد نکلنے شروع ہوتے ہیں۔ اور ۲۵ سال کی عمر

تک سالم رہتے دانت نکل آتے ہیں۔ اور عموماً بڑھاپے تک قائم رہتے ہیں دانتوں سے چہرے کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ اور ان سے گفتگو کرنے میں مدد ملتی ہے۔ لیکن ہضم غذا میں ان کا فائدہ جو نہایت اہم ہے وہ یہ ہے کہ غذا کے ٹکڑوں کو کاٹتے اور کترتے ہیں۔ نیز ان کو چبا کر اور پیس کر باریک کر دیتے ہیں۔ تاکہ کھائی ہوئی غذا کا غذا کی نالی سے گذرنا آسان ہو جائے۔ نیز وہ معدے میں اچھی طرح ہضم ہو سکے۔

زبان یہ گوشت سے بنی ہوئی ہے اور اس کے اندر رگیں اور پٹھے پھیلے ہوئے ہیں۔ اوپر غشائے مخاطی لپٹی ہوئی ہے۔ زبان پر چھوٹے چھوٹے ابھار ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ کھردری معلوم ہوتی ہے۔

زبان قوتِ ذائقہ کا خاص آلہ ہے۔ ہم اسی کی مدد سے تمام چیزوں کے مزے معلوم کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں زبان منہ میں غذا کو الٹنے پلٹنے میں مدد دیتی ہے جس سے غذا کا چبانا اور نگلنا آسان ہو جاتا ہے۔ نیز ہم اسی کے ذریعہ سے گفتگو کرتے اور اپنے مطالب دوسروں کو سناتے ہیں۔

زبان کے ذریعہ سے چیزوں کے مزے معلوم کرنے کے لئے زبان کے اوپر چھوٹے چھوٹے ابھار ہیں۔ جن میں زبان میں آنے والے حسی پٹھوں کی شاخیں ختم ہوتی ہیں۔ جب ہم کوئی چیز کھاتے پیتے ہیں تو وہ چیز لعاب دہن کے ساتھ مل کر ان ابھاروں سے مس کرتی ہے اور حسی پٹھوں کے توسط سے اس کا احساس دماغ تک پہنچتا ہے۔ اور دماغ اس چیز کے مزے کو محسوس کر لیتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ زبان کے درمیانی حصے میں قوتِ ذائقہ بہت کم ہوتی ہے۔ میٹھی چیزوں کا مزہ معلوم کرنے کی قوت زیادہ تر زبان کی نوک پر ہوتی ہے۔ اور کڑوا مزہ معلوم کرنے کی قوت زبان کے پچھلے حصے پر۔ کھٹی اور نمکین چیزوں کے مزے زیادہ تر زبان کے کناروں پر محسوس ہوا کرتے ہیں۔

حلق منہ کے بعد جو جوف واقع ہے۔ یہی حلق کہلاتا ہے۔ یہ غذا کی نالی کا تقریباً ۴½ انچ لمبا حصہ ہے۔ اس کے اوپر کی طرف ناک کے سوراخ کھلتے ہیں۔ اور اس کے آگے نرخرہ واقع ہے۔

مری غذا کی نالی کا خاص حصہ ہے۔ اور درحقیقت یہی غذا کی نالی کہلاتی ہے۔ اس کی لمبائی ۹ انچ ہے۔ یہ ہوا کی نالی کے پیچھے سے گذرتی ہوئی اور حجاب حاجز کو چھیدتی ہوئی پشت کے دسویں مہرے کے بالمقابل فم معدہ میں پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہی نالی ہے جس کے راستے منہ میں دانتوں سے چبائی اور پیسی ہوئی غذا اور پانی وغیرہ معدے میں جا پہنچتے ہیں۔ اس نالی کے اندر بھی غشائے مخاطی استر کرتی ہے جس سے لعاب دار رطوبت رس کر اس کی سطح کو چکنا اور تر رکھتی ہے۔ اور غذا کے نگلنے میں مدد دیتی ہے۔

معدہ جس جگہ پہنچ کر مری ختم ہو جاتی ہے۔ وہی معدہ ہے۔ یہ غذا کی نالی کا سب سے چوڑا حصہ ہے۔ جو کوڑی کے نیچے واقع ہے اس کی شکل مشکیزہ جیسی ہوتی ہے۔ اس کا منہ یا بالائی سوراخ جو مری کے آخر حصے سے متصل ہے فم معدہ کہلاتا ہے۔ اور اس کا گول اور پھیلا ہوا حصہ جو بائیں طرف حجاب حاجز کے نیچے تلی کی طرف واقع ہے۔ قعر معدہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اس کا نچلا سوراخ جو آنتوں سے ملتا ہے۔ بواب کہلاتا ہے۔

معدے کی ساخت معدہ چار پرتوں سے مل کر بنتا ہے۔ پہلا پرت۔ آبدار جھلی کا ہے۔ جو معدے کے اوپر غلاف کے مانند استر کئے ہوئے ہے۔ **دوسرا پرت** عضلی ریشوں سے بنا ہوا ہے معدے کی حرکتیں اسی پرت سے پیدا ہوتی ہیں۔ **تیسرا پرت** خانہ دار ساخت کا ہے۔ اس میں باریک باریک رگوں اور پٹھوں کا جال پھیلا ہوا ہے **چوتھا پرت** لعاب دار جھلی یعنی غشائے مخاطی کا ہے۔

جس طرح غذا کی نالی کے دوسرے حصوں میں لعاب دار جھلی (غشائے مخاطی) لگی رہتی ہے۔ اسی طرح یہ معدے کی اندرونی سطح پر بھی چسپاں رہتی ہے۔ (یہی جھلی معدے کا چوتھا پرت ہے) عام طور پر اس جھلی کا رنگ پھیکا سا ہوتا ہے لیکن جب معدے میں کوئی غذا پہنچتی ہے۔ اور ہضم کا فعل شروع ہوتا ہے۔ تو اس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ خالی ہونے کی حالت میں جبکہ معدہ سکڑا ہوا رہتا ہے۔ اس جھلی کے اندر بہت سی لمبی لمبی چنٹیں غائب ہو جاتی ہیں۔ اس جھلی میں شہد کے چھتے کے مانند چھوٹے چھوٹے خانے ہوتے ہیں۔ اور ان خانوں میں باریک باریک سوراخ۔ اور یہ سوراخ اصل میں معدے کی بے شمار ننھی ننھی گلٹیوں کے دہانے ہیں۔ جن سے رطوبت رسا کرتی ہے۔ یہ گلٹیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔

ایک قسم کی گلٹیوں سے چکنی لیسدار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جو معدے کے اندرونی سطح کو تر اور چکنا رکھتی ہے۔ اور دوسری قسم کی گلٹیوں سے رطوبت ہاضم نکلتی ہے۔ جو غذا کو ہضم کرتی ہے۔ جب یہ رطوبت کسی وجہ سے کم رستی ہے۔ تو ہضم میں خرابی آجاتی ہے۔

آنتیں: (امعاء) چھ ہیں۔ (۱) اثنا عشری (بارہ انگشتی) (۲) صائم (۳) دقاق (۴) اعور (کانی آنت) (۵) قولون اور (۶) معاء مستقیم (سیدھی آنت)

ان سب آنتوں کی مجموعی لمبائی ۲۷ فٹ ہوتی ہے۔ ان میں سے پہلی تین آنتوں کو چھوٹی آنتیں۔ اور آخری تین آنتوں کو بڑی آنتیں کہتے ہیں۔ چھوٹی آنتوں کی مجموعی لمبائی تقریباً بائیس فٹ ہوتی ہے۔ یہ نہایت پیچ دار ہوتی ہیں اور اول سے آخر تک بتدریج باریک اور تنگ ہوتی جاتی ہیں۔ ان ہی آنتوں میں معدے کی ہضم کی ہوئی غذا کے ساتھ صفرا۔ رطوبت بانقراس اور خاص آنتوں کی رطوبت ملتی ہے۔ اور ہضم شدہ غذا سے بدن کے پرورش کرنے والے اجزاء الگ اور فضلات الگ ہوجاتے ہیں

بڑی آنتوں کی مجموعی لمبائی تقریباً پانچ فیٹ ہے۔ یہ چھوٹی آنتوں کی نسبت بڑی اور موٹی ہوتی ہیں۔ پہلی آنت (اثنا عشری) معدے کے زیریں سوراخ بواب سے شروع ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً بارہ انگشت ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ اثنا عشری یا بارہ انگشتی کہلاتی ہے۔ جگر اور مرارہ کی نالی (مجری صفرا) اور بانقراس کی نالی اسی آنت میں آکر کھلتی ہیں۔ جن کے ذریعے صفرا اور رطوبت بانقراس اس آنت میں پہنچ کر معدے سے آئی ہوئی غذا کے ساتھ مل جاتی ہے۔ اثنا عشری کے بعد کے بعد صائم ہے۔ یہ مرنے کے بعد خالی پائی جاتی ہے۔ اس لئے صائم کہلاتی ہے۔ یہ تقریباً ساڑھے سات فیٹ لمبی ہوتی ہے۔ صائم کے بعد دقاق ہے۔ یہ پیچ دار ہوتی ہے لہذا اس کو پیچیدہ آنت بھی کہتے ہیں۔ اس کی لمبائی تقریباً ساڑھے گیارہ فیٹ ہوتی ہے۔ اس کے بعد اعور شروع ہوتی ہے۔ یہ مذکورہ بالا تیسری آنت صائم کے ختم اور پانچویں آنت قولون کے درمیان تھیلی کی طرح لٹکی رہتی ہے۔ اس کا صرف ایک ہی سوراخ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اعور (یعنی کانی) کہلاتی ہے۔ یہ تقریباً ڈھائی انچ لمبی ہوتی ہے۔ یہ پیڑو میں دائیں طرف رہتی ہے۔ اس کے پچھلے حصے سے تین سے چھ انچ تک لمبا ایک زائدہ لٹکا رہتا ہے۔ جس کی شکل جونک جیسی ہوتی ہے۔ لہذا یہ زائدہ دودیہ کہلاتا ہے۔

جب اس زائدہ میں ورم ہوجاتا ہے۔ تو ایک نہایت اہم اور شدید مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ (جو اپنڈی سائی ٹس کے نام سے مشہور ہے) قولون پانچویں آنت ہے۔ یہ پیڑو کے دائیں طرف اعور سے شروع ہوکر پہلے اوپر کی طرف چڑھتی ہے۔ اور جب جگر کے نیچے پہنچتی ہے۔ تو خم کھاکر آڑے طور پر ناف کے اوپر سے گذرتی ہوئی تلی کے نیچے جا پہنچتی ہے۔ اور پھر وہاں سے خم کھاکر نیچے جاتی ہے۔ اور پیڑو کے بائیں طرف خم کھاکر کچھ آگے بڑھتی اور پیڑو کے جوف کے اوپر پہنچ کر معاء مستقیم میں ختم ہوجاتی ہے۔

معاء مستقیم چھٹی اور آخری آنت ہے۔ جو قولون کے آخری حصے سے شروع ہوکر مقعد کے سوراخ میں ختم ہوجاتی ہے۔ اس کی لمبائی چھ سے آٹھ انچ تک ہوتی ہے۔ اسی کے آخری سوراخ کا نام مقعد ہے۔

آنتوں کی ساخت:۔ معدے کی طرح آنتوں کی ساخت میں بھی چار پرت ہوتے ہیں۔ بیرونی پرت آبدار جھلی کا۔ اس کے بعد دوسرا پرت عضلی ریشوں کا۔ پھر خانہ دار ساخت کا۔ جس میں باریک باریک رگوں اور پٹھوں کا جال پھیلتا ہے۔ اور چوتھا اندرونی پرت بلغمی جھلی کا ہوتا ہے۔ دوسرے پرت کے عضلی ریشوں کے سکڑنے اور پھیلنے سے آنتوں کا ایک حصہ سکڑتا ہے۔ تو دوسرا پھیلتا ہے۔ اور یہ سکڑنے اور پھیلنے کی حرکت آنتوں میں کیڑے کی حرکت کے مانند ہوتی ہے۔ اسی لئے اس کو حرکت دودیہ کہتے ہیں۔ اس حرکت کے ذریعے آنتوں کے اندر غذا یا فضلہ بتدریج آگے کی طرف سرکتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ فضلہ مقعد کے راستے خارج ہوجاتا ہے

چھوٹی آنتوں کے چوتھے پرت کی سطح پر مخمل کے مانند روئیں دار اُبھار ہوتے ہیں جن کے اندر آنتوں کی عروق جاذبہ ہوتی ہیں جن کو عروق ماساریقا بھی کہتے ہیں۔ اور یہی عروق کیلوسیہ بھی کہلاتی ہیں۔ یہ خلاصۂ غذا کو جذب کرکے خون میں داخل کرتی ہیں ان عروق جاذبہ کے علاوہ اس چوتھے پرت میں نہایت چھوٹی چھوٹی گلٹیاں بھی ہوتی ہیں جن سے رطوبت رس کر آنتوں کی اندرونی سطح کو تر رکھتی اور ہضم غذا میں مدد دیتی ہے۔

غذا کس طرح ہضم ہوتی ہے؟ اعضاء ہضم کے مذکورہ بالا مختصر حالات معلوم کرنے کے بعد ہضم غذا کی داستان بھی سنئے:۔

جو غذا ہمارے منہ میں داخل ہوتی ہے۔ سب سے پہلے اس کو دانت کاٹتے اور کترتے ہیں۔ ڈاڑھیں پیس پیس کر باریک کرتی ہیں۔ زبان غذا کو الٹتی پلٹتی رہتی ہے۔ اور آگے دانتوں کی باڑھ، ہونٹوں کے کواڑ اس کو باہر نکلنے سے روکے رہتے ہیں۔ لعاب دہن پیدا کرنے والی گلٹیاں لعاب دہن پیدا کرتی رہتی ہیں۔ جو رس رس کر غذا کے لقمہ کے ساتھ ملتا رہتا اور اس کو رقیق بناتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ لعاب دہن میں غذا کے اجزا گھل کر زبان میں جذب ہو جاتے ہیں جس سے ذائقہ محسوس کرنیوالا پٹھا اپنا احساس دماغ کو پہنچاتا ہے۔ اب اگر وہ چیز کڑوی بدمزہ ہوتی ہے، تو دماغ اس کو پھینک دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر میٹھی خوش مزہ ہوتی ہے۔ تو دماغ اس کو کھانے کا حکم صادر کرتا ہے — علاوہ ازیں یہ لعاب دہن غذا کے نشاستہ دار اجزا کو بھی ہضم کرتا ہے۔ گویا ہضم کا کام منہ ہی سے شروع ہو جاتا ہے۔

اب جبکہ لقمے کو دانتوں اور ڈاڑھوں نے پیس کر باریک بنا دیا اور لعاب دہن نے اس کو پتلا اور چکنا کر دیا۔ تو زبان اور حلق کی مدد سے غذا کی نالی میں دھکیلا جاتا ہے۔ غذا کی نالی اس کو لے کر نیچے کی طرف آہستہ آہستہ دھکیلتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ فم معدہ سے گزرتا ہوا معدے میں جا پہنچتا ہے۔ غرض کہ جس قدر غذا ہم کھاتے ہیں۔ وہ ساری کی ساری لقمہ لقمہ ہو کر معدے میں پہنچتی ہے تو معدے میں خاص قسم کی حرکتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اور اس کی گلٹیوں سے رطوبت ہاضم رس رس کر غذا کے ساتھ ملتی رہتی اور غذا کو ہضم کرنے میں مدد دینے لگتی ہے۔

جس وقت سے غذا لقمہ لقمہ ہو کر معدے میں پہنچنے لگتی ہے اگرچہ رطوبت ہاضم اسی وقت سے رسنا اور غذا کے ساتھ ملنا شروع کر دیتی ہے۔ لیکن غذا کو ہضم کرنے کا خاص کام اسی وقت شروع ہوتا ہے۔ جب کہ غذا کھالی جاتی ہے۔

معدے کی مذکورہ بالا حرکتیں اس کے سکڑنے اور پھیلنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور ان حرکتوں کی وجہ سے غذا کا ہر ایک حصہ آہستہ آہستہ ادھر ادھر ہوتا رہتا اور معدے کی سطح سے مس کرتا رہتا ہے۔ اور چونکہ معدے کی سطح سے رطوبت ہاضم برابر رستی رہتی ہے۔ لہذا وہ غذا کے ذرے ذرے کے ساتھ ملتی جاتی ہے۔

جب معدے کی حرکتوں اور رطوبت ہاضم کی آمیزش سے غذا کا کسی قدر حصہ آش جو یا چاولوں کی پیچ کے مانند نرم اور پتلا ہو جاتا ہے۔ تو وہ معدے کے زیریں سوراخ (بواب) کے راستے سے گزر کر اثنا عشری آنت میں جا پہنچتا ہے یعنی جس قدر غذا ہضم ہو کر نرم اور پتلی ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر اس سوراخ کے راستے اثنا عشری میں پہنچتی رہتی ہے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہو جب تک معدے میں غذا باقی رہتی ہے۔ معدے میں غذا عام طور پر ڈھائی گھنٹے سے چار گھنٹے تک ہضم ہو کر اثنا عشری میں پہنچ جاتی ہے — اگر غذا دودھ۔ آش۔ چائے۔ بسکٹ وغیرہ کے مانند سیال اور زود ہضم ہو، تو وہ دو ڈھائی گھنٹے میں ہضم ہو جاتی ہے۔ ورنہ اس کے ہضم میں دیر لگتی ہے۔ چنانچہ گوشت روٹی اور ان سے زیادہ ثقیل و دیر ہضم غذاؤں کے ہضم میں چار گھنٹے تک لگ جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اگر غذا زیادہ پیٹ بھر کر کھائی جاتی ہے تو اس کے ہضم میں بھی نسبتاً زیادہ دیر لگتی ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ جو غذائیں ہم روزمرہ کھاتے ہیں۔ اُن کے سب کے سب اجزا معدے ہی میں ہضم نہیں ہوتے ہیں۔ نباتی غذائیں مثلاً گیہوں، چنا، جو، جوار وغیرہ کی روٹی۔ دالیں، ساگ، بھاجی اور میوے وغیرہ اور حیوانی غذائیں مثلاً گوشت، انڈا، مچھلی، دودھ، دہی وغیرہ یہ سب معدے ہی میں ہضم ہوتی ہیں۔ لیکن جن نباتی غذاؤں میں شکر اور نشاستہ ہوتے ہیں جیسے روٹی۔ چاول۔ آلو۔ چقندر۔ گاجر اور میٹھے میوے۔ یہ جب معدے میں تحلیل ہونے لگتے ہیں۔ تو معدے کی رطوبت ہاضم کے اثر سے شکر اور نشاستہ کے اجزا ان سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اب شکر اور شکر کے مانند گھلنے والے اجزا تو فوراً جذب ہو جاتے ہیں۔ اور جو فوراً جذب نہیں ہوتے۔ وہ ہضم ہونے کے بعد جذب ہو جاتے ہیں۔ لیکن نشاستہ کو معدے کی رطوبت ہاضم ہضم نہیں کر سکتی۔ وہ کچھ تو منہ میں آب دہن کی آمیزش سے ہضم ہو جاتا ہے۔ اور باقی اثنا عشری میں پہنچ کر بالقراس اور آنتوں کی رطوبت کی آمیزش سے ہضم ہوتا ہے۔

گھی۔ تیل۔ چربی وغیرہ روغنی چیزیں بھی معدے میں ہضم نہیں ہوتیں۔ معدہ صرف ان میں اتنی تبدیلی کرتا ہے، کہ ان کو چھوٹی چھوٹی پھٹکیوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ اور وہ دوسرے ہضم شدہ سیال کے ساتھ مل کر اثنا عشری آنت میں پہنچ جاتی ہیں۔ اور یہاں صفرا اور رطوبت امعاء کی آمیزش سے ہضم ہو جاتی ہیں۔

الغرض جب غذا معدے سے اثنا عشری آنت میں پہنچتی ہے۔ تو ہضم

کے لحاظ سے اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اس کے بعض اجزا تو بالکل ہضم ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور بعض ہضم کے قریب ہوتے ہیں۔ روغنی اور چربیلے اجزاء بھی اگرچہ معدے کی رطوبت حرارت اور حرکت سے پھیکی پھیکی ہو جاتے ہیں لیکن وہ ہضم نہیں ہوتے اور اس قابل نہیں ہوتے کہ جذب ہو کر خون میں شامل ہو جائیں۔ نشاستہ دار اجزاء بھی غیر منہضم ہی ہوتے ہیں۔

اب جب اس حالت میں غذا اثنا عشری میں پہنچتی ہے۔ تو آنتوں کی ننھی ننھی گلٹیوں سے رطوبت رس کر اس میں ملنے لگتی ہے۔ اور صفرا اور بانقراس کی رطوبت اپنی اپنی نالیوں سے آکر اس میں شامل ہونے لگتی ہیں۔ ان کے شامل ہونے سے وہ نشاستہ دار اجزاء جو معدے میں ہضم نہیں ہوئے تھے۔ ہضم ہو جاتے ہیں۔ گویا غذا کے اجزاء آنتوں میں پہنچ کر ہضم ہو جاتے ہیں اور فعل ہضم پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔

غذا جوں جوں آنتوں میں ہضم ہوتی رہتی ہے۔ اس کا ہضم شدہ قابل انجذاب رقیق حصہ آنتوں کے روئیں دار ابھار کے ذریعہ سے جذب ہو کر عروق جاذبہ یا عروق ماساریقا کے ذریعہ مجریٰ صدر (ایک بڑی نالی ہے) میں پہنچ جاتا ہے۔ اور مجریٰ صدر اس کو ورید اجوف میں جا داخل کرتی ہے۔ گویا اس طرح ہضم شدہ غذا کے خون بننے کی صلاحیت رکھنے والا حصہ خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر خون بن جاتا ہے۔

جب غذا کے کارآمد اجزاء جذب ہو کر خون میں جا پہنچتے ہیں۔ تو اس کا بقیہ حصہ آگے کی طرف سرکتا ہوا چھوٹی آنتوں کے آخری حصے میں جا پہنچتا ہے۔ وہاں پہنچکر اس کی رنگت پیلی سی ہو جاتی ہے۔ اور اس میں براز کے مانند بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اور آخر کار چھوٹی آنتوں سے گذر کر بڑی آنتوں میں داخل ہوتا ہے لیکن اس میں تبدیلی برابر ہوتی رہتی ہے یعنی اس میں جو کارآمد اجزاء ہوتے ہیں۔ وہ جذب ہو کر خون میں ملتے رہتے ہیں —— اگرچہ غذائی اجزاء کو جذب کرنے والے روئیں دار ابھار بڑی آنتوں میں نہیں ہوتے۔ اور غذاؤں کے روغنی اجزاء چھوٹی آنتوں ہی میں ہضم ہو کر جذب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اصل میں اس کے اندر غذائی اجزاء کچھ نہ کچھ ضرور موجود ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی بڑی آنتوں سے کسی نہ کسی طرح جذب ہو کر خون میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور آخر کار جو ناکارہ اجزاء پھوک یا فضلہ کی صورت میں باقی رہ جاتے ہیں۔ وہ پاخانہ بن کر مقعد کے راستہ سے نکل جاتے ہیں۔

جو غذا ہم کھاتے ہیں۔ وہ معدے میں دو ڈھائی گھنٹے سے لیکر چار گھنٹے تک گذر جاتی ہے۔ اس کے بعد دس بارہ گھنٹے میں چھوٹی آنتوں سے اور چوبیس سے چھتیس گھنٹے تک بڑی آنتوں سے گذرنے میں لگ جاتے ہیں۔

معدے اور آنتوں کی ساخت میں جو باریک باریک رگوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ ان رگوں کے باہم ملنے سے قدرے بڑی بڑی رگیں بن جاتی ہیں۔ چنانچہ معدے کی باریک باریک رگوں کے ملنے سے آخر کار ایک رگ بن جاتی ہے۔ جو ورید معدی کہلاتی ہے۔ اسیطرح آنتوں کی باریک باریک رگوں کے باہم ملنے سے ورید امعاء دقاق اور بڑی آنتوں کی باریک رگوں کے باہم ملنے سے ورید امعاء غلاظ طحال (تلی) کی باریک رگوں کے ملنے سے ورید طحال اور بانقراس کی باریک رگوں کے ملنے سے ورید بانقراس بن جاتی ہے۔ اور آخر کار ان پانچوں وریدوں کے ملنے سے ورید باب الکبد بنتی ہے۔

معدے اور آنتوں کے بہت سے ہضم شدہ مواد ان رگوں کے ذریعہ جذب ہو کر براہ باب الکبد جگر میں چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں پہنچ کر خون میں شامل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سیال چیزیں مثلاً شراب اور پانی وغیرہ نیز غذا کے وہ اجزاء جو معدے میں تحلیل ہوتے ہیں۔ خواہ وہ شکر اور نمک کے مانند خود بخود گھلنے والے ہوں۔ یا لعاب دہن اور معدے کی رطوبت ہاضم ان کو تحلیل کرے۔ وہ معدے کی باریک باریک رگوں کے ذریعہ سے جذب ہو کر ورید معدہ میں اور ورید معدہ سے ورید باب الکبد کے توسط سے جگر میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور خون میں شامل ہو جاتے ہیں۔

خون اور جسم کی پرورش

اس بارے میں تو کوئی شک و شبہ نہیں، کہ جب ہماری کھائی ہوئی غذائیں نظام ہضم کے ذریعہ سے خون بن جاتی ہیں۔ تو یہ خون ہمارے جسم کی پرورش میں صرف ہوتا۔ اور اس کی قوت حیات کو قائم رکھتا ہے۔ لیکن یہ واضح رہے، کہ بقائے حیات اور صحت جسمانی کا انحصار اس کی پوری مقدار اور اس کے صاف اور خالص ہونے پر موقوف ہے۔ اگر خون کے اجزا کا تناسب خراب ہو جائے۔ یا خون کی مقدار کم ہو جائے۔ یا اس میں کثافت پیدا ہو جائے۔ یا اس کے دوران میں خلل پڑ جائے۔ تو صحت قائم نہیں رہتی اور کوئی نہ کوئی مرض

پیدا ہو جاتا ہے۔

خون کے اجزاء

اطبائے قدیم کے بیان کے مطابق خون دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ایک تو مائیت خون دوسرا متانت خون۔ اس کے ساتھ ہی اطباء نے خون کے ساتھ اجزاء بلغمی کی شمولیت بھی بیان کی ہے۔ اطباء جدید (ڈاکٹر صاحبان) نے بھی خون کے دو ضروری اجزاء بیان کئے ہیں۔ ایک سیّال جزو (جسکو پلازما کہتے ہیں) دوسرا منجمد ہو جانے والا ٹھوس جزو۔ جو چھوٹے چھوٹے دانوں یا کیسوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اسی حصہ کو اطبائے قدیم نے متانت خون سے تعبیر کیا ہے۔

خون کے چھوٹے چھوٹے دانے زندگی کی حالت میں علیحدہ علیحدہ رقیق حصے سے ملے ہوئے رگوں میں چکر کاٹتے رہتے ہیں۔ اور خون زندگی کی حالت میں جب تک رگوں میں رہتا ہے۔ بالکل سیّال حالت میں رہتا ہے۔ لیکن جب جسم سے باہر نکلتا ہے، تو فوراً ہی منجمد ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب کسی جگہ چاقو۔ چھری وغیرہ کا زخم لگتا ہے، تو زخم کے دہانے پر خود خون ہی منجمد ہو کر خون کو بند کر دیتا ہے۔ اگر خون میں منجمد ہونے کی یہ تاثیر نہ ہوتی، تو ایک خفیف زخم سے اس قدر خون بہتا کہ انسان زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔ چنانچہ جن امراض میں خون کے منجمد ہونے کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ ان میں خفیف سا جریان خون مریض کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ ایسے اشخاص معمولی عمل جراحی کو بھی نہیں برداشت کر سکتے۔

اگر جسم سے نکلے ہوئے خون کو کسی شیشہ کے برتن میں رکھا جائے۔ تو اول اس کا بہت سا حصہ سیّال سے منجمد ہو کر ٹھوس لوتھڑا بن جاتا ہے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ اس میں سے ایک سیّال نکلنا شروع ہوتا ہے۔ اور اس کی مقدار بڑھتی جاتی ہے۔ اور منجمد شدہ خون سکڑ کر جسامت میں بہت ہی کم رہ جاتا ہے۔ اگر اس کا خوردبینی معائنہ کیا جائے۔ تو اس خون کے دانے چھٹے ہوئے نظر آئیں گے۔ جو سرخ اور سفید دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اور سرخ دانوں کی تعداد سفید کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ خون کے سفید ذرات اطبائے قدیم کے بیان کے مطابق اجزاء بلغمی ہیں۔ کیونکہ ان کی تصریح کے مطابق بلغم سفید اور غلیظ ہوتا ہے۔ خون میں شامل ہوتا ہے۔ بوقت ضرورت خون بن جاتا ہے۔ اور بعض اعضاء کی غذا بنتا ہے۔

اطبائے جدید بھی خون کے سفید دانوں کی یہی خصوصیات بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی سفید اور غلیظ ہوتے ہیں۔ خون میں شامل ہوتے ہیں۔ بوقت ضرورت خون کے دانوں میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اور بعض اعضاء کی غذا میں شامل ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ اکثر مرض کی حالت میں جب خون کی تولید صحیح نہیں ہوتی۔ تو سفید دانوں کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ ایسا ہی اطبائے قدیم بھی کہتے ہیں۔ یعنی جب بعض امراض میں خون کی تولید نہیں ہوتی، تو بلغم کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔

اسی طرح خون کے بعض دیگر اجزاء رطوبت بیضہ (البیومن) اور رطوبت لیفیہ (فائبرین) بھی اجزاء بلغمی ہی ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں بلغم کی طرح سفید اور غلیظ ہیں۔ اور سرخ یا سفید دانوں کی ترکیب میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے خون کی متانت یعنی غلاظت قائم رہتی ہے۔

خون کی مقدار

انسان کے جسم میں خون کی مقدار اس کے وزن کا تیرھواں یا چودھواں حصہ ہوتی ہے۔ چنانچہ جس شخص کا مجموعی وزن ایک من تیس سیر ہوتا ہے۔ اس میں خون تقریباً ساڑھے پانچ سیر ہوتا ہے۔

خون کے دیگر اوصاف

خون صرف جسم اور جسمانی اعضاء کی پرورش ہی نہیں کرتا۔ بلکہ یہ جسمانی کثافتوں کو بھی دور کرتا رہتا ہے۔ اندرونی اعضاء کی نامکمل کثافتیں (مثلاً کاربانک ایسڈ) کو خون جذب کر لیتا ہے۔ اور جب خون گردش کرتا ہوا پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے۔ تو اس میں آکسیجن جذب کرنے کی کافی طاقت ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون صاف ہو جاتا ہے۔ آکسیجن خون کے سرخ دانوں کے ہیموگلوبین (حمرت) میں داخل ہوتی ہے۔ اور دوران خون کے وقت ہر اعضاء میں حسب ضرورت خرچ ہوتی رہتی ہے۔ اور ساتھ کے ساتھ اعضاء کی کثافتیں کاربانک ایسڈ کی شکل میں خون کے سیال حصے (پلازما) میں شامل ہوتی رہتی ہے

دوران خون

جسم کے اندر خون کا دوران قلب۔ شرائین۔ وریدوں۔ اور عروق شعریہ کے ذریعہ قائم رہتا ہے۔ قدرت نے ان کو بنایا اسی لئے ہے کہ ان کے ذریعہ خون بدن میں چکر لگاتا اور ان کی پرورش کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ بدن میں

دو بڑی وریدیں ہیں۔ ایک کا نام ورید اجوف نازل اور دوسری کا نام ورید اجوف صاعد ہے۔ ورید اجوف نازل میں زیریں حصہ بدن کا کثیف خون ہونے کے علاوہ کھائی ہوئی غذا کا وہ خلاصہ بھی ہوتا ہے۔ جو مجری الصدر کے توسط سے اس میں پہنچتا ہے۔ اور ورید اجوف صاعد میں سر اور بالائی اطراف کا کثیف خون ہوتا ہے۔ غرضیکہ ان دونوں وریدوں کا خون قلب کے دائیں اذن میں پہنچتا ہے۔ پھر اس دائیں اذن سے دائیں بطن میں داخل ہوتا ہے۔ پھر دائیں بطن سے یہ خون بذریعہ ورید شریانی پھیپھڑوں میں جا داخل ہوتا ہے۔

پھیپھڑوں میں پہنچنے کے بعد یہ خون سانس کے ذریعہ کھینچی ہوئی ہوا سے آکسیجن کو جذب کرتا اور اپنے اندر کی کثافت کو باہر نکالے ہوئے سانس کے توسط سے خارج کر کے صاف ہو جاتا ہے۔ اور صاف ہونے کے بعد بذریعہ شریان وریدی قلب کے بائیں اذن میں اور بائیں اذن سے بائیں بطن میں چلا جاتا ہے۔ اور وہاں سے شریان اورطی کے ذریعہ تمام جسم میں پرورش کے لیے جا پہنچتا ہے۔

شریان اورطی شاخ در شاخ ہو کر تمام بدن میں پھیلتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی آخری شاخیں بالکل باریک رگیں بن جاتی ہیں۔ ان باریک باریک رگوں سے خون کا قابل تغذیہ حصہ ترشح ہو کر اعضا کو سیراب کرتا اور تغذیہ بخشتا ہے۔ اور ان رگوں کے اندر جو خون باقی رہتا ہے۔ وہ اعضا کی کثافتوں کو جذب کرتا ہوا باریک باریک وریدوں میں جا پہنچتا ہے۔ پھر یہ وریدیں باہم دگر بڑی وریدیں بن جاتی ہیں حتیٰ کہ زیریں حصہ بدن کا کثیف خون ورید اجوف نازل کے ذریعہ اور بالائی حصہ جسم کا خون ورید اجوف صاعد کے توسط سے قلب کے دائیں اذن میں جا پہنچتا ہے۔ غرضیکہ اس طرح تمام بدن میں خون کا دوران قائم رہتا اور بدن کی پرورش ہوتی رہتی ہے۔

خون کے اس تمہیدی بیان کے بعد ہم ان امراض کا بیان کرتے ہیں، جن میں خون کے دوران، خون کی مقدار میں کمی آ جاتی ہے۔ یا کسی سمی مادہ کی آمیزش کے باعث وہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اور اس سے گوناگوں اقسام کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

نزف الدم۔ جریانِ خون

کسی حصۂ جسم سے خون کے خارج ہونے کو نزف الدم (جریان خون۔ یا سیلانِ خون) کہتے ہیں۔ خواہ یہ خون جوف قلب کے پھٹنے سے خارج ہو۔ خواہ کسی شرائین یا ورید یا عروق شعریہ کے انشقاق سے بعض اوقات ان عروق دمویہ میں انشقاق ہوئے بغیر ہی ان کی دیوارو‌ں سے خون رسنے لگتا ہے۔ یہ بھی نزف الدم ہی کہلاتا ہے۔

نزف الدم ہر عضو سے اور ہر جگہ سے ہو سکتا ہے۔ جس عضو یا مقام سے خون خارج ہوتا ہے۔ اسی کی طرف منسوب کر کے اس نزف کو ایک خاص نام سے مخصوص کر دیتے ہیں۔ مثلاً اگر جلد یا غشائے مخاطی کی ساخت میں سیلان ہو کر سرخ سرخ دھبے پڑ جائیں۔ تو اس کو نزف تحت الجلد کہتے ہیں۔ ناک سے جریان خون ہونے لگے تو اس کو رُعاف (نکسیر) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ پھیپھڑوں سے جریان خون ہو تو اس کا نام نفث الدم رکھتے ہیں۔ اور اگر معدہ سے خون خارج ہو، تو قیئ الدم اور آنتوں سے نکلے، تو اُسے اسہال الدم کہتے ہیں۔ مجری بول سے خون کے خارج ہونے کو بول الدم اور رحم کے سیلان خون کو استحاضہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا ناموں کے علاوہ دوسرے اعتبارات سے سیلانِ خون کو مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی شریان یا ورید کے کٹنے سے خون جاری ہو جائے، تو یہ نزف جراحی کہلاتا ہے۔ اور اگر کسی جسمی مرض کی وجہ سے سیلان خون ہوتا ہے۔ تو اس کو نزف ذاتی کہتے ہیں۔ اور اگر سیلان خون کا سبب معلوم ہو، تو یہ نزف عرضی کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ اور اگر سبب معلوم نہ ہو، تو نزف خصوصی کہلاتا ہے۔

اگر کسی عضو میں اجتماع الدم یا التہاب کے باعث خون کے سیلان کی شکایت ہو جائے تو یہ نزف احتقانی کہلاتا ہے اور غلبۂ ضعف کی حالت میں خون کے رقیق ہو جانے سے خون بہنے لگے تو اس کو نزف قہری کہا جاتا ہے۔

جس عضو سے عارضی طور پر سیلان خون ہوتا ہے۔ جیسا کہ عورتوں کو ہر مہینے خون حیض خارج ہوتا ہے۔ یا کسی شخص کو ایک خاص مدت کے بعد خون بواسیر جاری ہو جاتا ہے اگر اس عادت کے برخلاف کسی دوسرے عضو سے خون خارج ہونے لگے۔ مثلاً خون حیض کی بندش ہو کر نکسیر پھوٹنے لگے۔ یا خون بواسیر کے احتباس سے نفث الدم لاحق ہو جائے، تو اس کو نزف انتقالی کہتے ہیں۔ بعض اوقات حالت مرض میں ناک یا کسی دوسرے عضو سے خون خارج ہونے لگتا ہے۔ اور اس کے خارج ہونے سے مریض یا تو اس مرض سے شفایاب ہو جاتا ہے۔ یا اس کا مرض شدید صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا نام نزف بُحرانی ہے۔

سیلان خون کے لئے عمر انسان کا کوئی حصہ مخصوص نہیں ہے۔ لیکن یہ زیادہ ترسن نمو میں واقع ہوتا ہے۔ جبکہ جسم کے اندر خون کی مقدار کافی ہوتی ہے۔ یا اس کا وقوع زیادہ ترسنِ شیخوخت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اس عمر میں جسم کی ساختیں خراب ہو جاتی ہیں۔ رگوں میں لچک کے بجائے کرختگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ادنیٰ سبب سے جریان خون کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

بعض لوگوں کے مزاج میں موروثی طور پر نزف الدم کی استعداد ہوتی ہے۔ ان میں ادنیٰ تحریک سے جریان خون ہونے لگتا ہے۔ اطبا کا ایک گروہ اس کیفیت کا نام فقر الدم جریانی رکھتا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اس کے لئے نزیفیت ایک نہایت موزوں اور مختصر نام ہے۔ اور اس کو انگریزی نام ہیموفیلیا (Hemophilia) کا صحیح مترادف کہا جا سکتا ہے۔ اور اس جگہ اسی کا بیان ہمارا مقصود ہے۔

نزفیت

تعریف یہ ایک موروثی مرض ہے ۔اس کے مبتلا BLEEDER میں نزف الدم کی ایک خاص استعداد پائی جاتی ہے چنانچہ بعض اوقات خود بخود بغیر کسی ظاہری سبب کے کسی عضو سے جریان خون ہونے لگتا ہے ۔اور بعض اوقات کوئی ادنیٰ تحریک مثلاً ذرا سی خراش یا معمولی چوٹ سے اس قدر خون بہتا ہے کہ اس کا بند کرنا دشوار بلکہ محال ہو جاتا ہے اور زیادہ خون خارج ہونے کے باعث مریض کی ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے اس مرض میں خون کے اندر اجزاء لیفین[1] کم ہوتے ہیں جس سے خون کی قوت انجماد بہت کم ہو جاتی ہے ۔

وجہ تسمیہ ۔ اس مرض میں مریض کے مزاج میں جریان خون کی زبردست استعداد ہوتی ہے معمولی سبب اور ادنیٰ تحریک سے خون خارج ہونے لگتا ہے ۔اسی لئے اس مرض کو نزفیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔کیونکہ نزیف جدید مصری اصطلاح میں جریان خون کو کہتے ہیں۔ (نزفیت: جریان خون ہونا یا جریان خون کی استعداد کا پایا جانا)

اس مرض میں خون پتلا پڑ جاتا ہے ۔نیز خون کے اجزائے ترکیبی میں نقص واقع ہو جاتا ہے ۔اور ساتھ ہی اس میں خارج ہونے کی غیر معمولی استعداد ہوتی ہے ۔لہٰذا اس کو "فقرالدم جریانی" کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے ۔ (فقرالدم: خون کا رقیق ہو جانا)

تاریخ مرض جہاں تک ہمارے مطالعے کا تعلق ہے ۔ہماری یونانی اور ویدک کتابوں میں نزفیت کا ذکر نہیں ہے اسی لئے اس مرض کی قدامت یا تاریخ کے متعلق معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اس عجیب مرض کے متعلق ۱۸۰۳ء کے بعد سے معلومات حاصل ہونی شروع ہوئی ہیں ۔ ۱۸۰۳ء میں فلاڈلفیا کے ایک مشہور طبیب جون ۔سی آٹو نے نزف الدم کے اس مخصوص رجحان کے متعلق کچھ اعداد و شمار شائع کئے ۔جو مختلف خاندانوں میں پایا گیا تھا ۔اور یہی وہ شخص تھا کہ جس نے سب سے پہلے "بلیڈرز" کی اصطلاح استعمال کی ۔وکھام لگ اور گرانڈی ڈیر کی تصانیف نزفیت کے متعلق خاصی کلینکی توضیحات پیش کرتی ہیں ۔اس کے علاوہ فلانٹس اور بلوچ کا ایک رسالہ (مطبوعہ دلان اینڈ کمپنی لندن ۱۹۱۱ء) نزفیت کے ہر پہلو پر جمیل القدر معلومات فراہم کرتا ہے ۔اس قدر تاریخ بیان کر دینے کے بعد یہ بھی لکھنا ضرور ہے کہ اس مرض کے متعلق کوئی جدید تحقیق اب تک نہیں ہوئی ۔سبب اور کیفیت مرض کے متعلق پہلے جو نظریات تھے ۔آج بھی وہی ہیں۔

انتشار مرض نزفیت کے مریض ریاست ہائے متحدہ امریکہ، سوئزرلینڈ اور جرمنی میں زیادہ ملتے ہیں ۔یہودی النسل لوگ اس مرض میں مبتلا ہونے کی طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں ۔لیکن اس نظریہ کے متعلق بلوچ مشتبہ نظر آتا ہے ۔نہ صرف یہ ۔بلکہ وہ حبشیوں کے متعلق بھی یقین نہیں رکھتا ۔کہ وہ نزفیت میں مبتلا ہونے کی طرف زیادہ میلان رکھتے ہیں

وراثت یہ مرض اگرچہ ہر طبقے اور ہر قوم کے صرف مردوں ہی میں پایا جاتا ہے ۔لیکن اس کی عجیب و غریب خصوصیت یہ ہے کہ اس کا اثر مرد کی بجائے عورت کی طرف سے نرینہ بچے کی طرف منتقل ہوتا ہے ۔واضح الفاظ میں اسے یوں سمجھئے ۔کہ جس شخص کو یہ مرض ہوتا ہے ۔براہ راست اس کے لڑکے کو نہیں ہوتا ۔بلکہ اس کی لڑکی کے لڑکے کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے حالانکہ وہ لڑکی اس نزفیت سے قطعی محفوظ ہوتی ہے

اسباب نزفیت کے اسباب کے متعلق کسی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کی وراثت مسلم ہے ۔لیکن بعض اوقات یہ مرض غذا کی کمی ،ٹھنڈے اور بند مکانوں میں طویل بود و باش اختیار کرنے سے ۔کبھی کبھی تلی بڑھ جانے کی وجہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے ۔

علامات تمام مریضوں میں اس مرض کی علامات یکساں نہیں پائی جاتیں ۔ لیکن عام طور پر جو علامتیں دیکھی گئی ہیں ۔وہ یہ ہیں:- جو بچہ اس مرض میں مبتلا ہوتا ہے ۔اس میں عموماً پہلے ہی سال میں بلکہ بعض بچوں میں پیدائش کے دن سے ہی اس کی علامات کا ظہور ہونے لگتا ہے ۔مثلاً نال کٹنے کے بعد خون کا بند کرنا دشوار ہو جاتا ہے ۔بہت کوششوں اور دیر کے بعد خون بند ہونے کی نوبت آتی ہے لیکن بعض اوقات ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے ۔اور جریان خون کی کثرت سے بچہ ہلاک ہو جاتا ہے ۔بعض بچوں میں آٹھ سال کی عمر تک اس مرض کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں ۔چنانچہ ختنہ کرتے وقت اتنا خون بہہ جاتا ہے کہ جان کے لالے پڑ جاتے ہیں ۔یا معمولی چوٹ یا

---

[1] لیفین (FiBRIN) خون کا ایک جزو ہے ۔اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سکون وغیرہ کی حالت میں خود بخود جم جاتا ہے یعنی جب عروق سے خون خارج ہوتا ہے ۔تو یہ مادہ مائیت خون (مصل الدم؛ سیرم) اور ذرات خون کو اپنی گرفت میں لے کر جمے ہوئے لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے ۔اور لیفات یعنی ریشوں کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے ۔اس مناسبت کی وجہ سے اس کو لیفین کہتے ہیں ۔

ادنیٰ خراش سے اس کثرت سے خون بہتا ہے، کہ اس کا بند کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات نہایت ہی معمولی چوٹ اور ادنیٰ صدمہ حتیٰ کہ دھکا دینے سے جلد کے نیچے جریان خون ہو کر نیل پڑ جاتا ہے۔ بلکہ کا ہے خون کی گانٹھ بند جاتی ہے۔ اور وہ رسولی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ انگلی وغیرہ میں خفیف سی خراش ہو جانے یا ڈاڑھ اور دانت کے نکلوانے یا کوئی معمولی عمل جراحی کرنے یا ٹانکہ لگانے سے ہی اس قدر خون بہ نکلتا ہے۔ کہ ہزار ہا تدابیر اختیار کی جائیں لیکن خون بند نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ناک میں معمولی سی خراش پہنچنے یہاں تک کہ چھینک مارنے سے نکسیر جاری ہو جاتی ہے۔ اور مسواک کرنے سے دانتوں سے خون بہنے لگتا ہے۔ کبھی مرض اس قدر شدید ہوتا ہے کہ کسی خاص ظاہری سبب کے بغیر ان کے نیچے مسوڑھوں اور ناک سے اور شاذ و نادر اندرونی اعضاء مثلاً معدہ۔ آنتوں اور مجاری بول سے خون بکثرت جاری ہو جاتا ہے۔

بعض مریضوں کے جوڑوں۔ خصوصاً گھٹنوں کے جوڑ میں جریان خون ہو جاتا ہے۔ اور یہ عموماً سات اور چودہ سال کی عمر کے درمیان ہوتا ہے۔ اس صورت میں مریض کو بخار بھی ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں یہ شکایت دور ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر دوبارہ یہی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بار بار اس کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ اور آخر جوڑ کی حرکت جاتی رہتی ہے۔

اس مرض کی ایک خصوصیت یا خاص علامت یہ ہے کہ اس میں جریان خون کا روکنا نہایت دشوار بلکہ بعض اوقات ناممکن ہوتا ہے۔ اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مرض کے مریض زیادہ عرصے تک زندہ نہیں رہتے۔ کچھ تو اوائل عمر ہی میں مر جاتے ہیں۔ اور جو کبھی نہ کسی طرح بچ رہتے ہیں۔ وہ کچھ دنوں زندگی بسر کر کے کثرت جریان خون سے انتقال کر جاتے ہیں۔

بعض مریضوں میں اگر کسی تدبیر سے خون رک جاتا ہے۔ تو وہ عارضی ہوتا ہے۔ چند گھنٹوں یا چند روز کے بعد پھر جاری ہو جاتا ہے۔ مریضوں میں اکثر قلت الدم کی کم و بیش علامتیں موجود ہوتی ہیں۔ (اور بعض میں بہت سا خون نکل جانے سے پیدا ہو جاتی ہیں) مثلاً جلد اور نظر آنے والی غشائے مخاطی کی رنگت پھیکی اور بے رونق ہوتی ہے۔ خصوصاً یہ پھیکا پن، چہرے۔ ہونٹوں اور آنکھوں میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ بعض مریضوں کے چہرہ کی رنگت مومی ہوتی ہے جس کی وجہ کریات حمراء خون کے سرخ دانوں اور ان کی حمرت کی کمی ہوا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ عام جسمانی کمزوری اور عصبی کمزوری کا غلبہ ہوتا ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔

ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہے۔ دوران سر اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانے کی شکایت ہوتی ہے۔ غنودگی سی آتی رہتی ہے آنکھوں میں درد کی شکایت ہوتی ہے۔ بعض کی آنکھوں کے سامنے مختلف قسم کی خیالی شکلیں نظر آتی ہیں۔ اور بعض کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔ اونچا سنائی دینے لگتا ہے۔ اور مختلف قسم کی آوازیں خود بخود کانوں سے آنے لگتی ہیں۔ منہ اور زبان خشک رہتے ہیں۔ اور دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے۔

اس مرض میں جب آنتوں یا دوسرے اندرونی اعضاء یا جوڑوں میں جریان خون ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں جس مقام پر بھی جریان خون ہوتا ہے۔ وہاں بھی مخصوص قسم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر آنتوں میں جریان ہوتا ہے۔ تو وہاں خونی رسولی بن جاتی ہے۔ اور قولنج کی قسم کا درد ہونے لگتا ہے۔ اور اگر جوڑوں میں جریان خون ہوتا ہے۔ تو ان میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ان کو حرکت دینا دشوار ہو جاتا ہے۔

امتیازی تشخیص اگر کسی مریض کو بار بار ادنیٰ سبب سے خون آتا ہو۔ مثلاً ناک میں تھوڑی سی خراش ہو جانے حتیٰ کہ زور کی چھینک آ جانے سے نکسیر جاری ہو جائے۔ یا جسم پر کسی جگہ چوٹ لگ جانے یا زخم ہو جانے سے بکثرت خون بہنے لگے۔ اور اس کو روکنے میں بے حد دشواریوں کا سامنا ہو۔ اور ساتھ ہی مریض میں قلت الدم کی بھی کم و بیش علامات موجود ہوں، تو معالج کو تشخیص مرض میں کوئی دشواری لاحق نہیں ہوتی۔ ان علامات کے ساتھ ہی مریض کے خاندانی اور موروثی حالات معلوم کر کے تشخیص کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر مریض کے نانا کو بھی یہ شکایت رہ چکی ہو، تو پھر تشخیص مرض میں کسی قسم کا شبہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ اس مرض کی ایک خاص تشخیصی علامت یہ بھی ہے، کہ خون بہت دیر میں منجمد ہوتا ہے۔ اور یہ مرض اکثر مردوں ہی کو ہوتا ہے۔

انجام متعدد مشاہدات و واقعات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اگر بچوں میں یہ مرض شدید ہوتا ہے۔ تو ان میں کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہوتا۔ وہ عموماً بچپن ہی میں جریان خون کی کثرت کے باعث انتقال کر جاتے ہیں۔ لیکن اگر یہ مرض خفیف ہوتا ہے۔ تو وہ عمر کے دوسرے منازل بھی طے کر جاتے ہیں۔ اور روز بروز ان کی حالت بھی بہتر ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے۔ یہ

مرض گھٹتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ تیس چالیس سال کی عمر میں شاید ہی کسی مریض میں اس مرض کا اثر باقی رہتا ہو۔

حفظ ماتقدم قبل اس کے کہ اس مرض کا علاج بیان کیا جائے اس سے محفوظ رہنے کی تدابیر بیان کر دینا ضروری ہے۔ کیونکہ اس مرض کے ازالے میں حفظ ماتقدم کو زبردست اہمیت حاصل ہے۔ اگر ان تدابیر سے اس مرض کی روک تھام کر دی جائے۔ تو مریض اور معالج دونوں پیش آنے والی صعوبتوں سے بچ سکتے ہیں۔ بہرحال وہ تدابیر یہ ہیں، کہ جن بچوں کے خاندانی حالات سے یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں بچے میں وراثتہً اس مرض کی استعداد موجود ہے۔ یا ایک دو مرتبہ جریان خون ہونے اور اس کے بہ مشکل بند ہونے سے اس مرض کا یقین ہو چکا ہو، تو فوراً ان کی طرف خصوصی توجہ کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس کو عام جسمانی حالت بہتر بنانے کے لئے کھلی اور تازہ ہوا میں رکھیں۔ صبح و شام سبزہ زار میں دو چار گھنٹے کھیلنے کودنے دیں۔ عمدہ اور مقوی غذائیں مثلاً گھی۔ دودھ، مکھن اور تازہ پھل کھلائیں۔ خون میں جوش پیدا کرنے والی اور اس کو رقیق بنانے والی چیزیں مطلق نہ دیں۔ مثلاً گرم و خشک اور ترش چیزیں قطعی نہ کھلائیں۔

ان تدابیر کے علاوہ چوٹ۔ زخم اور خراش سے انتہائی حفاظت کی جائے۔ مثلاً ننگے پاؤں بھاگنے کودنے نہ دیں۔ کیونکہ بعض اوقات بھاگنے کودنے سے ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ یا معمولی خراش پہنچ جاتی ہے، تو اس قدر جریان خون ہوتا ہے، کہ اس سے مریض کو بچانا دشوار ہو جاتا ہے۔ چاقو۔ چھری بچے کے ہاتھ میں نہ دیں۔ مبادا کہیں لگ جائے اور جریان خون کی کثرت سے ایک مصیبت برپا ہو جائے۔ اگر چیچک کا ٹیکہ لگانے کی ضرورت ہو، تو وہ بھی نہ لگوائیں، کہ اس کی خراش سے بھی جریان خون کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر ممکن ہو، تو ایسی لڑکیوں کی شادی نہ کی جائے۔ جن کے متعلق یہ شبہ ہو، کہ ان سے پیدا ہونے والا بچہ اس مرض میں مبتلا ہوگا۔ اور اگر شادی ہو جائے، تو ضبط تولید کی تدابیر پر عمل کر کے بچے پیدا کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

علاج جریان خون کی حالت میں مقامی طور پر خون کو روکنے کی تمام تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ مثلاً مقام زخم پر دباؤ ڈال کر خون کو روک دیا جائے۔ دباؤ ڈالنے سے عروق شعریہ کے منہ بند ہو جاتے ہیں۔ اور خون رک جاتا ہے۔ اور اگر خون کسی بڑی رگ (شریان یا ورید) سے تیزی کے ساتھ جاری ہو، تو ایسی حالت میں اس خاص چمٹی سے رگ کو دبانا چاہیئے، جو اس کام کے لئے مخصوص ہوتی ہیں۔ اس کے بعد عروق شعریائی نزف الدم کو روکنے کے لئے دباؤ سے کام لیا جائے۔ مثلاً حابس الدم دوائیں لگا کر اوپر مطہر روئی رکھ کر باندھ دیں۔ یا برف رکھ کر سردی پہنچائیں۔ تاکہ رگیں سکڑ جائیں۔ اور خون بند ہو جائے۔ داخلی طور پر ایسی دوائیں استعمال کرائیں، جو خون کو غلیظ کرنے والی اور اس میں قوت انجماد پیدا کرنے والی ہوں۔ یہ نسخے وقتی ضرورت کے علاوہ مستقل فائدے کے لئے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ نسخہ صبح و شام دیں:-

(۱) نسخہ:- کہربائے شمعی۔ طباشیر۔ سنگ جراحت ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر آملہ مربیٰ ایک عدد میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے لعاب بہدانہ تین ماشے۔ شیرہ عناب پانچ دانے۔ شیرہ مغز تخم کدو شیریں تین ماشے شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین ماشے۔ عرق گاؤزبان بارہ تولے۔ یا تازہ پانی میں پیس چھان کر شربت نیلوفر تین تولے ملا کر پلائیں۔ یا یہ نسخہ صبح و شام دیں:-

(۲) نسخہ:- گیرو۔ سنگ جراحت۔ دم الاخوین۔ کہربائے شمعی۔ ہر ایک ایک ماشہ کو باریک پیس کر خمیرہ خشخاش نو ماشے میں ملا کر کھلائیں اوپر سے شیرہ حب الآس تین ماشے۔ شیرہ بیخ انجبار تین ماشے۔ شیرہ بیلگری تین ماشے پانی میں نکال کر شربت دو تولے ملا کر پلائیں۔

ان نسخوں کے علاوہ دن میں دو تین مرتبہ یہ دوا بھی چٹاتے رہیں:-

دوا: گِل ارمنی۔ دم الاخوین۔ کہربائے شمعی۔ سنگ جراحت بسد سوختہ۔ مروارید ناسفتہ ہر ایک ایک ماشہ کو باریک کھرل کر کے شربت انجبار چار تولے ملائیں۔ اور چھ چھ ماشے دن میں تین بار چٹائیں

کھانا کھانے کے بعد کافور محلول پانچ پانچ قطرے تھوڑے سے پانی میں ملا کر پلائیں:-

کافور محلول کافور خالص ایک تولہ کو باریک پیس کر ریکٹی فائیڈ اسپرٹ چار تولے میں ملا کر رکھیں۔ کافور اسپرٹ میں حل ہو جائے گا۔ یہی کافور محلول ہے۔

یہ نسخہ بھی خون کی رقت کو دور کرنے اور اس میں قوت انجمادی پیدا کرنے کے لئے نہایت سودمند ہے۔

نسخہ :- مغز تخم کدو۔ گل دھاوا۔ بیخ انجبار۔ غنچہ انار ہرایک چار ماشے۔ عناب پانچ دانے۔ سب کو قدرے نیم کوب کر کے رات کے وقت پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو اسی پانی میں چھان کر مصری دو تولے ملا کر پلائیں۔ مقامی طور پر بطور حابس الدم اشیاء کا استعمال مفید ہے۔

دوائے حابس الدم : کوڑیوں کی راکھ۔ اونٹ کے بالوں کی راکھ پھٹکری سفید۔ ارنے اُپلے کی راکھ۔ زرد سیالکوٹی کاغذ کی راکھ۔ سنگ جراحت ہرایک چھ ماشے۔ افیون تین ماشے سب کو باریک پیس کر کپڑے میں چھان لیں۔ مقام جراحت پر یہ سفوف چھڑک کر اوپر صاف روئی رکھ کر باندھ دیں۔ اگر ناک سے خون جاری ہو، تو تھوڑی سی دوا ناک میں پھونکیں۔ جب خون بند ہو جائے تو وقفہ کی حالت میں مستقل فائدے کے لئے بھی مذکورہ بالا دواؤں میں سے کسی ایک کو پلاتے رہیں۔ ان کے علاوہ کشتہ فولاد چار چاول۔ نوشدارو سادہ لولوی چھ ماشے میں ملا کر کھانا۔ یا شربت انار۔ یا شربت سیب دو تولے میں ملا کر چٹانا بھی مفید تدبیر ہے۔

مندرجہ ذیل مفرح بھی اس مرض میں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے خون کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرض دفع ہو جاتا ہے۔

سفوف مفرح یہ سفوف مفرح و مسکن ہے۔ اور اکثر امراض قلب میں مفید ثابت ہونے کے علاوہ رقت خون کو دور کرتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے پیدا شدہ عام جسمانی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔

نسخہ :- طباشیر کبود، دھنیا خشک، صندل سفید الائچی سفید۔ کہربا۔ زہر مہرہ خطائی ہرایک پانچ تولے۔ نارجیل دریائی تین تولے۔ کشتہ عقیق دو تولے۔ کشتہ مرجان ایک تولہ۔ ورق نقرہ تین ماشے۔ سب کو نہایت باریک کھرل کر کے شیشی میں رکھیں اور دو ماشے یہ سفوف صبح و شام شربت انار شیریں دو تولے میں ملا کر کھلائیں۔ یا آملہ مربیٰ دو تولے میں ملا کر چٹائیں۔

بعض مجربین نے گھوڑے کی تلی کا رب بھی اس مرض میں مفید بیان کیا ہے۔ یہ ہر قسم کے نزف الدم (نفث الدم، کثرت حیض، اور استحاضہ وغیرہ) میں فائدہ دیتا ہے۔ اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ تندرست گھوڑے کی تازہ تلی ایک سیر لے کر اس کو اس طرح ملیں، کہ اس کا قابل حل حصہ پانی میں حل ہو جائے۔ اس کے بعد چھان کر اسے ہلکی آنچ پر پکائیں۔ یہاں تک کہ اس کا قوام غلیظ ہو جائے۔ اس کو حفاظت سے شیشی میں رکھیں۔ اور صبح و شام چھ چھ ماشے چٹائیں۔

غذا اور پرہیز مریض نزف الدم کو ایسی غذائیں دینی چاہئیں۔ جن میں فولاد اور کیلسیم کا جزو بمقدار کثیر ہو حیوانی غذاؤں میں دودھ۔ مکھن۔ دہی اور ادھ کچے انڈے۔ مچھلی کا تیتر۔ کلیجی۔ بھیجے اور بکرے کے پائے وغیرہ دینے چاہئیں۔ نباتی چیزوں میں سیب۔ کیلا۔ امرود وغیرہ ترجیح کے قابل ہیں۔

مریض کو سیال غذائیں نہ دی جائیں۔ نہ شربت پلائیں۔ نہ پانی، کہ یہ چیزیں خون کی انجمادی قوت کو کم تر کر دیں گی۔ لیکن دودھ مستثنیات میں رکھا جائے، کہ دودھ اس مرض میں خاص طور پر مفید ثابت ہوا ہے۔ کھٹی چیزیں خون کو پتلا کر دیتی ہیں۔ اس لئے ایسے مریضوں کو سرکہ اور انار میخوش وغیرہ سے پرہیز رکھنا چاہئے۔

قلّة الدّم ۔ خون کی کمی

قلت الدم (کمی خون) کو انگریزی میں انیمیا (Aneamia) کہتے ہیں۔ اس مرض میں یا تو جسم میں خون کی مقدار کم ہوجاتی ہے۔ یا خون کے سرخ دانوں (کریات حمرا دمویہ) کی تعداد گھٹ جاتی ہے یا ان دانوں کی سرخی (ہیمی گلوبین) میں کمی آجاتی ہے۔

جب خون کے سرخ دانوں کی تعداد گھٹ جاتی ہے۔ یا ان کی سرخی کم ہوجاتی ہے۔ تو اس کو قلة لون الدم (کلوروسس Chlorosis) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس میں مریض کا رنگ زردی مائل سبز ہوجاتا ہے۔ لہذا اس کو مرض اخضر بھی کہتے ہیں۔

قلة لون الدم۔ یہ مرض زیادہ تر اُن نوجوان لڑکیوں کو ہوتا ہے۔ جو تنگ و تاریک مکانات میں بود و باش رکھتیں، اور صاف تازہ ہوا سے محروم رہتی ہیں۔ اور جن کو اچھی غذا بھی نہیں ملتی۔ یا بدہضمی اور دائمی قبض میں مبتلا رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں حیض کی خرابیوں۔ رنج و غم۔ فکر و تردد اور عشق و محبت کے سبب سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے۔

درحقیقت قلت الدم کی یہ صورت اس وقت لاحق ہوتی ہے جب مریض ایسی غذا کھاتا رہتا ہے جس میں اجزاء فولاد کم ہوتے ہیں یا بدہضمی اور قبض کے باعث غذا کے اجزاء فولادی خون میں جذب نہیں ہوسکتے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، کہ جگر، تلی اور مغز استخواں وغیرہ خون پیدا کرنے والے اعضاء خون نہیں پیدا کرسکتے۔

اس مرض کے باعث مریضہ کا رنگ زردی مائل سبز یا سبزی مائل زرد ہوجاتا ہے۔ آنکھوں کی سفیدی نیلگوں سی ہوجاتی ہے — ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے۔ اور قبض رہنے لگتا ہے۔ حیض میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے۔ تکلیف سے آتا ہے۔ یا بکثرت آتا ہے۔ ذراسی محنت سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اور سانس پھول جاتا ہے ——— ایسی مریض عورتوں کو اکثر ہسٹریا بھی ہوجاتا ہے۔

لیکن جب جسم میں خون کی مقدار کم ہوجانے سے قلت الدم لاحق ہوتا ہے، تو اس کو قلة الدم ثانوی کہتے ہیں۔ اور یہ جسم سے بہت سا خون دفعۃً نکل جانے سے لاحق ہوا کرتا ہے مثلاً نکسیر پھوٹنے، خون بواسیر کے جاری ہونے۔ حیض۔ قے۔ دست اور پیشاب کے ذریعہ یا زخم سے بہت سا خون خارج ہوجانے۔ یا وضع حمل کے بعد بہت سا خون نکل جانے سے قلة الدم (کمی خون) کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔

علاوہ ازیں جب کسی زخم سے عرصہ تک پیپ یا خون بہتا رہے۔ یا مریض بخار اور اسہال و پیچش میں مدت تک مبتلا رہے۔ یا تنگ و تاریک کثیف مکان میں بود و باش اختیار کرے۔ ناقص اور ناکافی غذا میسر آئے۔ بدہضمی اور دائمی قبض کی شکایت رہتی ہو، تو ان حالت میں بھی خون میں کمی آجاتی ہے۔

گاہے دماغی محنت۔ کثرت مجامعت و جلق، بعض امراض (مثلاً سل۔ سرطان وغیرہ) بعض سمیات (مثلاً سیماب اور سیسہ کا زہر) بھی اس مرض کو پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور گاہے بعض عورتوں کو سیلان الرحم اور بچے کو عرصہ تک دودھ پلانے کے باعث بھی یہ شکایت ہوجاتی ہے۔

علامات مریض عام جسمانی کمزوری میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس کے جسم اور چہرے کا رنگ زردی مائل سفید ہوجاتا ہے۔ چہرہ بھرا بھرا یا ہوا سا نظر آیا کرتا ہے۔ لب اور مسوڑھے پھیکے پڑ جاتے ہیں۔ آنکھوں کی سفیدی نیلگوں سی ہوجاتی ہے۔ ناخون سفید پڑ جاتے ہیں۔ عضلات جسم نرم اور ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں ہمیشہ ٹھنڈے رہتے۔ اور جسمانی حرارت معمول سے گھٹ جاتی ہے۔ اگر کچھ دیر کھڑا رہنے کا اتفاق ہو، تو ٹخنوں پر آماس آجاتا ہے۔ ذراسی

محنت سے تکان پیدا ہو جاتی ہے۔ سانس چڑھ جاتا ہے اور دل دھڑکنے لگتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ اور اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے۔ کانوں پر باجے سے بجتے رہتے ہیں۔ سر میں گرانی یا خفیف درد رہتا ہے بیٹھ کر اٹھنے سے سر چکرانے لگتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے طبیعت ہر وقت سست اور نڈھال رہتی ہے۔ کام کاج میں طبیعت بالکل نہیں لگتی۔

اس مرض میں عورتوں کا حیض عموماً بند ہو جاتا ہے۔ یا کم مقدار میں پتلا اور پھیکا خون خارج ہوتا ہے۔ اور سیلان الرحم کی شکایت ہوتی ہے۔

علاج

قلۃ الدم (کمی خون) کی خواہ کوئی بھی صورت ہو مریض کو اصول حفظانِ صحت کی پابندی کی ہدایت کریں۔ اور پاک صاف کشادہ ہوا میں رکھیں۔ رنج و غم فکر و تردد سے آزاد رہنے کا انتظام کریں۔ جسمانی اور دماغی سب کام چھوڑ دیں مکمل طور پر آرام پہنچائیں۔ صبح و شام سرسبز میدان یا چمن کی سیر کریں۔ اگر ممکن ہو تو پُر فضا پہاڑی یا ساحلی مقامات پر تبدیل آب و ہوا کریں۔ روزانہ سرد یا نیم گرم پانی سے غسل کریں۔ غذائیں زود ہضم مقوی دیں۔ بدہضمی اور قبض ہرگز نہ ہونے دیں۔ بطور دوا مرکبات فولاد مثلاً شربت فولاد جواہری۔ سفوف فولاد جواہر والا کھلائیں۔ اگر ہضم کی خرابی اور ضعف ہضم سبب ہو، تو یہ نسخہ دیں۔

صبح و شام:- کشتہ فولاد دو دو چاول۔ جوارش جالینوس سات ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان پانچ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث تین ماشہ شیرہ مویز منقی نو دانہ۔ عرق بادیان بارہ تولہ میں نکال کر شربت انار دو تولہ ملا کر پلائیں۔ اور بعد غذا حب کبد نوشادری دو دو عدد کھلائیں۔ یا معجون مقوی تین ماشہ روزانہ صبح کو نیم گرم دودھ کے ہمراہ کھلائیں۔ اور شربت فولاد جواہری چھ چھ ماشہ بعد غذا چٹائیں۔

اگر قلۃ حیض سبب ہو، تو ہیراکسیس چھ ماشہ۔ صبر زرد تین ماشہ مر مکی ایک ماشہ کو باریک پیس کر شہد ملا کر چنے برابر گولیاں بنائیں اور صبح و شام دو دو گولیاں کھلا کر اوپر سے تخم قنطم۔ بادیان۔ تخم خربزہ۔ تخم خیارین۔ گاؤزبان ہر ایک پانچ ماشہ کو پانی میں جوش دے کر چھان کر شربت بزوری تین تولہ ملا کر پلائیں۔ یا حب ادرار ایک ایک عدد تازہ پانی سے کھلائیں شربت فولاد جواہری کا استعمال قلت الدم میں نہایت مفید ہے۔ اس کا چند روزہ استعمال اس شکایت کو قطعاً دور کر دیتا ہے۔ خون میں سرخی بڑھ جاتی ہے۔ معجون مقوی بھی غذا کو ہضم کر کے خون کی پیدائش کو بڑھانے میں نہایت بہتر دوا ہے۔

غذا و پرہیز

قلۃ الدم کے مریض کو زود ہضم مقوی غذائیں مثلاً شوربہ چپاتی کھلائیں۔ سبز ترکاریاں مثلاً گھیا۔ ٹنڈے۔ توری۔ شلجم۔ چقندر۔ ساگ۔ پالک وغیرہ تنہا یا گوشت کے ساتھ پکا کر دیں۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ ملائی۔ ہضم کے مطابق استعمال کرائیں۔ تازہ پھل سنترہ۔ سیب۔ انار حسب ضرورت کھلائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات

سفوف فولادی

قلۃ الدم کے لئے نہایت مفید ہے۔ بواسیر میں جریان خون کے باعث مریض نہایت کمزور ہو گیا ہو، رنگت زرد پڑ گئی ہو، تو اس کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور ضائع شدہ خون کا بدل پیدا ہوتا ہے۔ بھوک لگنے لگتی ہے۔ اور چہرے اور جسم کی رنگت بدل جاتی ہے۔ نسخہ:- نمک سانبھر۔ نمک لاہوری۔ نمک نہاری ہر ایک ایک تولہ۔ آمد خشک۔ پوست بہیڑہ۔ پوست ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ زرد۔ بادیان۔ تخم کاسنی۔ ہر ایک دو دو تولہ۔ ست گلو دو ماشہ برادہ فولاد نصف وزن جملہ ادویہ۔ تمام کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک ہمراہ آب تازہ۔

حب ہیراکسیس

قلۃ الدم میں جبکہ کمی حیض لاحق ہو، تو ان گولیوں کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔ نسخہ:- ہیراکسیس ایک تولہ۔ ایلوا چھ ماشہ۔ اجوائن خراسانی چار ماشہ ہینگ چھ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر اور چھان کر شہد بقدر ضرورت میں گوندھیں اور ۹ گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک:- ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں۔

کشتہ فولاد

قلۃ الدم میں نہایت مفید و مجرب دوا ہے ترکیب اس کی یہ ہے کہ برادہ فولاد ۵ تولہ لے کر گھیکوار کے گودے تین پاؤ میں خوب کھرل کریں۔ اس کے بعد چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر خشک کر لیں۔ اور ایک کوزے میں رکھ کر جنگلی اپلوں کی گجپٹ کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں۔ اور آکھ کی جڑ کی چھال کے شیرہ میں دس بار کھرل کر کے ہر بار گجپٹ کی آنچ دیں۔ اسی طرح ترپھلا کے پانی اور برگ پان کے پانی میں دس دس بار کھرل کر کے ہر بار بدستور

کچپت کی آنچ دیں۔ اس کے بعد خالص پانی میں کھرل کر کے کپڑے میں چھان کر خشک کر کے رکھیں۔ ہلکے جامنی رنگ کا کشتہ تیار ہو جائے گا۔ جو پانی پر ڈالنے سے پھیل جائے گا۔

مقدار خوراک:۔ چار چاول یہ کشتہ مکھن۔ بالائی۔ یا آب انار کے ساتھ استعمال کریں۔

فولاد محلول

قلۃ الدم میں فائدہ دیتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔

نسخہ:۔ برادہ فولاد ایک تولہ۔ الائچی خورد تین ماشہ۔ بھنگ تین ماشہ سرکہ جامن ایک بوتل۔ سب کو ایک جگہ کر کے منہ بند کر کے رکھیں۔ ایک ہفتہ کے بعد چھان لیں۔

مقدار خوراک:۔ یہ محلول بقدر دو تولہ لیں۔ اور شربت انار یا شربت فالسہ ملا کر دن میں دو بار دیں۔

معجون قلۃ الدم

ضعف عامہ۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ کمی اشتہاء اور قلۃ الدم میں مفید ہے۔

نسخہ:۔ پیپل۔ نمک سنگ۔ مویز منقی ہر ایک ایک تولہ، بہیڑہ سنا، ہر ایک تولہ دو ماشہ۔ اصل السوس مقشر دو تولہ چار ماشہ۔ آملہ تازہ آدھ سیر۔ روغن بادام سولہ تولہ۔ فیرئ ایٹ کونین سائٹریٹ ایکتولہ دو ماشہ۔ قند سفید سولہ تولہ۔ شہد خالص سترہ تولہ۔ تازہ آملوں کو ایک سیر دودھ میں بھگو رکھیں۔ صبح کو صاف کر کے پانچ سیر پانی میں اتنا جوش دیں کہ تمام پانی خشک ہو جائے۔ پھر چھلنی سے ان کا تمام گودا نکال دیں، اور اس گودے کو روغن بادام میں دیتے بریاں کریں اس کے بعد قند اور شہد کا قوام بنائیں۔ اور تمام دوائیں کوٹ چھان کر شامل کریں۔ آخر میں ایٹ کونین سائٹراس ملا کر رکھیں۔

مقدار خوراک:۔ تین تین ماشہ یہ معجون صبح و شام پاؤ سیر دودھ کے ساتھ کھائیں۔

دوائے خبث الحدید

قلۃ الدم میں نہایت مفید و مجرب دوا ہے

نسخہ:۔ خبث الحدید پانی سے دھو کر صاف کیا ہوا۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست بہیڑہ۔ آملہ گٹھلی نکالا ہوا۔ ہر ایک ایک پاؤ لے کر آخری تین چیزوں کو باریک کوٹ چھان کر خبث الحدید باریک شدہ کے ساتھ ملائیں۔ اور ایک لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر اوپر سے گائے کی دہی اتنی ڈالیں کہ چار انگل اوپر آجائے۔ اس کے بعد بھی چار دن تک روزانہ ہلا کر تھوڑی دہی ڈال دیا کریں۔ اور سائے میں خشک ہونے کے لئے رکھ دیں۔ جب خشک ہو جائیں تو باریک پیس کر چھان لیں۔ اور اس کے ساتھ پیپل مرچ سیاہ سونٹھ۔ ہر ایک تین تولہ باریک پیس کر ملائیں۔ اور روزانہ یہ دوا تین ماشہ صبح کو نہار منہ دہی کے ساتھ کھلائیں۔

قلۃ الدم مہلک :۔ قلۃ الدم کی ایک خبیث قسم ہے۔ اسکو انگریزی میں پرنی شیئس انیمیا (Perniciousaneamia) کہتے ہیں۔ اس میں خون کے اندر کسی نامعلوم سمیت کے شامل ہو جانے سے اس کے اجزاء میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں کی تعداد گھٹ جاتی ہے۔ اور خون کا میلان جریان خون کی طرف ہوتا ہے۔ یہ مرض جلد بڑھتا اور اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ اس مرض میں جگر بہت ضعیف ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی ساخت چربی سے بدل جاتی ہے۔ لہذا اس کو عام طور پر ضعف جگر بھی کہا جاتا ہے۔

اسباب یہ مرض عورتوں کی نسبت زیادہ تر مردوں کو ہوتا ہے اور مردوں میں بھی عمر رسیدہ اور ادھیڑ عمر میں ہوا کرتا ہے لیکن شاذ و نادر حاملہ عورتیں بھی اس مرض میں مبتلا دیکھی گئی ہیں۔ اس مرض کا کوئی خاص سبب ابھی تک نہیں معلوم ہو سکا۔ بعض اطبا راستر خائے معدہ۔ سرطان معدہ اور کدو دانہ کو اس کا سبب قرار دیتے ہیں۔

بعض محققین کہتے ہیں، کہ جب دانت کے بوسیدہ ہو جانے سے گندہ دہنی پیدا ہوتی ہے۔ تب یہ مرض ہو جاتا ہے بعض بدہضمی اور دائمی قبض کو اس کا سبب بتلاتے ہیں۔ اور بعض زیادہ عرصہ تک جریان خون کو اس مرض کا موجب ٹھہراتے ہیں لیکن اکثر اطبا اس پر متفق ہیں، کہ منہ، اور غذا کی نالی میں جب کسی قسم کا تعفن لاحق ہوتا، یا سوزش پیدا ہوتی ہے تو وہاں سے سمی اجزا خون میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہی خون کو فاسد کر کے اس مرض کو پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ سمیت خون کے دانوں کو تحلیل کر دیتی ہے۔ پھر ان سرخ دانوں کا فولاد تو جگر۔ تلی۔ ہڈیوں کے گودے اور گردوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور ان کی رنگت پیشاب کے ساتھ مل کر اس کو سیاہ بنا دیتی ہے۔

علامات بعض اوقات یہ مرض بہت ہی شدید ہوتا ہے۔ اور چند ہی روز میں مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ لیکن بعض اوقات بہت شدید نہیں ہوتا۔ حملہ مرض کے بعد مریض کچھ عرصہ کے لئے اچھا ہو جاتا ہے لیکن دوبارہ۔ سہ بارہ حملہ کر کے مریض کو راہی ملک عدم کر دیتا ہے۔ لیکن اکثر اوقات یہ مرض مزمن ہوتا ہے کبھی صورت افاقہ نظر آنے لگتی ہے۔ اور پھر مرض کے دوبارہ حملہ کی مریض تاب نہیں لا سکتا۔ اور اکثر مریض ایک سال کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں بہرحال جب یہ مرض مزمن حالت میں ہوتا ہے۔ تو اس کی علامتیں اس طرح شروع ہوتی ہیں۔

اس مرض کی ابتدا بہ آہستگی ہوتی ہے۔ مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے۔ لیکن لاغر نہیں ہوتا۔ جلد کی رنگت زردی مائل مٹیالی سی ہو جاتی ہے۔ ہونٹ۔ مسوڑھے اور آنکھیں زیادہ زرد دکھائی دیتی ہیں۔ دل پھیل جاتا ہے۔ اور ذرا چلنے پھرنے یا کام کاج کرنے سے دھڑکنے لگتا ہے نبض کمزور اور جلد جلد چلتی ہے۔ اگر مرض پر کچھ عرصہ گذر چکا ہو، تو مریض کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے کبھی قے اور کبھی دست آتے ہیں پیشاب سیاہ رنگ کا آتا ہے۔ پاؤں اور ٹخنوں پر کسی قسم کا ورم بھی آ جاتا ہے خون کا میلان جریان کی طرف بہت زیادہ ہوتا ہے چنانچہ کبھی معدہ، یا منہ، یا ناک سے خون بہنے لگتا ہے۔ درد سر اور دوران سر کی شکایت ہوتی ہے نیند نہیں آتی سستی کا غلبہ ہوتا ہے۔ اکثر مریضوں میں شروع ہی سے زبان سرخ اور متورم ہو جاتی ہے۔ اس پہ آبلے پڑ جاتے اور زخم بن جاتے ہیں۔ مسوڑھے بھی زخمی ہو جاتے ہیں۔ اور ان زخموں سے پیپ خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور منہ سے بدبو آیا کرتی ہے۔ ان کے علاوہ جگر اور تلی بڑھ جاتے ہیں۔ اور گاہے بخار کے بے قاعدہ دورے بھی ہوتے رہتے ہیں۔

جسم میں خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے — اور سرخ دانوں کے زائل ہو جانے سے مریض کا رنگ مریض یرقان کی طرح زرد ہو جاتا ہے۔

علاج

اگر مریض کے منہ، زبان، مسوڑھوں اور مجری غذا میں کوئی زخم ہو، تو اس کو فوراً مناسب تدابیر سے دور کریں۔ اگر پیٹ میں کدو دانہ ہوں۔ تو ان کو ہلاک کریں۔ ہضم خراب ہو، تو اس کی اصلاح کریں۔ قبض ہو، تو اس کو بذریعہ حقنہ رفع کریں۔ اور آئندہ قبض نہ ہونے دیں۔ فولاد اس قسم کے قلۃ الدم میں مضر ہے۔ اس کو استعمال نہ کریں۔ البتہ سنکھیا کے مرکبات اس میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ان کو استعمال میں لائیں مثلاً صبح و شام یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ سم الفار ایک سرخ کو کشتہ سفید ایک ماشہ کے ساتھ پیس کر رکھیں۔ اور اس میں بقدر ایک چاول جوارش مصطگی کلاں سات ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے عرق بادیان۔ عرق الائچی ہر ایک پانچ تولہ پلائیں۔ قبض رہتا ہو، تو رات کو اطریفل زمانی سات ماشہ دیں۔

اگر آنتوں میں کدو دانے ہوں۔ تو چند روز صبح کے وقت کمیلہ ایک ماشہ گلقند چار تولہ میں ملا کر کھلائیں۔ شام کو معجون سرخس سات ماشہ یا اطریفل دیدان سات ماشہ دیں۔

غذا و پرہیز

اس مرض میں مریض کو لطیف۔ زود ہضم مقوی دوائیں دیں۔ چنانچہ مریض کو دودھ، بالائی، مکھن، اور دہی اس کی خواہش اور قوت ہضم کے مطابق کھلائیں پلائیں۔ گائے بیل کی ہڈیوں کا گودا اور ان کا جگر بھی اس مرض میں خصوصیت سے مفید ہے۔ چنانچہ اگر بیل کا تازہ جگر تقریباً پاؤ بھر لے کر اس کا قیمہ بنائیں۔ اور اس میں انڈے کی زردی۔ نان پاؤ کا چورہ اور نمک مرچ شامل کر کے آگ پر پکائیں۔ جب اچھی طرح پک چکے۔ تو مریض کو کھلائیں۔ اس کے علاوہ گھیا۔ پالک۔ ٹنڈے۔ شلجم۔ چقندر اور گاجر وغیرہ کا استعمال بھی مفید ہے۔ پھلوں میں سے سیب، سنترہ اور انگور مناسب ہیں۔ پرندوں کے گوشت بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن دوسرے جانوروں کے گوشت سے پرہیز کیا جائے۔ نیز ہر قسم کی قابض بادی نفاخ غذائیں اور تیل بالکل استعمال نہ کیا جائے۔

منتخب مجربات و مرکبات

دوائے جگر

قلۃ الدم مہلک میں مفید ہے۔ نسخہ:۔ بھیڑ کی تازہ کلیجی ایک سیر کو قیمہ کر کے اس پر نمک ایک تولہ۔ مرچ سیاہ ایک تولہ باریک پیس کر چھڑک دیں۔ اوپر سے سرکہ دس تولہ ڈالیں۔ دو گھنٹے کے بعد ایک سیر پانی میں ڈال کر ہاتھوں سے اچھی طرح ملیں۔ اور پانی کو چھان کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ یہاں تک کہ پانی اڑ جائے۔ اور نیچے رُب سارہ جائے۔ اس رُب میں فی تولہ کے حساب سے ایک چاول سم الفار ملائیں۔ اور تین ماشہ سے چھ ماشہ تک پانی کے ساتھ کھائیں۔

سم الفار محلول

قلۃ الدم مہلک اور سوار وگ میں نہایت مفید ہے (سوار وگ وہ مرض ہے جس میں عورتوں کو دست آتے ہیں۔ اور دست بند ہو جاتے ہیں۔ تو نفخ ہو جاتا ہے۔ اور منہ آجاتا ہے) علاوہ ازیں بلغمی کھانسی اور دمہ میں بھی فائدہ کرتا ہے۔ گٹھیا۔ برص اور ضعف باہ میں حیرت انگیز فائدہ دکھاتا ہے۔

نسخہ:۔ ایک لوہے کی کڑاہی میں ڈیڑھ سیر پانی اور آدھ پاؤ سوڈا بائی کارب ملا کر آگ پر اتنا گرم کریں، کہ ابلنے لگے اب اس میں سنکھیا سفید پاؤ سیر باریک پیس کر ملائیں۔ اور کسی چیز سے چلاتے رہیں۔ جب تمام سنکھیا حل ہو جائے۔ کڑاہی کو آگ سے نیچے اتار لیں۔ اور شیشیوں میں بھر کر رکھیں۔

مقدار خوراک:۔ یہ عرق ایک قطرہ سے پانچ قطرے تک تھوڑے پانی میں ملا کر پلائیں۔ گٹھیا میں اس عرق کی مالش کریں۔ اور برص میں سیس ملا کر برص کے داغوں پر لگائیں۔

دوائے تلخ

یہ بھی اس قسم کے قلت الدم میں مفید ہے۔ خون کو صاف کرتی اور جسم میں تقویت و تحریک پیدا کرتی ہے۔

نسخہ

چرائتہ سوا دو تولہ۔ قرنفل تین ماشہ۔ دونوں کو نیم کوفتہ کر کے گرم پانی پاؤ سیر میں بھگو رکھیں۔ چھ گھنٹے کے بعد چھان کر شیشی میں رکھیں۔ اور صبح و شام چار چار تولہ پلائیں۔

فشارالدم قوی

فشارالدم قوی کو ضغط الدم قوی بھی کہتے ہیں۔ اور یہ اپنے انگریزی نام ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure) کے نام سے بہت مشہور ہے۔

اس مرض میں خون کا دباؤ طبعی دباؤ سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور خون کے دباؤ سے مراد وہ قوت ہے۔ جو خون رگوں میں اپنے بہاؤ کو جاری رکھنے کے لئے رگوں کی لچکدار دیواروں کو پھیلانے کے لئے صرف کرتا ہے۔ اور رگوں کو پھیلانے والی اس قوت کا دارو مدار خون کی مقدار، قلب کی قوت انقباض اور عروق دمویہ کی لچکدار دیواروں کی قوت مقاومت پر ہے۔ چنانچہ قلب اپنی قوت انقباض سے خون کی ایک خاص مقدار کو شریانوں میں دھکیلتا رہتا ہے۔ اور شریانوں کی دیواریں اپنی قدرتی لچک کی وجہ سے ایک خاص حد تک پھیل کر آنے والے خون کو قبول کرتی رہتی ہیں۔ پھر جب یہ خون اپنے طبعی بہاؤ سے بڑی شریانوں سے گذرتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا اور عروق دمویہ کی چھوٹی چھوٹی شاخوں میں پہنچتا ہے۔ تو شریانوں کی دیواریں اپنی لچک کی وجہ سے سکڑ کر سابقہ اصلی حالت پر لوٹ آتی ہیں۔ اور یہ سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ اور خون رگوں میں ایک خاص رفتار کے ساتھ بہتا رہتا ہے۔

اگر رگوں کی دیواروں میں لچک نہ ہوتی۔ اور ان میں خون کے دباؤ کی قوت مقاومت نہ ہوتی۔ تو خون مسلسل دھار کی شکل میں بہنے کے بجائے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بہا کرتا۔ اور اس کا یہ سلسلہ قائم نہ رہتا۔

ایک تندرست انسان کے جسم میں بھی روزانہ ایسے تغیرات ہوتے رہتے ہیں۔ جن کے باعث مذکورہ بالا تینوں حالتوں میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً غصہ اور غضب کی حالت میں قلب کی قوت انقباض بڑھ جاتی ہے۔ لہذا جب کوئی شخص غصہ میں آتا ہے۔ تو اس کے خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب پانی زیادہ پی لیا جاتا ہے۔ تو خون کی مقدار کے زیادہ ہو جانے سے اس کے دباؤ میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب انسان کو سرد ہوا لگتی ہے۔ یا وہ سرد پانی سے نہاتا ہے۔ تو اس کی جلد کے عروق سکڑ جاتے ہیں۔ اور وہاں سے تنگ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اس حالت میں بھی یقیناً خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔

ہضم غذا کے وقت معدے اور آنتوں میں خون زیادہ مقدار میں پہنچ جاتا ہے۔ لہٰذا ان اعضاء کی عروق دمویہ پھیل جاتی ہیں۔ لیکن عضلات کی رگیں جہاں سے یہ خون آتا ہے۔ وہ خون کی کمی کے باعث سکڑ کر تنگ ہو جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تو خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف کم ۔۔۔ اسی طرح سانس لینے سے بھی خون کے دباؤ پر اثر پڑتا ہے۔ ورزش کرنے اور بھاگنے کی حالت میں جب جلد جلد سانس لینا پڑتا ہے۔ تو خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ صحت میں مذکورہ بالا حالات کی تبدیلی سے خون کا دباؤ کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔

واضح رہے کہ تمام اشخاص میں خون کا دباؤ یکساں نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر شخص کے خون کا دباؤ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ لیکن خون کے طبعی دباؤ کا ایک اوسط معیار قائم کر لیا ہے۔ جب خون کا معیار اس دباؤ سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ یا کم ہو جاتا ہے۔ تو اس کو مرضی حالت میں شمار کیا جاتا ہے۔

مذکورہ معیار ایک خاص آلہ کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے۔ جو خون کے معیار کو معلوم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ چنانچہ ایک سال بچے میں اس آلہ کے ذریعہ معلوم کیا ہوا خون کا دباؤ ۷۰ ملی میٹر ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں اس کی عمر بڑھتی جاتی ہے۔ اس دباؤ میں بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اکیس سالہ نوجوان میں قلب کی قوت انقباضی کی حالت میں خون کا دباؤ ۱۲۰ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد بڑھاپے تک سوائے عارضی تغیرات کے خون کا دباؤ عموماً بڑھتا ہی رہتا ہے۔ چنانچہ بڑھاپے میں یہ دباؤ ۱۵۰ سے ۱۶۰ ملی میٹر تک پہنچ جاتا ہے۔

عورتوں کے خون کا دباؤ اسی عمر کے مردوں کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔

اسباب اس مرض کا سب سے بڑا اہم سبب شرائین کی صلابت ہے۔ خواہ اس صلابت شرائین کا سبب کچھ ہی ہو۔ اس کے علاوہ گردہ۔ کلاہ گردہ اور غدہ نخامیہ کے بعض امراض بھی اس کا موجب ہوتے ہیں۔

عارضی فشار الدم جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ روزانہ مختلف قسم کے ہیجانات کے باعث واقع ہوتا ہے۔ لیکن مزمن قسم کا فشار الدم دماغی وجسمانی محنت کی کثرت اور رنج وتفکرات سے لاحق ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں دائمی قبض۔ تمباکو نوشی کی افراط خصوصاً جبکہ اس کے ساتھ شراب نوشی کا بھی شغل ہو، اسے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

یہ مرض عموماً چالیس اور پچاس سال کی عمر کے لوگوں کو ہوتا ہے اور مردوں کو عورتوں کی بہ نسبت زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ پستہ قد موٹے تازے مردوں کو ہوتا ہے۔ جو خوب کھاتے پیتے اور دموی مزاج کے ہوتے ہیں۔ مزاج کے لحاظ سے ایسے اشخاص عموماً زندہ دل ہوتے ہیں۔ ایام شباب میں عیش وعشرت سے لطف اندوز ہوتے لیکن اس کے بعد زندگی کی مسرتوں سے متنفر ہو جاتے ہیں۔ شراب اور تمباکو نوشی کے عادی ہوتے ہیں

علامات جب کسی شخص کو یہ مرض لاحق ہونے والا ہوتا ہے۔ تو وہ یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کی صحت روز بروز گرتی جاتی ہے۔ جب وہ تیز چلتا ہے یا سیڑھیوں پر چڑھتا ہے۔ تو اس کا سانس پھولنے لگتا ہے۔ بعض مریض اپنے دل پر ایک خاص قسم کا دباؤ سا محسوس کیا کرتے ہیں یا ان کو اختلاج قلب ہوتا ہے۔

بعض مریض پہلے خفیف دماغی تکالیف محسوس کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً دردسر ہونے لگتا ہے۔ چکر آنے لگتے ہیں۔ نیند کم ہو جاتی ہے۔ اور دماغی کام کرنے کی قوت گھٹ جاتی ہے — اگر مریض کے جسم کا امتحان کیا جائے، تو مریض کا دل بڑھا ہوا پایا جاتا ہے۔ خصوصاً دل کا بایاں بطن ضرور بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ نبض صلب و متواتر چلتی ہے — اگر خون کا دباؤ معلوم کرنے والے آلہ سے خون کا دباؤ معلوم کیا جائے۔ تو ۱۸۰ سے ۲۰۰ تک بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے — اور خون کا یہ دباؤ دن بھر میں ہونے والے واقعات کھانے پینے، حرکت وسکون اور عوارض نفسانیہ کے باعث متغیر ہوتا رہتا ہے۔ لیکن اگر شرائین میں صلابت بہت زیادہ ہو، تو خون کا دباؤ اکثر اوقات ایک ہی معیار پر قائم رہتا ہے۔

مسماع الصدر کے ذریعہ سنی جانے والی دل کی آوازیں صاف ہوتی ہیں۔ بلکہ دل کی دوسری آواز جو اورطی کی کواڑیوں کے بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ عموماً زیادہ تیز ہوا کرتی ہے۔

بعض اوقات اس کے بعد فوراً سکتہ، صرع یا فالج ہو جاتا ہے۔ یا وجع القلب کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

انجام اس مرض کا نیک و بد انجام عروق دمویہ خصوصاً دماغ اور گردوں کے عروق دمویہ کے تغیرات پر موقوف ہے۔ طرز زندگی اور کھانے پینے کی چیزوں کا استعمال بھی اس کے انجام پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جو مریض اعتدال کی زندگی بسر کرتے اور سادہ غذائیں کھاتے پیتے ہیں۔ وہ عموماً اچھے ہو جاتے ہیں۔ یا کم از کم اس مرض کے تکلیف دہ عوارض سے محفوظ رہتے ہیں لیکن جب حالات ایسے ہوں، کہ خون کا دباؤ برابر ۲۰۰ ملی میٹر تک قائم رہے۔ تو عموماً دماغی رگوں میں انشقاق کے باعث جریان خون ہو کر مریض سکتہ فالج وغیرہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اگر خون کا دباؤ ۲۰۰ ملی میٹر یا اس سے بھی زیادہ رہنے کے باعث گردوں میں خرابی پیدا ہو جائے۔ اور آنکھ کا طبقہ شبکیہ متورم ہو جائے، تو ایسی حالت میں مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

تدابیر حفظ ما تقدم اس مرض سے محفوظ رہنے کی سب سے مقدم تدبیر یہ ہے کہ پاک صاف ہوا میں اعتدال کی زندگی بسر کی جائے۔ غذائیں سادہ زود ہضم کھائی جائیں۔ دودھ۔ مکھن۔ تازہ سبزیاں۔ اور تازہ پھل استعمال کئے جائیں۔ گوشت۔ مچھلی۔ انڈا۔ شراب، تمباکو۔ چائے اور قہوہ سے پرہیز رکھا جائے۔ علاوہ ازیں عوارض نفسانیہ مثلاً غصہ وغضب اور فکر و پریشانی سے بچایا جائے۔

علاج

فشار الدم قوی کا اصولی علاج یہ ہے، کہ خون کے دباؤ کو فوراً کم کیا جائے۔ قلب کو تسکین دی جائے۔ اور شرائین کی صلابت کو دور کیا جائے۔

خون کے دباؤ کو دور کرنے کے لئے فصد کی جائے۔ اور ناخون

خارج کیا جائے، کہ اس کا دباؤ طبعی حد تک پہنچ جائے۔ فوری طور پر فصد کھولنے سے فالج اور سکتہ کے اندیشے دور ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے فصد نہ کھولی جا سکے، تو فوراً حقنہ کریں۔ اور ویسے بھی ہمیشہ قبض کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ بلکہ دوسرے تیسرے روز کوئی ملین دوا رات کو استعمال کرتے رہیں۔ تاکہ صبح کو اجابت بافراغت ہوتی رہے۔

فصد یا حقنہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد تسکین قلب کے لئے یہ نسخہ دیں۔

نسخہ شدہ تجربہ :- خمیرہ مروارید پانچ ماشہ کھا کر اوپر سے لعاب بہدانہ تین ماشہ۔ شیرہ عناب پانچ دانہ۔ شیرہ تخم کاہو تین ماشہ۔ عرق گاؤزبان چھ تولہ۔ عرق شاہترہ چھ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلائیں۔ یا یہ نسخہ دیں :-

نسخہ مجرب :- طباشیر۔ زہر مہرہ۔ کہربا شمعی۔ صدف صادق ہر ایک ایک ماشہ کو باریک پیس کر مفرح بارد جواہر والی پانچ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے عرق گاؤزبان دس تولہ۔ عرق کیوڑہ دو تولہ۔ شربت صندل دو تولہ ملا کر پلائیں۔ شرائین کی صلابت کے ازالہ کے لئے ماء الجبن پلائیں یا عرق شیر، عرق ماء الجبن ہر ایک چھ تولہ میں شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر دیں۔ یا بکری کے دودھ دس تولہ میں شربت عناب دو تولہ ملا کر پلائیں ـــــ اور دودھ روزانہ دو تولہ بڑھاتے رہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی تھوڑا تھوڑا شربت عناب اضافہ کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ دودھ کی مقدار چالیس تولہ تک۔ اور شربت پانچ تولہ تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد اسی طرح بتدریج کم کر کے پہلی مقدار تک پہنچائیں۔

مریض کو نیند نہ آتی ہو، تو سر پر روغن کدو۔ اور روغن کاہو ملا کر لگائیں۔ اور حب شفا ایک عدد کھلائیں۔ یا چھوٹی چندن بوٹی کو پیس کر بقدر چار ماشہ کھلائیں۔ اور اوپر سے عرق شیر پندرہ تولہ میں شربت عناب دو تولہ ملا کر پلائیں۔

علاوہ ازیں مسکن اعظم اور خمیرہ اجملی جواہر والا کا استعمال فشار الدم قوی میں نہایت مفید ہے۔ حیرت انگیز اثر دکھاتا ہے۔ چنانچہ جن لوگوں کو یہ شکایت ہو ان کو مسکن اعظم ایک عدد تازہ پانی کے ہمراہ روزانہ صبح کو کھلائیں۔ اور خمیرہ اجملی جواہر والا چھ ماشہ شام کو دیں۔

اگر آتشک اس مرض کا سبب ہو، تو اس کا علاج کریں۔ اور روزانہ صبح کو نقوع شاہترہ پلائیں۔

غذا اور پرہیز غذائیں زود ہضم دیں۔ ٹھنڈے سبز ترکاریاں مثلاً گھیا۔ پالک تورئی۔ خرفہ۔ اور پرول وغیرہ روٹی کے ساتھ کھلائیں۔ دودھ۔ دہی۔ مکھن ہضم کے مطابق استعمال کرائیں۔ پھلوں میں سے سیب سنترہ۔ انگور۔ ناشپاتی مناسب ہیں۔ ان کے علاوہ تمام گرم و خشک چیزوں، اور نافخ بادی غذاؤں سے پرہیز کرائیں لال مرچ۔ گرم مسالہ۔ گوشت۔ مچھلی۔ انڈے۔ باقلا۔ ماش کی دال، اروی وغیرہ بالکل نہ کھائیں۔

منتخب مجربات و مرکبات

اکسیر قلب یہ دوا مسکن و مفرح قلب ہے۔ نیز دماغ و جگر کو تقویت بخشتی ہے۔ اور ضعف قلب۔ اختلاج قلب اور فشار الدم قوی کو زائل کرتی ہے۔

نسخہ :- طباشیر کبود۔ گشنیز خشک، صندل سفید۔ الائچی سفید۔ کہربا۔ زہر مہرہ خطائی ہر ایک، پانچ تولہ۔ نارجیل دریائی تین تولہ۔ کشتہ عقیق دو تولہ۔ کشتہ مرجان ایک تولہ۔ ورق نقرہ تین ماشہ سب کو نہایت باریک کھرل کر کے چھان کر شیشی میں رکھیں۔

مقدار خوراک و ترکیب استعمال • فشار الدم قوی (ہائی بلڈ پریشر) میں یہ دوا بقدر تین ماشہ عرق شیر، عرق ماء الجبن ہر ایک چھ تولہ۔ شربت عناب تین تولہ کے ساتھ کھائیں۔ اختلاج قلب وغیرہ میں رُب سیب یا رُب بہی میں ملا کر چٹائیں۔

دوائے مسکن قلب فشار الدم قوی میں تسکین قلب کے لئے مفید ہے۔

نسخہ :- کشتہ عقیق۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ یشب ہر ایک ایک تولہ ورق نقرہ کلاں ایک دفتری۔ ورق طلا اکیس عدد۔ ست گلو۔ تخم بلنگو۔ الائچی خورد۔ مغز کنول گٹہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ مروارید تین ماشہ۔ سب کو باریک کھرل کر کے رکھیں۔

مقدار خوراک :- چار چار رتی یہ دوا شربت سیب یا شربت صندل ایک تولہ میں ملا کر چاٹیں۔

(لو بلڈ پریشر Low blood pressure)

فشار الدم ضعیف یعنی خون کے دباؤ کی کمی کوئی مستقل مرض نہیں ہے۔ جن اسباب سے قلب کی قوت انقباض سست ہو جاتی ہے یا عروق شعریہ (بال جیسی باریک رگیں) کشادہ ہو جاتی ہیں۔ انہی اسباب سے خون کا دباؤ بھی کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خون کا طبعی دباؤ اسی حالت میں صحیح رہتا ہے جبکہ قلب کی قوت انقباض اور رگوں کی لچک صحیح حالت میں رہے۔

اسباب ان تمام مزمن امراض سے خون کے دباؤ میں کمی آجاتی ہے جو عام جسمانی کمزوری پیدا کرتے اور قلب کی قوت انقباضی کو سست کرتے ہیں۔ مثلاً سل و دق۔ نمونیا۔ تپ محرقہ وغیرہ علاوہ بعض حاد امراض مثلاً خناق وغیرہ میں بھی ان کے جراثیم کا زہریلا اثر قلب پر پڑتا ہے۔ اور اس کی تاثیر سے قلب کی قوت انقباضی سست ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض خارجی سمیات مثلاً افیون۔ تمباکو وغیرہ کے اثر سے یا بعض نفسانی جذبات مثلاً خوف۔ شرمندگی وغیرہ سے بھی قلب کی قوت انقباضی کم ہو جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے خون کے دباؤ میں کمی لاحق ہوتی ہے۔

علامات جب کسی مریض کے خون کے دباؤ میں کمی لاحق ہوتی ہے۔ تو مریض اپنے جسم میں کمزوری محسوس کرنے لگتا ہے۔ متلی ہونے لگتی ہے۔ اس کا سر چکرانے لگتا ہے اور بے ہوشی کا دورہ بھی ہو جاتا ہے۔ اگر خون کے دباؤ کی کمی مستقل ہو۔ یعنی عرصہ تک رہے تو مریض میں کمزوری کا عام احساس پایا جاتا ہے۔ اس کی طبیعت کسی کام میں نہیں لگتی۔ وہ بہت جلد تھک جاتا ہے اور اس پر اکثر غنودگی اور سستی چھائی رہتی ہے۔ اور اس کو سردی زیادہ لگتی ہے۔

علاج اگر خون کے دباؤ کی کمی وقتی عارضی ہو، تو مریض کو چت لٹا کر اس کے سر کو قدرے نیچے کر دیں۔ صرف اسی تدبیر سے اس کی حالت درست ہو جائے گی۔ لیکن اگر خون کے دباؤ کی کمی مستقل ہو، تو قلب اور شرائین کو تقویت دینے والی تدابیر استعمال کریں۔ اس غرض کے لئے بدن کی مالش کرائیں۔ سرد پانی سے غسل کرائیں۔ مشک۔ کچلے اور سم الفار کے مرکبات کھلائیں۔ مثلاً صبح و شام جواہر مہرہ نصف رتی دوا المسک معتدل جواہر والی چھ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ یا کشتہ فولاد ۲ دو چاول، معجون جالینوس لونی چھ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے عرق ماء اللحم خاص چار تولہ، عرق عنبر چار تولہ عرق مصفی خون چار تولہ میں مصری ۲ دو تولہ ملا کر پلائیں۔ کھانا کھانے کے بعد معجون ازراقی تین تین ماشہ دیں۔ یا صبح و شام کشتہ فولاد دو چاول۔ معجون فنجنوش سات ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے عرق چوب چینی چھ تولہ۔ عرق عنبر چھ تولہ میں شربت مویز ۲ دو تولہ ملا کر پلائیں۔ ان کے علاوہ کشتہ سم الفار ۲ دو چاول ملائی میں لپیٹ کر کھلائیں۔ یا حب خاص ایک عدد دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

غذا و پرہیز خون کے دباؤ کی کمی میں ایسی دوائیں استعمال کریں۔ جو جسم میں خون کی پیدائش کو بڑھانے والی اور قلب کو قوت دینے والی ہوں۔ مثلاً پرندوں کا گوشت کھلائیں۔ بکری کے گوشت کا شوربا یا یخنی دیں۔ مچھلی اور نیم برشت انڈا۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن اور بالائی کھلائیں۔ مغزیات مثلاً مغز بادام۔ مغز چلغوزہ۔ مغز پستہ کاجو وغیرہ دیں۔ تازہ میٹھے میوے مثلاً سیب۔ انگور۔ ناکھ۔ انجیر وغیرہ دیں۔ بڑے جانوروں کے گوشت۔ آلو بینگن۔ گوبھی۔ چقندر۔ کرم کلہ۔ مولی۔ سرکہ اور دوسری ترشیوں سے پرہیز کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ جواب میں تاخیر ہوگی۔ جوابی امور کے لئے ٹکٹ بھی روانہ فرما دیں۔

(گونوریا (Gonorrhoea

فساد خون سے تعلق رکھنے والے جس قدر بھی امراض ہیں - ان میں سوزاک اور آتشک خاص اہمیت رکھتے ہیں - ان مریضوں میں خون کے اندر ان امراض کا ایسا زہر داخل ہو جاتا ہے کہ اس کا خارج ہونا دشوار ہو جاتا ہے - یہ امراض صرف مریض ہی تک محدود نہیں رہتے - بلکہ متعدی ہونے کی وجہ سے دوسرے تندرست آدمیوں کو بھی لگ جاتے ہیں - بیوی کا محفوظ رہنا تو ناممکن ہوتا ہے - اور پھر ان کا سلسلہ اولاد تک چلتا ہے - اور ناکردہ گناہ معصوم بچے اپنے والدین کے گناہوں کی سزا بھگتتے ہیں -

سوزاک و آتشک کی ان ہی خباثتوں کی وجہ سے ان کو خصوصیت سے امراض خبیثہ کہا جاتا ہے -

ماہیت سوزاک ایک شدید متعدی مرض ہے - اس میں مجری بول (پیشاب کی نالی) متورم ہو جاتی ہے اور اس سے پیپ آنے لگتی ہے - جب یہ مرض پرانا ہو جاتا ہے تو پیشاب کی نالی میں قرحہ ہو جاتا ہے - اور اس کو قرحہ سوزاک (گلیٹ) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے -

اسباب تحقیقات جدیدہ کی رو سے اس مرض کا سبب خاص جراثیم ہوتے ہیں - جن کو کرویات سوزاک" کہتے ہیں - اور تندرست انسان کے جسم میں ان جراثیم کے پہنچنے کا ذریعہ فاحشہ بازاری عورتوں کے ساتھ مجامعت کرنا ہے - چنانچہ جن بازاری یا دوسری فاحشہ عورتوں کو یہ مرض ہوتا ہے - ان کے ساتھ مباشرت کرنے سے تندرست مرد بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں - پھر نوجوان عیاشوں کے ذریعہ ان کی تندرست باعصمت بیویاں بھی گرفتار بلا ہو جاتی ہیں -

سوزاک انسان کے سوا دوسرے جانوروں کو نہیں ہوتا گورے لوگوں میں سیاہ فام لوگوں کی نسبت اس مرض میں مبتلا ہونے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے - اور ان میں یہ مرض زیادہ شدید ہوا کرتا ہے -

علامات جب کوئی شخص کسی فاحشہ عورت سے یا ایسی عورت سے مجامعت کرتا ہے - جو پہلے سے سوزاک میں مبتلا ہوتی ہے - تو عموماً اس کے دو تین روز بعد (گاہے پانچ سات روز بعد) پیشاب کی نالی سوج جاتی ہے - اس میں خارش اور جلن ہونے لگتی ہے - پیشاب سوزش اور درد سے آنے لگتا ہے - پھر ریم (پیپ) خارج ہونے لگتی ہے - جو شروع میں رقیق اور نیلگوں ہوتی ہے - لیکن تین چار روز کے بعد غلیظ اور زرد رنگ کی ہو جاتی ہے - اور بکثرت بہنے لگتی ہے - پیشاب بہت جل کر آنے لگتا ہے - اور اس کے ساتھ بہت شدید درد ہوا کرتا ہے - پیشاب کی نالی کا منہ سوج جاتا ہے جنگاسوں (کنج ران) کی گلٹیاں سوج جاتی ہیں - پشت - کمر اور کولھوں میں کھچاؤ کے ساتھ درد ہونے لگتا ہے - بعض اوقات بخار بھی ہو جاتا ہے قبض کی شکایت ہو جاتی ہے - بھوک کم لگتی ہے - یا بالکل ہی جاتی رہتی ہے گاہے عضو مخصوص متورم ہو جاتا ہے اور اسمیں ا ہوتا ہے کہ کپڑے کے رگڑ کو بھی برداشت نہیں کرسکتا - گاہے پیشاب کی نالی اتنی سوج جاتی ہے کہ پیشاب بند ہو جاتا ہے - یا اس سے خون بہنے لگتا ہے پندرہ بیس روز تک یہ حالت رہنے کے بعد علامات میں تخفیف شروع ہو جاتی ہے - سوزش کم ہو جاتی ہے - اور پیپ کم آنے لگتی ہے -

اگر ابتدا ہی سے باقاعدہ علاج کیا جائے - تو جملہ عوارض دور ہو کر قطعی طور پر آرام ہو جاتا ہے - لیکن اگر مناسب علاج میسر نہ آئے - اور بدپرہیزی کی جائے، تو ورم پیشاب کی نالی کے پچھلے تنگ حصے میں پہونچ جاتا ہے - اور یہ عموماً ابتدا مرض سے پندرہ

روز کے بعد ہوتا ہے۔ اس وقت بار بار تھوڑا تھوڑا پیشاب نہایت جلن اور درد کے ساتھ آتا ہے۔ اس میں کسی قدر خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ پیڑو کے مقام پر درد اور گرانی کا احساس ہوتا ہے۔ بدن میں ضعف کا غلبہ ہوتا ہے۔

ورم کا نالی کے پچھلے حصے کی طرف پھیلنا خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے غدۂ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) خصیتین (ٹیسٹی کلز) اور اوعیہ منی بھی متورم ہو جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے تکلیف دہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر یہی صورت سوزاک مزمن (قرحہ) کا سبب بن جاتی ہے۔

سوزاک مزمن میں عرصہ تک کبھی کم اور کبھی زیادہ پیپ آنے لگتی ہے۔ گاہے بالکل بند ہو جاتی ہے۔ اور کسی خاص قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن جوں ہی کوئی گرم چیز مثلاً لال مرچ گرم مسالہ۔ انڈے۔ کباب وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں تو پیشاب جل کر آنے لگتا ہے۔ اور پیپ کی آمد بھی شروع ہو جاتی ہے۔ گاہے پیپ صرف اس قدر ہوتی ہے کہ اس سے پیشاب کی نالی کا دہانہ چپکا رہتا ہے۔ یا صبح کو نیند سے بیدار ہونے کے بعد حشفہ دبانے سے قدرے ریم نکلتی ہے۔ اور یہ سلسلہ عرصہ دراز تک جاری رہتا ہے۔

جب سوزاک مزمن عرصہ دراز تک جاری رہتا ہے۔ یا جب اس کا حملہ بار بار ہوتا ہے، تو مجری البول میں رطوبت کے اجتماع کے باعث پیشاب کا سوراخ تنگ ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات پیشاب کی نالی کا زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ لیکن مقام زخم پر کچھ زائد فاسد ریشے پیدا ہو کر پیشاب کی نالی کو تنگ یا بالکل بند کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں پیشاب کرتے وقت مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ قطرہ قطرہ پیشاب خارج ہوتا ہے۔ یا پیشاب بالکل ہی خارج نہیں ہوتا۔ اور اس صورت میں پیشاب کا زہر تمام بدن میں پھیل کر مریض کی ہلاکت کا سبب ہوتا ہے۔

تدابیر حفظ ماتقدم اس مرض سے محفوظ رہنے کی سب سے اچھی تدبیر تو یہی ہے کہ انسان فاحشہ بازاری عورتوں سے اپنے آپ کو بچائے اور فعل زنا کا مرتکب ہو کر "خسر الدنیا والآخرۃ" کا مصداق نہ بنے۔ لیکن اگر بدبختی سے اختیاری یا غیر اختیاری طور پر سوزاک کی مریضہ سے مجامعت کا اتفاق ہو جائے۔ تو بعد فراغت عضو مخصوص کو نیم گرم پانی اور صابون سے دھو ڈالے۔ اس کے بعد مرکری لوشن (ایک ہزار میں ایک طاقت کا) میں پانچ منٹ تک عضو مخصوص کو ڈبوئے رکھے۔ اور پروٹارگول سولیوشن (ایک ہزار میں ایک طاقت کا) کی پچکاری پیشاب کے سوراخ میں کرے۔

علاوہ ازیں مریض سوزاک کے مستعملہ پاجامے یا دھوتی کے پہننے سے پرہیز کریں۔"

علاج

اصول علاج جوں ہی کسی شخص میں اس مرض کے آثار شروع ہوں۔ سب سے پہلے کوئی دست آور دوا دیں۔ تاکہ دو تین دست آکر آنتیں صاف ہو جائیں۔ اس کے بعد ٹھنڈی پیشاب لانے والی دوائیں استعمال کرائیں۔ جب پیشاب کی سوزش کم ہو جائے۔ اور پیشاب کی نالی پیپ سے پاک صاف ہو جائے۔ تو زخم کو بھرنے والی دوا استعمال کرائیں لیکن اگر سرد مدر دواؤں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہوا نظر نہ آئے تو ان کے ساتھ ایسی دوائیں استعمال کرائیں جو جلن کو تسکین دینے اور ساتھ ہی زخم کو بھرنے والی ہوں۔ پرانے سوزاک میں پہلے قوی مدر دوائیں استعمال کرائیں۔ پھر قرحہ کو بھرنے والی دوائیں دیں۔ اور پچکاری استعمال کریں لیکن اگر سوزاک بہت پرانا ہو تو پہلے مصفی خون دوائیں پلائیں۔ پھر مسہل دیں۔ بعد ازاں مدرات کے ذریعہ پیشاب کی نالی کو مواد سے پاک صاف کر کے قرحہ کو بھرنے والی دوائیں کھلائیں۔ پلائیں۔

سوزاک کے شروع ہوتے ہی سب سے پہلے صبح و شام یہ نسخہ مدر پلائیں

نسخہ: شیرہ تخم خیارین۔ شیرہ تخم خربزہ۔ شیرہ گوکھرو ہر ایک تین ماشہ پانی میں نکال کر شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں

یا یہ نسخہ آب زلال فالسہ پیشاب لانے کے لئے پلائیں:۔

آب زلال فالسہ سوزاک میں پیشاب لاتا۔ اور جلن کو دور کرتا ہے۔ نسخہ:۔ پوست فالسہ شکری ایک تولہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو صاف پانی نتھار کر شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر اس کو زیادہ قوی الاثر بنانا چاہیں۔ تو روغن صندل — یا روغن بلساں ایک ماشہ۔ بتاشہ یا مصری کی ڈلی پر ڈال کر کھلائیں اور پر سے مذکورہ آب زلال فالسہ پلائیں۔ یا گوند پاؤڈر تین ماشہ صبح کو کھلا کر تازہ پانی پلائیں۔ یا صبح و شام سفوف سرخ تین ماشہ

کھلا کر اوپر سے وہی آب زلال پوست فالسہ پلائیں۔ پیشاب کی جلن اور خون کی آمد کو روک دیتا ہے۔

سفوف سُرخ پیشاب کی سوزش کو بہت جلد دور کر دیتا ہے۔ علاوہ اسہال و پیچش کثرت حیض اور سیلان الرحم میں بھی مفید ہے۔

نسخہ:- گیرو چار تولہ۔ پھٹکری بریاں ایک تولہ دونوں کو باریک پیس کر سفوف بنائیں۔ یا پیشاب کی سوزش کو دور کرنے یا پیشاب خوب لانے کے لئے تخم سروالی سات ماشہ لے کر رات کو مٹی کے برتن میں پانی ڈال کر شبنم میں رکھ دیں صبح کو چھان کر شربت بزوری معتدل چار تولہ ملا کر پلائیں۔ یا صبح کو آب زلال پوست فالسہ یا مذکورہ آب زلال سروالی پلائیں۔ اور شام کو بادیان، تخم خیارین۔ گوکھرو۔ تخم سروالی ہر ایک سات ماشہ کو پانی میں پیس چھان کر شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں۔

علاوہ ازیں عرق سوزاک۔ سوزاک کی شدت میں خفت پیدا کرنے اور پیشاب کی سوزش کو تسکین دینے کے لئے عجیب و غریب چیز ہے۔

نسخہ عرق سوزاک۔ سبز دھنیئے کا پانی دس تولہ۔ برانڈی شراب دو تولہ۔ روغن صندل چھ ماشہ تینوں کو باہم ملا کر شیشی میں رکھیں۔ بس عرق سوزاک تیار ہے۔ ایک ایک تولہ یہ عرق سوزاک دن میں تین بار صبح۔ دوپہر اور شام کو پلائیں۔

اگر سبز دھنیا دستیاب نہ ہو، تو خشک دھنیا پانچ تولہ کو تیس تولہ پانی میں بھگوئیں۔ صبح کو جوش دیں۔ جب دس تولہ پانی رہ جائے۔ چھان کر کام میں لائیں۔

اگر اس کے استعمال سے بھی صورت افاقہ نظر نہ آئے۔ تو پہلے سفوف اندری جلاب، یا سفوف مدر۔ یا سفوف البقر استعمال کرائیں۔ تاکہ پیشاب کی نالی کا زخم ریم سے پاک صاف ہو جائے۔ اس کے بعد سفوف مامیران، سفوف کشتہ قلعی وغیرہ استعمال کرائیں۔

اگر سوزاک بہت پرانا ہو جائے۔ تو پچکاری کریں۔ اور سفوف کشتہ قلعی پانچ ماشہ کھلا کر اوپر سے نقوع شاہترہ پلائیں (نقوع شاہترہ آتشک میں مذکور ہے)۔

پرانے سوزاک کے علاج میں زیادہ بہتر یہ ہے کہ پہلے پندرہ بیس روز تک نقوع شاہترہ بطور منضج پلائیں۔ اس کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل دیں۔ پھر سفوف کشتہ قلعی پانچ ماشہ روزانہ صبح کو نقوع شاہترہ کے ساتھ کھلائیں۔ یا جو ہر منقی دو چاول مویز منقی میں رکھ کر گولی سی بنا کر نگل جائیں۔ اوپر سے دودھ پئیں۔

پرانے سوزاک کے لئے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے اس کے استعمال سے کرمیات سوزاک (سوزاک کے جراثیم) ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور تمام عوارض رفع ہو جاتے ہیں — صبح کو سفوف اندری تین ماشہ کھلا کر تازہ پانی پلائیں۔ شام کو مصفی جدید دو عدد کھلائیں۔ اور رات کو سوتے وقت حب کا ۲ عدد کھلا دیا کریں۔ اگر سوزاک کے ساتھ جریان کی بھی شکایت ہو، تو سفوف جریان سوزاکی چھ ماشہ کھلائیں۔

پرانے سوزاک میں دوا رکٹھائی والی بھی بہت مفید ہے۔ بقدر ڈیڑھ ماشہ کھلا کر اوپر سے شربت بزوری چار تولہ پانی میں ملا کر پلائیں۔

لغوظ سوزاکی سوزاک کی حالت میں بعض مریضوں کی شہوت بڑھ جاتی ہے۔ لغوظ بہت شدت سے پیدا ہوتا ہے جس کے باعث زخم کے انگور پھٹ جاتے ہیں۔ جب مریض کے عضو میں لغوظ پیدا ہو تو اٹھ کر ٹہلنا اور عضو خاص پر ٹھنڈا پانی ڈالنا مفید ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص میں شہوت بہت ہی زیادہ ہو، تو افیون تین ماشہ کو اسپرٹ چار تولہ میں حل کر کے عضو مخصوص پر لگائیں اور یہ گولیاں کھانے کے لئے دیں۔

حب برائے لغوظ سوزاکی کافور ۹ ماشہ افیون ایک ماشہ دونوں کو پیس کر سولہ گولیاں بنائیں ایک گولی صبح ایک دوپہر اور ایک شام کو پانی کے ساتھ دیں۔

غذا اور پرہیز۔ سوزاک کے مریض کو ٹھنڈی اور پیشاب لانے والی غذائیں دیں۔ مثلاً دودھ۔ چاول۔ کھیر۔ فیرنی اور ساگودانہ وغیرہ ان کے علاوہ مونگ، ارہر کی دال، گھیا۔ ٹنڈے۔ تری جیسی ترکاریاں اور روٹی بھی دے سکتے ہیں۔

دودھ اور سوڈا خوب پلائیں۔ اس سے پیشاب خوب آتا ہے اور اس کی حدت کم ہوتی ہے۔

ہر قسم کی گرم و خشک اور قابض چیزوں سے پرہیز کریں۔ لال مرچ گرم مسالہ اور ادرک جیسی چیزیں بالکل استعمال نہ کریں۔ چلنے پھرنے محنت مشقت کرنے اور مجامعت سے بچیں۔

سوزاک میں پچکاری کا استعمال

سوزاک میں کھانے کی دوا کے علاوہ اگر مقامی طور پر پچکاری بھی استعمال کی جائے۔ تو اکثر مفید ثابت ہوتی ہے لیکن صرف پچکاری استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔

پچکاری لگانے کی ترکیب یہ ہے کہ اول مریض پیشاب سے فراغت حاصل کر کے چار زانو ہو کر بیٹھ جائے۔ اور ایک شیشہ کی پچکاری لیں جس کے دہانے کے کنارے تیز چبھنے والے نہ ہوں۔ اس پچکاری کا منہ دوا کے پانی میں ڈال کر اس کا دستہ اوپر کی طرف کھینچیں۔ پانی پچکاری کے اندر بھر جائے گا۔ اس کے بعد قضیب کو بائیں ہاتھ سے اوپر پیڑو کی طرف اٹھا کر دائیں ہاتھ سے پچکاری کا سرا قضیب کے سوراخ میں داخل کریں۔ اور دستہ کو آہستہ آہستہ دبائیں۔ تاکہ اس کے دباؤ سے پچکاری میں بھرا ہوا پانی پیشاب کی نالی میں پہنچ جائے۔ اس کے بعد پچکاری کو الگ کر دیں۔ اور قضیب کے سوراخ کو ہاتھ سے تھوڑی دیر دبائے رکھیں تاکہ دوا پیشاب کی نالی میں دو تین منٹ رکی رہے۔ اس کے بعد چھوڑ دیں تمام پانی خارج کر دیں۔ ایسی ہی پچکاری ایک ہی وقت میں تین بار کریں اور ایک دن میں تین بار کریں۔ ایک بار میں پچکاری کے ذریعہ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک محلول پہنچانا چاہئے۔

مسیح الملک رح کے معمولات و مجربات

ایک مریض کو دو ماہ سے جلن کے ساتھ پیشاب آتا تھا۔ اور اس کے ساتھ پیپ بھی خارج ہوتی تھی۔ رات کو احتلام ہو جاتا تھا۔ جس سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا تھا ــــ سوزاک تشخیص کر کے مندرجہ ذیل دوائیں تجویز کی گئیں:۔

عرق سوزاک ایک ایک تولہ صبح۔ دوپہر اور شام۔ دن میں تین تین بار پینے کے لئے تجویز کیا گیا۔ اور غذا میں دودھ چاول بغیر مٹھاس کے کھانے کے لئے ہدایت کی گئی۔

اس کے پانچ روز کے استعمال سے جلن کم ہو گئی۔ پیپ میں بھی کمی آگئی۔ تب یہ دوائیں تجویز کی گئیں جن کے تین چار ہفتے کے استعمال سے سب شکایتیں دور ہو گئیں۔

صبح کو دوائے سوزاک تین ماشہ کھا کر اوپر سے شیرہ تخم خیارین شیرہ خار خسک۔ شیرہ تخم خربزہ ہر ایک تین ماشہ پانی میں نکال کر شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں۔

شام کو کرٹھائی والی دوا ڈیڑھ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت بزوری چار تولہ پانی میں ملا کر پلائیں۔

ایک شخص دو سال سے سوزاک میں مبتلا تھا مختلف علاج کرا چکا تھا۔ حتیٰ کہ انجکشن بھی لے چکا تھا لیکن اس مرض کا استیصال نہیں ہوا تھا۔ پیشاب کی جلن ضرور کم ہو گئی تھی لیکن پیپ برابر آتی تھی۔ صبح کو پیشاب رک رک کر تکلیف کے ساتھ آتا تھا۔ گرم چیزیں کھانے سے پیشاب زیادہ جل کر آنے لگتا تھا۔ اور پیپ کی آمد میں بھی اضافہ ہو جاتا تھا۔ اس کے لئے حکیم صاحب نے مندرجہ ذیل دوائیں تجویز فرمائی تھیں:۔

صبح کو جوہری ایک عدد پانی کے گھونٹ سے نگل لیا کریں۔ (چبائیں نہیں)

شام کو کرٹھائی والی دوا کا ایک قرص کھا کر شربت بزوری چار تولہ پانی میں ملا کر پئیں۔

نیلا تھوتھا بریاں تین ماشہ کتھ سفید چھ ماشہ۔ پھٹکری بریاں تین ماشہ۔ تینوں کو ایک بوتل پانی میں حل کر کے چھان کر رکھیں اور اس پانی سے پیشاب کی نالی میں دو تین بار پچکاری کریں۔

ان دواؤں کے دو ڈیڑھ ماہ کے استعمال سے آرام ہو گیا۔

منتخب مجربات و مرکبات

سفوف مدر کیسی ہی سوزش اور جلن ہو۔ اس سفوف کے استعمال سے پہلے ہی روز رفع ہو جاتی ہے۔ مجرب ہے۔ مگر اس دوا کو تین دن تک پئیں۔ تاکہ زخم خوب صاف ہو جائے۔

نسخہ:۔ زیرہ سفید۔ برگ انار۔ آملہ خشک۔ دھنیا خشک

—— ہرایک سات ماشہ کو کوٹ چھان کر ایک مٹی کے برتن میں ڈال دیں - پھر اس میں پانچ سیر پانی ڈالیں - اور رات بھر شبنم میں رکھیں - علی الصباح (سورج نکلنے سے پہلے) اس کا پانی ہلا ہلا کر ایک ایک گلاس جلد جلد سب کا سب پی لیں - کوئی خوف نہ کریں - دوسرے تیسرے گلاس کے بعد سے پیشاب آنا شروع ہو جائے گا -

سفوف البقر

ہر قسم کے سوزاک میں مفید ہے پہلے ہی روز کے استعمال سے سوزش موقوف ہو جاتی ہے

نسخہ :- کیلہ کی جڑ کا پانی ایک سیر - شورہ قلمی بیس تولہ - دونوں کو ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں - یہاں تک کہ پانی خشک ہو جائے - اس کے بعد خشک ہونے پر باریک پیس کر رکھیں - اور بقدر ڈیڑھ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت بزوری چار تولہ پانی میں ملا کر پئیں - صبح و شام استعمال کریں

شورہ قائم النار

سوزاک اور بندش پیشاب میں مفید ہے بھسموں کو بھی کام آتا ہے - ہر شے کو قایم کرتا ہے - نسخہ :- چوب چینی - کباب چینی - دار چینی - ریوند چینی ہرایک ایک تولہ لے کر باریک پیسیں - اور دو مٹی کے پیالوں میں لیپ کر دیں - جب خشک ہو جائیں - تو ان پیالوں میں شورہ قلمی دو تولہ رکھیں - اور گل حکمت کر کے پانچ سیر اوپلوں کی بھڑکہ آگ دیں - ٹھنڈا ہونے کے بعد نکال لیں - بوقت ضرورت ایک ماشہ دودھ کی لسی کے ساتھ کھائیں -

سفوف اندری جلاب

پیشاب بکثرت لاتا ہے - پیشاب کی نالی کو پیپ سے پاک صاف کرتا ہے - نسخہ :- شورہ قلمی چھ ماشہ - الائچی خورد نو ماشہ - جوکھار ایک تولہ - تینوں کو باریک پیس کر دو پڑیہ بنائیں - اور گائے یا بکری کے دودھ دو سیر میں پانی دو سیر ملا کر لسی بنائیں - اور مٹی کی صراحی یا کورے گھڑے میں رکھیں - صبح کو ایک پڑیہ کھا کر اوپر سے دودھ کی لسی پئیں - اور تھوڑی تھوڑی دیر میں پی کر لسی کو ختم کر دیں - دوپہر کے وقت دوسری پڑیہ کھا کر باقی لسی پئیں - غذا میں رات کو دودھ چاول کھائیں -

جوہر سکپور

نئے اور پرانے سوزاک میں فائدہ دیتا ہے - آتشک اور سوزاک اگر دونوں اکٹھے ہوں، تو اس صورت میں بھی فائدہ دیتا ہے - نسخہ :- سکپور - کافور ہرایک پانچ تولہ کو ایک پاؤ شراب برانڈی میں کھرل کریں - یہاں تک کہ خشک ہو جائے - اس کے بعد مٹی کے دو پیالوں میں رکھیں - جن کے کنارے گھس کر ہموار کر دئے گئے ہوں - دونوں کے مقام وصل کو آٹے اور کپڑے سے مضبوط کر دیں - پھر چولہے پر چڑھائیں - اور نیچے دو گھڑی آگ جلائیں - اوپر کے پیالے پر چار تہ کیا ہوا کپڑا پانی میں بھگو کر رکھیں اور اس کو برابر پانی سے تر کرتے رہیں - تین چار گھنٹے میں جوہر اڑ کر اوپر کے پیالے سے جا لگیں گے - سرد ہونے پر پیالوں کو کھولیں - اور اوپر کے پیالے سے جوہر لے کر شیشی میں محفوظ رکھیں - بوقت ضرورت یہ جوہر بقدر چار چاول منقیٰ یا ملائی میں رکھ کر گولی سی بنا کر نگل جائیں - اوپر سے دودھ پئیں - دوا دانتوں کو نہ لگنے پائے -

حب سوزاک

جب کسی دوا سے سوزاک کو آرام نہ ہو، تو یہ نسخہ استعمال کریں - مجرب ہے -

نسخہ :- اوّل بہروزہ خام (گندہ بہروزہ) کو گرم کر کے کپڑے سے چھانیں - اس کے بعد اس میں بھنے ہوئے چنے چھیل کر اور باریک پیس کر ملائیں - چنے اتنے ہوں، کہ جن کے ملانے سے بہروزہ کی گولی باندھی جا سکے - اس کے بعد اتنی بڑی گولی بنائیں، کہ ہرایک گولی میں چار رتی بہروزہ آ جائے - ایک ایک گولی صبح و شام حلوے میں رکھ کر کھائیں -

دوا کڑھائی والی

سوزاک کے لئے مفید و مجرب ہے -

نسخہ :- شورہ قلمی - گندھک آملہ سار دونوں ہموزن موٹا موٹا کوٹ کر رکھیں - اب دو لوہے کی کڑاہیاں لیں - جن کے کنارے ایک دوسرے پر منطبق ہو جائیں - ایک کڑھائی میں دوا ڈال کر آگ پر رکھیں -

—— اور نیچے آگ جلائیں - جب دونوں پگھل جائیں اور ان میں آگ لگ جائے - تو فوراً ہی دوسری کڑھائی ڈھانک دیں جب شورے کا شعلہ بند ہو جائے - اور بدبو نہ آئے - اور دوا سفید ہو جائے تو باریک پیس کر سفوف بنائیں - اور اس کے نصف وزن پھٹکری بریاں باریک پیس کر ملائیں - اور بقدر ڈیڑھ ماشہ بکری کے دودھ اور شربت بزوری کے ساتھ کھائیں -

سفوف ماميراں

یہ سفوف پرانے سوزاک کو بھرنے کے لئے مفید و مجرب ہے -

نسخہ:- گوندببول۔ کتیرا۔ ماہیزن چینی ہر ایک چار ماشہ۔ گلنار چھ ماشہ۔ زرشک۔ افیون۔ زراوند مدحرج ہر ایک آٹھ ماشہ تخم خرفہ سیاہ ایک تولہ۔ بنسلوچن۔ گندھک۔ آملہ سار ہر ایک تین تولہ۔ مغز تخم خیارین پانچ تولہ نو ماشہ۔ کتیرا مقشر چھ تولہ۔ مصری سب دواؤں کے برابر۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور بوقت ضرورت چار ماشہ یہ سفوف کھا کر اوپر سے تخم خیارین۔ تخم خربزہ۔ گوکھرو ہر ایک سات ماشہ۔ پانی میں پیس چھان کر شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں۔

دوائے سوزاک

نئے اور پرانے سوزاک میں مفید ہے بارہا کی آزمودہ ہے۔ نسخہ: ست بہروزہ۔ دانہ الائچی خورد۔ کباب چینی ہر ایک پانچ تولہ۔ روغن صندل ڈھائی تولہ۔ دواؤں کو کوٹ چھان کر روغن صندل ملا کر کسی چوڑے منہ کی شیشی یا ڈبیہ میں بند کر کے رکھیں۔ بوقت ضرورت تین تین ماشہ یہ دوا صبح و شام دودھ کی لسی سے کھائیں۔

روغن سوزاک

نئے اور پرانے سوزاک میں مفید ہے نسخہ:- روغن کباب چینی، روغن بہروزہ۔ روغن صندل تینوں ہموزن لے کر ملائیں۔ اور صبح و شام اس روغن کے پانچ چھ قطرے بتاشہ یا مصری کی ڈلی پر ڈال کر کھائیں۔ اوپر سے دودھ کی لسی پئیں۔

سفوف سوزاک

نئے اور پرانے سوزاک میں مفید ہے پیشاب لاتا اور نالی کے زخم کو بھرتا ہے

نسخہ:- شورہ قلمی تین تولہ۔ دانہ الائچی خرد۔ ست بہروزہ، ہر ایک ایک تولہ۔ کباب چینی۔ بنسلوچن ہر ایک دو تولہ۔ مصری چار تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور چھ چھ ماشہ سفوف صبح و شام دودھ کی لسی سے کھائیں۔

پچکاری

جبکہ پرانے سوزاک میں پیپ آرہی ہو۔ اس کا استعمال مفید ہے۔ اگر پیپ نہ آتی ہو، تو گرم چیزیں کھلا کر پیپ کو جاری کریں۔

نسخہ:- دہی کا صاف نتھرا ہوا پانی دس تولہ لے کر دو پیالوں میں الگ الگ رکھیں۔ ایک پیالے میں طوطیائے خام دو رتی۔ اور دوسرے میں رسوت تین ماشہ بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت دونوں کو چھان کر باہم ملائیں۔ اور پچکاری میں بھر کر پیشاب کی نالی میں داخل کریں۔ حشفہ کو دبا کر دو تین منٹ تک پانی کو اندر روکے رکھیں۔ روزانہ دو بار کریں۔ اور تین روز تک اس طرح کرتے رہیں۔ اس کے بعد ایک ایک روز کے وقفہ سے تین چار روز پچکاری کریں۔

پچکاری دیگر

نیلا تھوتھا تین ماشہ۔ پھٹکری۔ پوست انار۔ برگ حنا سائیدہ کتھ سفید۔ رسوت ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو کوٹ کر ڈیڑھ سیر گرم پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح کو جوش دیں، جب تین پاؤ پانی باقی رہے چھان کر بوتل میں رکھیں۔ اور بطریق معروف پچکاری کریں۔

سوزاک زناں

بازاری فاحشہ عورتوں کو سوزاک اکثر ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ پردہ نشیں باعصمت مستورات بھی اپنے عیاش۔ بدکردار خاوندوں کی بدولت اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اور یہ ناکردہ گناہ بھی ان کے گناہوں کی سزا بھگتتی ہیں۔ مستورات عام طور پر اپنی شرم وحیا کی وجہ سے اپنے اس مرض کا اظہار نہیں کرتیں۔ یہانتک کہ ان میں مرض مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء میں سرایت کر جاتا ہے۔ اور پھر جب تک وہ زندہ رہتی ہیں۔ اس عذاب سے نجات نہیں حاصل کر سکتیں۔

اگرچہ یہ مرض باعصمت عورتوں میں ان خاوندوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ جو پہلے سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ لیکن گاہے سوزاک میں مبتلا عورت کا پاجامہ پہننے یا اس مرض کے مریض کا استعمال شدہ تولیہ استعمال کرنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

عورتوں میں سوزاک کی علامتیں

عورتوں میں اس مرض کی ابتداء یا تو پیشاب کی نالی کے سوراخ سے ہوتی ہے۔ اور یا مہبل یعنی اندام نہانی کے سوراخ سے ــــ یا دونوں مقامات سے بیک وقت یہ مرض شروع ہوتا ہے۔ اس مرض کی وجہ سے اندام نہانی کے کنارے متورم ہو جاتے ہیں۔ گرمی اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ ریم بن کر خارج ہوتی رہتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت

جلن اور درد بے حد ہوتا ہے پیشاب کی نالی کا منہ سرخ اور متورم ہو جاتا ہے۔ پیپ جاری رہتی ہے۔ اگر مرض فم رحم تک پہنچ جائے تو رحم بھی متورم ہو جاتا ہے۔ اور پیڑو کو دبانے سے درد ہوا کرتا ہے۔ کمر میں درد شدید ہوتا ہے۔ ریم کے ساتھ قدرے خون بھی خارج ہوتا ہے۔ جب مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔ تو ایام ماہواری کے وقت درد ہوتا ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) کی شکایت رہتی ہے کبھی کبھی پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے جس میں نہایت تکلیف دہ حالت ہوتی ہے۔

سوزاک کی مریضہ عورت کا اگر فوراً علاج نہ ہو، تو یہ مرض پیشاب کے سوراخ سے مثانہ تک اور اندام نہانی (ہیل) سے رحم بلکہ قاذفین (فیلوپین ٹیوبز) تک پہنچ جاتا ہے بعض اوقات خصیۃ الرحم (اوویز) تک بھی مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے باریطون (پیری ٹونیم) تک یہ مرض پہنچ سکتا ہے۔

جب یہ مرض قاذفین تک پہنچ جاتا ہے، تو وہ اپنے متصلہ اعضاء کے ساتھ پیوستہ ہو جاتی ہیں۔ اور عام طور پر یہی کیفیت ہے۔ جس کے باعث عورتیں بانجھ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ لہٰذا جس طرح سوزاک کی وجہ سے مرد کے مادہ منویہ سے جراثیم منویہ فنا ہو جاتے ہیں۔ یا مضمحل ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اور ان سے استقرار حمل نہیں ہوتا اسی طرح عورتوں میں قاذفین کے ناکارہ ہو جانے کے باعث وہ اولاد سے محروم رہ جاتی ہیں۔

علاج

عورتوں میں سوزاک کا علاج مردوں کی نسبت بہت ہی دشوار ہے۔ ان میں صفائی کی بہت زیادہ ضرورت ہے چنانچہ ان کے علاج میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ روزانہ اندام نہانی کو نیم کے پتوں کے جوشاندہ یا پھٹکری کے محلول یا پرمنگنیٹ آف پوٹاش کے محلول لوشن سے دھوتے رہیں۔ اور اسی لوشن سے پچکاری کریں۔ پوٹاش پرمنگنیٹ کی طاقت ½ گرین فی اونس سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ یعنی پرمنگنیٹ آف پوٹاش نصف چاول آدھی چھٹانک پانی میں حل کیا جائے۔

ان کے علاوہ ابتدائی مرض میں لائی سول سے اندام نہانی میں ڈوش کرنا بھی مفید ہے۔ اس غرض کے لئے لائی سول ایک حصہ دو ہزار حصہ پانی میں شامل کرنا چاہئے۔

اندرونی طور پر استعمال کرنے کے لئے جو دوائیں مردوں کے سوزاک میں لکھی گئی ہیں۔ وہی عورتوں میں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ مردوں کے سوزاک میں بیان کردہ پچکاری بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔

غذا و پرہیز وہی ہے۔ جو مردوں کے سوزاک میں گذشتہ صفحات میں لکھا جا چکا ہے۔

آتشک

آتشک کو آبلۂ فرنگ۔ باد فرنگ اور کوفت بھی کہتے ہیں انگریزی میں سفلس (Syphilis) کے نام سے مشہور ہے۔ علاوہ ازیں فرینچ پاکس اور ہارڈ شینکر بھی کہتے ہیں۔ عوام اسی کو گرمی یا گرمی کی بیماری بھی کہا کرتے ہیں۔

آتشک کی ماہیت

آتشک ایک ایسا مشہور خبیث مرض ہے کہ اس کا نام سنتے ہی ذہن اس کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اکثر آدمی سمجھ لیتے ہیں کہ اس سے عضو مخصوص کا زخم مراد ہے لیکن یہ واضح رہے کہ طبی دنیا میں اس مرض کے متعلق جو تحقیقات ہو چکی ہے۔ اس کی رو سے عضو مخصوص کے ہر ایک زخم کو آتشک نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ آتشک سے ایک خاص قسم کا متعدی مرض مراد ہوتا ہے جس میں اس مرض کی سمیت پہلے پہل اکثر عضو مخصوص پر یا کسی دوسری جگہ لگ کر مقامی زخم پیدا کر دیتی ہے پھر اس جگہ سے یہ سمیت (زہر) خون میں داخل ہو کر تمام جسم میں پہنچ جاتی ہے ـــــــ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے، کہ بعض اوقات تو یہ سمیت براہ راست بذریعہ تعدیہ (چھوت) عضو مخصوص یا کسی دوسرے مقام پر لگتی ہے۔ اور گاہے والدین کے آتشکی ہونے کے باعث بچے کو بغیر مقامی زخم کے وراثۃً ملتی ہے۔

اس سمیت کو جو جسم میں داخل ہو کر مرض آتشک پیدا کرتی ہے۔ جدید تحقیقات ایک خاص قسم کے جراثیم بیان کرتے ہیں ـــــ سمیت کہئے یا جراثیم کے نام سے تعبیر کیجئے۔ یہ پہلے ان ابتدائی زخموں میں پائی جاتی ہیں۔ جو عضو مخصوص پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز مریض کے خون میں اور ان زخموں وغیرہ میں بھی ملتے ہیں۔ جو مریض کے جسم پر پیدا ہو جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا ماہیت کے لحاظ سے عضو مخصوص کے اس مقامی زخم کو آتشک نہیں کہا جا سکتا۔ جو مناسب علاج سے جلد ہی اچھا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے عوارض شدید نہیں ہوتے۔ لیکن عوام کی عادت ایسی واقع ہوئی ہے، کہ وہ عضو مخصوص کے ہر ایک زخم کو آتشک ہی کہہ دیا کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم نے اس کو آتشک مجازی کے نام سے آخر میں بیان کیا ہے۔

جراثیم آتشک

مریض کے ابتدائی زخموں میں مریض کے خون میں جلدی داغ دھبوں اور پھنسیوں میں۔ اور اور بعض اوقات منہ اور مقعد کی پھنسیوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور منی میں بھی ملتے ہیں۔ اس جرثومہ کی شکل پیچدار کارک نکالنے والے پیچکش کے مشابہ اور رنگ سفیدی مائل نیلگوں سا ہوتا ہے۔

آتشک کا سبب اور طریق تعدیہ

مرض آتشک کا خاص سبب یہی مذکورہ بالا جراثیم ہیں۔ جو مختلف طریقوں سے جسم میں داخل ہو کر اس مرض کو پیدا کرتے ہیں۔ ان جراثیم کے جسم میں داخل ہونے کے کئی ذرائع ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑا ذریعہ مجامعت ہے۔ اس کے علاوہ مریض آتشک کا بوسہ لینے۔ یا اس کا جھوٹا کھانا کھانے۔ یا پانی پینے۔ اس کے ساتھ سونے اور اس کے استعمال شدہ کپڑے پہننے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ گاہے مریض آتشک کے جسم پر عمل جراحی کرنے اور مناسب احتیاط نہ کرنے سے ڈاکٹر یا جراح بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات آتشک کی مریضہ حاملہ کو بچہ جناتے وقت دایہ کی انگلیوں پر اس مرض کا مواد لگ جاتا ہے۔ اور اس کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچہ موروثی آتشک میں مبتلا ہوتا ہے۔ جب کوئی دایہ اسے دودھ پلاتی ہے۔ تو اس کی بھٹنیوں کے تو منہ سے۔ یا دوسرے ذرائع سے بچہ کے جسم سے آتشک کا زہر دودھ پلانے والی دایہ کے جسم میں پہنچ جاتا ہے۔ اور وہ بھی اس مرض کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے موروثی آتشک والے بچہ کا مواد لے کر تندرست بچہ کو چیچک کا ٹیکہ لگانے سے تندرست بچہ بھی اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

آتشک کی خصوصیات

(۱) آتشک انسان کے علاوہ ایک خاص قسم کے بندر کو ہوتا ہے۔ اور کسی حیوان کو نہیں ہوتا۔

(۲) اگرچہ ابتدائے مرض سے لے کر درجہ دوم کے آخر تک اس

مرض کی چھوت تندرست آدمیوں کو لگ سکتی ہے۔ لیکن اس مرض کے ابتدائی زخم میں تعدیہ (چھوت) کی زیادہ قوت ہوتی ہے۔

(۳) آتشک کی سمیت مرد و عورت دونوں کے نطفہ میں سرایت کر جاتی ہے۔

لہٰذا بچہ کو یہ مرض والد اور والدہ دونوں کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ اگر استقرار حمل کے وقت والدین میں سے کوئی بھی اس مرض میں مبتلا نہ ہو، لیکن استقرار حمل کے بعد والدہ کو مرض ہو جائے، تو جنین (بچۂ شکم) کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

(۴) بعض اوقات ایسے بچے دیکھے گئے ہیں کہ وہ موروثی آتشک میں مبتلا تھے۔ لیکن بظاہر اُن کے والدین آتشک کے مریض نہ تھے۔ درحقیقت ایسے والدین کے خون میں مرض کی سمیت موجود ہوتی ہے۔ مگر ظاہر بدن پر اس کی سمیت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

(۵) اگر موروثی آتشک والدہ کی طرف سے ہو، تو بہت شدید ہوتا ہے۔

(۶) اگرچہ عموماً اس مرض کا زہر مجامعت کے وقت عضو تناسل پر لگ کر مرض پیدا کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس مرض کا زہریلا مواد دوسرے اعضا جسم پر انگلی، پیڑو، ہونٹ وغیرہ پر لگ کر ہوتا ہے۔ اور اس مرض کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔

(۷) اگرچہ یہ مرض ہر عمر میں ہو سکتا ہے۔ لیکن زیادہ تر جوانی میں ہوتا ہے۔

(۸) یہ مرض دنیا میں بسنے والی تمام قوموں کو ہو سکتا ہے لیکن بعض قوموں میں یہ مرض بکثرت پایا جاتا ہے۔ مثلاً افریقہ کے حبشی، برہما کے باشندوں اور گونڈ بھیل اقوام میں زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن ان قوموں میں یہ مرض شدید نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس کو وہ چنداں اہمیت نہیں دیتے اور ایک معمولی مرض سمجھتے ہیں — لیکن اس کے برخلاف جن لوگوں میں یہ مرض پہلے پہل ہوتا ہے۔ ان میں اس کے علامات و عوارض شدید ہوتے ہیں۔

(۹) جب یہ مرض ایک نسل کے آدمی سے دوسرے نسل کے آدمی میں سرایت کرتا ہے۔ مثلاً کسی حبشی کے ذریعہ کسی یورپین کو ہو جائے۔ یا کسی یورپین کے ذریعہ کسی حبشی کو لاحق ہو جائے۔ تو اس وقت بھی اس کے عوارض شدید ہوتے ہیں۔

(۱۰) جب مریض اس سے شفاء کلی حاصل کر لیتا ہے۔ تو دوبارہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اگر ہو بھی جائے۔ تو عوارض شدید نہیں ہوتے۔

آتشک کے اقسام

اگرچہ آتشک کی حقیقی اور مجازی دو قسمیں مشہور ہیں۔ لیکن اس جگہ آتشک سے مُراد آتشک حقیقی ہے۔ آتشک حقیقی کو طریق تعدیہ کے اعتبار سے دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (۱) آتشک مکسوبہ۔ (۲) آتشک موروثی۔

آتشک مکسوبہ

آتشک مکسوبہ یعنی حاصل کردہ آتشک وہ ہے جس کی چھوت مریض آتشک سے براہ راست تندرست آدمی کو لگ جاتی ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ یہ چھوت کئی طرح سے لگ سکتی ہے لیکن یہ عموماً فعل مجامعت ہی سے لگا کرتی ہے۔

زمانہ نفث عصبات

آتشک کا مواد جسم پر لگتے ہی مرض کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ بلکہ دس سے لے کر چالیس روز بعد تک علامتیں ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ لیکن اکثر چوبیس روز کے اندر اندر علامات مرض نمودار ہوتی ہیں۔

آتشک کی علامتیں

آتشک کی علامتیں تین درجوں میں منقسم کی جاتی ہیں۔

پہلے درجہ میں آتشک کا زہر جسم میں داخل ہونے کے عموماً تین ہفتے کے اندر مرد کے عضو مخصوص اور عورت کے اندام نہانی کے کناروں پر سخت اُبھار یا تانبے کے رنگ کی سُرخ پھنسی پیدا ہوتی ہے جس کی جڑ سخت ہوتی ہے۔ اور یہ اُبھار یا پھنسی رفتہ رفتہ بڑھ کر ایک زخم ہو جاتا ہے۔ اس کے ارد گرد کی جلد اونچی ہوتی ہے۔ زخم کو دبا کر دیکھنے سے درد بالکل نہیں ہوتا۔ اور اس کے اندر کوئی سختی محسوس نہیں ہوا کرتی۔ زخم سے مواد بھی بہت کم نکلتا ہے۔ یہ زخم عموماً ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ اور اسے قرحہ صلبہ (ہارڈ شنکر) کہتے ہیں۔ زخم پیدا ہونے کے تقریباً ایک ہفتہ بعد جنگاسوں کی گلٹیاں سُوج جاتی ہیں۔ جو دبانے سے سخت معلوم ہوا کرتی ہیں ان میں نہ درد ہوتا ہے۔ اور نہ پکتی اور پھوٹتی ہیں۔ آتشک کے زخم کی رطوبت کو اگر نکال کر معائنہ کیا جائے۔ تو اس میں بے شمار جراثیم آتشک موجود ہوتے ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ تمام مریضوں میں پیدا شدہ اُبھار یا زخم کی مذکورہ بالا صورت یکساں ہو۔ بلکہ اس کے خلاف بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات

یہ زخم ابھار نہیں بنتا۔ یعنی اس میں پیپ نہیں پڑتی۔ اور بعض اوقات عضو تناسل کی جلد کسی جگہ سے موٹی اور سرخ ہو جاتی ہے۔ اور اس پر آتشک کا شبہ نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آتشک کے زخم پر سے مواد نکل کر جس جگہ بھی لگ جاتا ہے۔ زخم پیدا کر دیتا ہے۔

آتشک کا یہ زخم یا ابھار بعض اوقات ہونٹوں۔ پستانوں یا انگلیوں پر غرضیکہ جس جگہ اس کا مواد لگے۔ پیدا ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں آتشک کا زخم اگر اندام نہانی کے اندر ہوتا ہے۔ تو وہ بڑھ کر رحم کے منہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور مریضہ کی تکلیف بہت شدید ہو جاتی ہے۔

دوسرے درجے کی علامتیں

آتشک کا زخم پیدا ہونے کے عموماً ڈیڑھ مہینہ کے بعد اس مرض کا دوسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔

اس درجے میں آتشک کا زہر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض سست اور پست ہمت رہنے لگتا ہے۔ تمام جسم پر گلابی رنگ کے دانے نکل آتے ہیں۔ اور جسم کے تمام غدود (جاذبہ گلٹیاں) بڑھ جاتی ہیں۔ عضلات اور لمبی ہڈیوں میں درد ہونے لگتا ہے خصوصاً رات کو یہ درد زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ نیند زائل ہو جاتی ہے۔ ہلکی ہلکی حرارت سی ہر وقت محسوس ہونے لگتی ہے۔ بعض مریضوں کو بے قاعدہ بخار آنے لگتا ہے۔ جو کبھی باری سے کبھی بلا باری کے۔ کبھی شدید اور کبھی خفیف ہوتا ہے۔ ہاضمہ خراب رہنے لگتا ہے۔ خون کی کمی کے باعث جسم کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔

جلد پر دانے نکلنے لگتے ہیں۔ جو پہلے چھاتی اور بازوؤں سے شروع ہوتے ہیں۔ اس کے بعد پشت اور چوتڑوں پر نکلتے ہیں۔ اور دو ہفتہ سے چار ہفتہ تک تمام جسم پر نکل آتے ہیں۔ یہ دانے پہلے پہل گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ لیکن آخر میں ان کی رنگت سرخ سیاہی مائل تانبے کے رنگ کی ہو جاتی ہے۔ تقریباً دو ماہ کے بعد یہ دانے مرجھا جاتے یا غائب ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی جگہ جلد پر سیاہ رنگ کے داغ رہ جاتے ہیں۔ بعض اوقات ان دانوں میں کچھ پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔ لیکن ان میں درد جلن اور خارش وغیرہ بالکل نہیں ہوتی۔ جو آتشکی دانوں کی مخصوص علامت ہے۔

جس طرح یہ دانے ظاہر جلد پر نکلتے ہیں۔ اسی طرح ان کے ساتھ ساتھ ناک منہ۔ زبان اور حلق کے غشائے مخاطی پر بھی نکل آتے ہیں۔ اور ان اعضاء پر سفید سفید چٹاخ یا داغ سے پڑ جاتے ہیں۔ ان میں پیپ پڑ جاتی ہے اور آتشکی زخموں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ منہ کی باچھوں (گوشۂ دہن) مستورات کی اندام نہانی کے کناروں اور مقعد کے چاروں طرف اُبھار یا چٹے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن سے لیسدار رطوبت رِسا کرتی ہے۔

حلق میں لوزتین بڑھ جاتے ہیں۔ اور سوج کر پیپ پڑ جاتی ہے۔ حلق میں دانے نکل آنے اور حلق کے متورم ہو جانے کی وجہ سے آواز بھرّا جاتی ہے۔ اور یہ آتشک کی خاص علامت ہوا کرتی ہے۔ پلکوں اور سر کے بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ مفاصل یعنی جوڑوں میں ورم ہو جاتا ہے۔

اگر مریض کے خون یا آتشکی دانوں کی رطوبت لے کر بذریعہ خوردبین معائنہ کیا جائے۔ تو اس میں آتشک کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔

دوسرے درجہ کی مذکورہ بالا علامتیں عموماً ڈیڑھ سال رہ کر رفع ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض مریضوں میں اس سے قبل ہی دور ہو جایا کرتی ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دوسرے درجہ کی علامتیں دور ہونے کے بعد جبکہ مریض اپنے آپ کو اچھا سمجھنے لگتا ہے۔ وقتاً فوقتاً ایسی علامتیں ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ جو اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ اس کے جسم میں آتشک کا زہر موجود ہے۔ اور اسے اس دشمن جان سے ہنوز نجات نہیں ملی۔ یہ علامتیں درحقیقت دوسری علامتوں کا تتمہ ہوتی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) آنکھ کے پردے متورم ہو جاتے ہیں (۲) شریانوں کے آخری طبق میں ورم ہو جاتا ہے اور کسی خاص دماغی شریان میں سدہ پیدا ہو کر کسی حصہ دماغ کو دوران خون کے بند ہو جانے سے اس کے افعال معطل ہو جاتے ہیں۔ (۳) ہاتھ پاؤں کے تلوؤں میں چنبل ہو جاتا ہے جس کے کنارے گول ہوتے ہیں۔ اوپر کھرنڈ سا ہوتا ہے۔ جس کے ترخنے سے چھلکے اترتے رہتے ہیں۔ ٹانگوں وغیرہ پر بھی گول گول زخم بن جاتے ہیں۔ ان پر بھی پہلے کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ زخم بڑھتا جاتا ہے۔

تیسرے درجے کی علامتیں

آتشک کے تیسرے درجے کی علامتوں کے ظاہر ہونے کے لئے کوئی خاص وقت معین نہیں ہے۔ ان کا ظہور مریض کی صحت و قوت اور مناسب علاج پر موقوف ہے۔ چنانچہ جن مریضوں کا شروع میں باقاعدہ مناسب علاج ہوتا ہے۔ ان میں عموماً اس درجہ کی علامتیں ظاہر ہی نہیں ہوتیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو بہت خفیف۔ لیکن بعض مریض ایسے بھی دیکھے گئے ہیں۔

جن کا ابتدا ہی سے نہایت باقاعدگی کے ساتھ علاج کیا گیا۔ لیکن چھ یا سات مہینے کے بعد ہی تیسرے درجے کی علامتیں شروع ہو گئیں۔ اور مریضوں میں کئی کئی سال بعد حتیٰ کہ تندرست ہو جانے کے پندرہ بیس سال بعد تیسرے درجہ کی علامتیں دیکھی گئی ہیں۔

بہرحال تیسرے درجہ کی علامات کا ظہور اس طرح ہوتا ہے کہ مختلف اعضاء میں خاص قسم کے ابھار پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں گمٹیاں یا کمیاں کہتے ہیں یہ یا تو بدن پر ایک قطار میں نکلتی ہیں۔ یا دائروں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں بعض اوقات ان ابھاروں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ ہڈیاں گلنے سڑنے لگتی ہیں۔ حنجرہ کے غضروف گل جاتے ہیں۔ اور آواز بیٹھ جاتی ہے۔ ناک کی ہڈی گل جاتی ہے۔ اور تالو میں سوراخ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آخر میں نظام عصبی کے مختلف امراض مثلاً رعشہ۔ فالج۔ خدر۔ ہزال۔ نخاع اور امراض قلب پیدا ہو کر مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

تدابیر حفظ ماتقدم

قبل اس کے کہ اس کا علاج بتایا جاتا۔ اس سے محفوظ رہنے کی تدابیر بیان کرنا ضروری ہیں۔

(۱) نوجوانوں کو بدچلنی سے بچایا جائے۔ زنانِ فاحشہ سے مباشرت کے نتائج سے آگاہ کیا جائے۔

(۲) اگر کوئی شخص آتشک میں مبتلا ہو، تو اس کے ساتھ کھانے پینے۔ اس کے مستعمل کپڑے پہننے اور دیگر استعمال شدہ سامان استعمال کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

(۳) حجام کے اوزاروں کو حجامت بنانے سے پہلے اچھی طرح صاف کرایا جائے۔ بچہ جنانے سے پہلے دایہ کے ہاتھوں کو اچھی طرح دھلوایا جائے اسی طرح مرہم پٹی کرنے والے کے اوزاروں کو اچھی طرح پاک صاف کرایا جائے

(۴) اگر کوئی شخص آتشک میں مبتلا ہو، تو پورے طور پر آرام ہو جانے کے باوجود اسے چار سال تک شادی کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۵) طوائف یعنی زنانِ بازاری جو اس مرض میں مبتلا ہوں انہیں پیشہ کرنے سے روک دیا جائے۔

علاج!

آتشک کے علاج میں غفلت ہرگز نہ کریں۔ تاکہ اس کی سمیت جسم کے رگ و ریشوں اور گہری ساختوں میں سرایت کرنے سے پہلے ہی نیست و نابود ہو جائے۔ اور جب علاج شروع کر دیا جائے، تو اس کو مستقل مزاجی سے جاری رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اس کی سمیت کے بدن سے خارج ہو جانے کا قطعی اطمینان ہو جائے۔

دورانِ علاج میں مخصوص طریقۂ علاج اور ادویہ کے علاوہ عام صحت جسمانی کو برقرار رکھنے اور اس کی قوت مدافعت کو ترقی دینے کے تدابیر عمل میں لانے چاہئیں —— اور جب مریض بظاہر تندرست نظر آنے لگے، تو اطمینان کے لئے اس کے خون کا معائنہ کرا لیا جائے۔ مقامی طور پر زخموں کو صاف کرتے۔ اور ان پر مرہم لگاتے رہیں —— اگر مریض کا ختنہ نہ ہوا ہو۔ اور مناسب سمجھیں، تو ختنہ کرا دیں۔

دواؤں میں عام طور پر پہلے مصفیٔ خون دوائیں پلائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد مسہل دیا جاتا ہے۔ پھر مرکبات سیماب کھلائے جاتے ہیں۔ آتشک کے زخموں پر پارہ، نیلا تھوتھا، رسکپور وغیرہ قاتل جراثیم دواؤں کے مراہم لگائے جاتے ہیں۔ مرکبات سیماب جن میں سفوف مرمنقی۔ جواہری حب سیماب خاص طور پر مشہور ہیں۔ جو اس مرض میں خصوصیت کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور مفید ثابت ہوتے ہیں —— لیکن ان مرکبات کے دورانِ استعمال میں اس بات کو خاص طور پر نیاں رکھا جائے، کہ انہیں موقع اور محل کے مطابق صحیح طور پر استعمال کرایا جائے ان کے غلط بے محل استعمال سے منہ آ جاتا ہے۔ مسوڑھے پھول جاتے ہیں دانت ہلنے لگتے ہیں۔ منہ سے رال بہنے لگتی ہے۔ اور مریض بہت جلد کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے لیکن اگر انہیں مناسب طریقہ سے برمحل استعمال کرایا جائے تو سمیت کا جلد ہی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ خون پاک صاف ہو جاتا ہے۔ وزن بڑھ جاتا ہے۔ بدن کی سوجی ہوئی گلٹیاں صحیح حالت میں آ جاتی ہیں۔

ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ مرکبات سیماب کے دورانِ استعمال میں مریض کو زود ہضم مقوی غذائیں مثلاً دودھ۔ مکھن۔ آش جو ساگودانہ دیں۔ ہواخوری کرانے اور روزانہ غسل کرنے کی ہدایت کریں۔ گوشت، شراب، کباب اور دوسری محرکات کے استعمال سے روک دیں گرم مسالہ، تیل اور گڑ کے استعمال سے روک دیں۔ بہرحال تصفیہ خون اور نضج کی غرض سے سب سے پہلے مندرجہ ذیل نقوع شاہترہ پلائیں:-

نقوع شاہترہ شاہترہ سات ماشہ۔ چرائتہ سات ماشہ سرپھوکہ سات ماشہ۔ عناب پانچ دانہ

منڈی سات ماشہ۔ ملٹھی سیاہ نیم کوفتہ سات ماشہ۔ عشبہ مغربی سات ماشہ کو گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر شربت عناب چار تولہ ملا کر پلائیں۔ (اگر گرمی کا موسم ہو، تو عشبہ مغربی کو خارج کر دیں۔ اور اس کے بجائے برادہ صندل سفید سات ماشہ اضافہ کریں)

شام کو پانچ بجے زلال نگند بابری استعمال کرائیں۔

زلال نگند نگند بابری ایک تولہ، مرچ سیاہ پانچ دانے دونوں کو صبح کے وقت تین چھٹانک پانی میں پیس کر رکھیں۔ اور شام کو پانچ بجے اس کا صاف پانی نتھار کر مریض کو پلائیں۔ یہ نسخہ تقریباً پندرہ یا اکیس دن پلانے کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل دیں۔

مطبوخ ہفت روزہ پوست درخت نیم، پوست درخت کچنال، بیخ حنظل، پھلی ببول، کٹائی خورد (مع بیخ و برگ و پوست) پیاز گرہ۔ ہر ایک دس تولہ لے کر سب کو تین سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ایک سیر پانی رہ جائے چھان لیں۔ اور بوتل میں بھر کر رکھیں۔ یہ سات خوراکیں ہیں۔ ایک خوراک روزانہ صبح کو پلائیں۔ اس سے تین چار دست آئیں گے۔ ہر دست کے بعد تھوڑا عرق بادیان نیم گرم پلاتے رہیں۔ اور سہ پہر کو دال مونگ کی ملائم کھچڑی کھلائیں۔ اگر اس کے دوران استعمال میں پیچش ہو جائے۔ تو مطبوخ کو موقوف کر کے پیچش کا علاج کریں اس مختصر نسخہ کے استعمال سے اکثر پیچش کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

نسخہ:۔ لعاب بہدانہ تین ماشہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۵ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر اسپغول مسلم سات ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں ۔۔۔ جب پیچش کی شکایت دور ہو جائے تو مطبوخ ہفت روزہ کا استعمال شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ ساتوں خوراکیں ختم ہو جائیں۔

لیکن اگر کوئی مریض مطبوخ ہفت روزہ کو اپنی نازک طبعی کے باعث نہ پی سکے۔ اور کوئی وجہ اس کے پینے میں مانع ہو، تو مندرجہ ذیل دوائے سیاہ کا مسہل دیں۔

دوائے سیاہ پارہ مصفی۔ گندھک آملہ سار مصفی ہر ایک ایک تولہ لے کر کھرل کریں۔ یہاں تک کہ دونوں کا سیاہ سفوف بن جائے۔ پھر مغز جمال گوٹہ مدبر دو تولہ شامل کر کے کھرل کریں۔ اس کے بعد ایک مٹی کے کوزے میں اندر کی طرف لیپ کر کے کھرل کو دھو کر اس کا پانی بھی اس میں ڈال دیں۔ پانی اتنا ہو کہ دوا سے دو انگل اوپر رہے۔ اب اس کوزے کو آگ پر رکھیں جب پانی خشک ہو جائے تو فوراً الگ کر لیں۔ اور باقی ماندہ رطوبت کو سایہ میں خشک کریں۔ اور دوا کو الگ کر کے شیشی میں رکھیں۔۔۔

بوقت ضرورت ایک رتی دوا میں ایک رتی کافور شامل کر کے دودھ کی لسی کے ساتھ کھلائیں۔ شام کو غذا میں صرف دودھ چاول کھلائیں۔

مسہلات سے فارغ ہونے کے بعد روزانہ صبح کو جوہر منقی دو چاول یا حب کتھ ایک عدد مویز منقی میں گٹھلی کے بجائے رکھ کر گولی سی بنا کر نگل جائیں۔ دانتوں کو نہ لگنے دیں۔ یا اکسیر آتشک ایک عدد کھلائیں اور شام کو مصفی جدید یا معجون مصفی اعظم چھ ماشہ۔ یا معجون عشبہ ایک تولہ کھا کر اوپر سے عرق عشبہ بارہ تولہ میں شربت عناب چار تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر بدن میں خشکی کا غلبہ ہو تو جوہر منقی دو چاول بطریق مذکورہ مویز منقی میں رکھ کر گولی بنا کر نگل جائیں۔ اوپر سے شربت عناب اور بکری کا دودھ گھٹا بڑھا کر پئیں۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے روز بکری کے دودھ سات تولہ میں شربت عناب دو تولہ ملا کر پئیں۔ اور تین روز تک اسی قدر پیتے رہیں۔ اس کے بعد تھوڑا تھوڑا شربت اور ایک ایک تولہ بکری کا دودھ اضافہ کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ دودھ اکتالیس تولہ تک اور شربت چار تولہ تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد اسی طرح کم کر کے مقدار اول تک پہنچائیں۔ اور تین روز پینے کے بعد ترک کر دیں۔

اس طرح دودھ پینے سے جسم کی خشکی دور ہونے کے علاوہ خون کی حدت بھی دور ہو جاتی ہے۔ آتشک کے زخموں پر مرہم آتشک جدید لگائیں۔ اگر آتشک کے زخموں میں سوزش اور جلن ہو، تو سفیدہ کاشغری چھ ماشہ۔ رسوت چھ ماشہ۔ کافور تین ماشہ کو باریک پیس کر مکھن بقدر ضرورت میں ملا کر لگائیں۔ ورنہ مرہم آتشک جدید استعمال کریں۔

غذاء و پرہیز غذائیں لطیف اور زود ہضم دیں۔ مثلاً کھچڑی آش جو۔ ساگو دانہ۔ دودھ۔ چاول سبز ترکاریاں اور چپاتی وغیرہ۔ اگر بھوک خوب ہو۔ قبض بھی نہ رہتا ہو۔ تو بیسنی روٹی گھی سے کھلائیں گڑ۔ شکر۔ تیل۔ بینگن۔ لہسن۔ میتھی۔ گوشت خصوصاً گائے بھینس کا گوشت ہرگز نہ کھائیں۔ لال مرچ گرم مسالہ اور ہر قسم کی ترشی سے پرہیز رکھیں

مسیح الملک کے معمولات و مجربات

ایک شخص کے عضو مخصوص اور خصیوں پر زخم تھے۔ زخموں میں سوزش تھی جن کی وجہ سے نیند نہیں آتی تھی۔ ان کے لئے یہ دوائیں تجویز کی گئیں۔

صبح و شام:- لعاب بہدانہ تین ماشہ۔ شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق مرکب مصفی خون بارہ تولہ میں نکال کر پئیں۔ برگ نیم دو تولہ۔ کمیلہ چھ ماشہ کو پانی میں جوش دے کر قدرے کافور حل کرکے اس سے زخموں کو دھوئیں۔ اور پھر زخموں پر مرہم سفیدہ کاشغری لگائیں۔

مریض نے یہ دوائیں تین روز استعمال کیں لیکن اکر مرض میں ترقی ہو گئی کوئی فائدہ کی صورت نظر نہیں آئی۔ تب حکیم صاحب نے فوراً فصد کھلوائی۔ اور فصد کے بعد مندرجہ ذیل نسخہ دستام پینے اور مرہم لگانے کے لئے تجویز کیا۔

نسخہ:- خمیرہ ابریشم۔ شیرہ عناب دانہ سات ماشہ۔ ہمراہ عرق شیر عرق ما الجبن ہر ایک چھ تولہ۔ شربت عناب دو تولہ صبح و شام کھلائیں۔

نسخہ مرہم:- مقل، سیماب ہر ایک تین ماشہ۔ رسوت چھ ماشہ رسوت اور مقل کو پانی میں حل کریں۔ پھر اس میں سیماب شامل کریں۔ حتی کہ مرہم سی تیار ہو جائے۔ اس کو کپڑے پر لگا کر زخموں پر چسپاں کریں۔ اور بار بار بدلتے رہیں۔ تین روز کے استعمال میں افاقہ معلوم ہونے لگا۔ تب نقوع شاہترہ صبح کو اور معجون عشبہ ہمراہ عرق عشبہ شام کو کھانے کے لئے تجویز فرمایا۔ اور دو ہفتہ استعمال کرانے کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کے مسہل دیئے مسہلات کے بعد تین روز ٹھنڈائی کا نسخہ استعمال کرایا۔ اس کے بعد معجون عشبہ روزانہ صبح کو کھانے کے لئے تجویز کی۔ اس کے بعد حب کتھ ایک عدد مویز منقیٰ میں لپیٹ کر گولی بنا کر پانی کے ساتھ رات کو سوتے وقت نگل لینے کی ہدایت کی۔ ایک ماہ کے بعد مریض بالکل تندرست ہو گیا۔

ایک مریض کئی سال سے آتشک میں مبتلا تھا۔ زیر ناف عضو مخصوص خصیوں اور کنج ران پر دانے نکلے ہوئے تھے۔ دانوں کا مواد جس جگہ لگ جاتا تھا اسی جگہ زخم ہو جاتے تھے ہر قسم کے علاج ہو چکے تھے حکیم صاحب نے آتشکی مادہ تشخیص فرمایا۔ اور پندرہ روز تک حب لیموں ایک عدد نقوع شاہترہ کے ساتھ صبح و شام استعمال کرانے کے بعد دوائے سیاہ کے مسہل دیئے اس کے بعد معجون عشبہ سات ماشہ ہمراہ عرق شیر۔ عرق ما الجبن ہر ایک چھ تولہ۔ شربت عناب دو تولہ صبح و شام کھلانے کے لئے تجویز کیا۔ اور رات کو جوہری ایک عدد پانی کے گھونٹ سے نگل لینے کی ہدایت فرمائی۔ ڈیڑھ ماہ کے استعمال سے مریض بالکل تندرست ہو گیا۔

منتخب مجربات و مرکبات

کشتہ نیلا تھوتھا

آتشک کے لئے مفید و مجرب ہے

نسخہ:- نیلا تھوتھا ڈیڑھ تولہ کی ڈلی لے کر پاؤ بھر ریٹھے کے چھلکے کے درمیان کسی کوزے میں رکھ کر منہ بند کرکے تین سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے کے بعد نکال لیں نیلا تھوتھا کشتہ شدہ برآمد ہوگا۔

مقدار خوراک و ترکیب استعمال

یہ کشتہ ایک رتی ملائی یا مکھن میں رکھ کر کھلائیں۔ اور مریض کو اپنے روبرو سے الگ نہ ہونے دیں۔ پیاس لگنے پر مریض کو پانی کے بجائے گائے کا گھی نیم گرم پلائیں۔ پانی قطرہ بھر نہ دیں۔ زخم بہت جلد خشک ہو جائیں گے۔ اور آتشک کی وجہ سے جو درد ہوگا۔ وہ دور ہو جائے گا۔ بارہ گھنٹے کے بعد پانی پینے کی اجازت دیں۔ بہت زیادہ پیاس ستائے، تو دودھ گھی دیں۔

حب آتشک

آتشک کے لئے اکسیر ہے۔ صاحب نسخہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کو بار بار استعمال کرایا اور ہمیشہ مفید پایا۔ بہت سے مریض اس کے استعمال سے اچھے ہو چکے ہیں۔

نسخہ:- کپور خالص چھ ماشہ۔ لونگ دو تولہ۔ کتھ پاپڑیہ ڈیڑھ تولہ۔ پرانا گڑ پانچ تولہ۔ آب ادرک تین پاؤ پختہ۔ پہلی تین دواؤں کو الگ الگ باریک پیس کر ایک جگہ ملا کر کھرل کریں۔ اور تھوڑا تھوڑا ادرک کا پانی ڈالتے رہیں۔ اور رگڑتے رہیں۔ ادرک کا پانی ضرورت سے زیادہ نہ ڈالیں۔ صرف اتنا ڈالیں کہ دوائیں تر ہو جائیں۔ روزانہ آٹھ نو گھنٹے کھرل کرنے سے ہفتہ عشرہ میں تین پاؤ آب ادرک جذب ہو جائے گا۔ جب آب ادرک جذب ہو چکے تو پرانا گڑ ملا کر اتنا کھرل کریں۔ کہ سب ایک جان ہو جائے۔ اب جنگلی بیر کے مانند گولیاں بنا کر رکھیں۔

مقدار خوراک:- ایک گولی دس تولہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔ اگر اس کے بعد گرمی معلوم ہو تو آدھ پاؤ گھی گرم کرکے پئیں۔

حب مسہل یہ گولیاں بھی مرض آتشک میں منضج کے بعد تنقیہ کی غرض سے استعمال کی جاتی ہیں۔ مادہ کو کامل طور پر خارج کر دیتی ہیں۔ اور کسی قسم کا ضرر نہیں دیتیں۔ نسخہ:۔ سقمونیا۔ گل ہانگوتا مدبر۔ مغز بادام شیریں مقشر۔ جوہر منقی۔ تربد ہم وزن لے کر باریک پیسیں۔ دو دو رتی کی گولیاں بنا کر رکھیں مریض کی طاقت کے مطابق ایک یا دو گولی تازہ پانی سے دیں۔ پانچ سات دست آئیں گے تیسرے پہر ابسری کھچڑی دیں۔ اگر گرمی خشکی کا غلبہ بہت زیادہ ہو تو شام کو تبرید کا نسخہ پلائیں۔ اور اگلے روز صبح کو بھی تبرید دیں تیسرے روز پھر گولی دیں۔

جوہر آتشک آتشک کے علاوہ جذام گنٹھیا اور قرحہ سوزاک میں بھی مفید ہے۔ نسخہ:۔ رسکپور۔ دار چکنہ۔ سم الفار بلوری۔ سنگرف۔ مردار سنگ ہر ایک ایک تولہ۔ ان سب دواؤں کو پونے ایک دان شراب برانڈی میں کھرل کر کے چھوٹی چھوٹی ٹکیہ بنائیں۔ اور دو مٹی کے پیالے لے کر ان کے کنارے گھس کر ہموار کریں۔ ایک پیالے میں یہ ٹکیہ بچھا کر اوپر دوسرا پیالہ رکھیں۔ اور دونوں کے مقام وصل کو ملتانی مٹی یا آٹے اور کپڑے سے مضبوطی سے گل حکمت کر کے ایک چھوٹے چولھے پر چڑھائیں۔ نیچے بیر کی لکڑیوں کی دو تین آگ جلائیں۔ اوپر کے پیالے پر ایک کپڑا چار تہ کر کے پانی میں بھگو کر رکھیں اور اس کو برابر پانی سے تر کرتے رہیں۔ تقریباً تین گھنٹوں میں جوہر اڑ جائیں پیالوں کو سرد ہونے کے بعد کھولیں اوپر کے پیالے میں جمع شدہ جوہر اتار کر شیشی میں رکھیں۔ بوقت ضرورت دو چاول جوہر منقی یا ملائی میں رکھ کر گولی سی بنا کر نگل جائیں۔ اوپر سے دودھ پئیں۔

جوہر منقی آتشک اور پرانے سوزاک میں مفید و مجرب ہے۔ خواہ کتنا ہی پرانا سوزاک یا آتشک ہو۔ اس کے استعمال سے اچھا ہو جاتا ہے۔ آتشک کی وجہ سے گٹھیا ہو، کمر میں درد رہتا ہو۔ وہ بھی جاتے رہتے ہیں۔ تالو میں سوراخ ہو گیا ہو۔ وہ بھی اس کے چھ ماہ کے متواتر استعمال سے اچھا ہو جاتا ہے۔ نسخہ:۔ سم الفار سفید۔ رسکپور۔ دار چکنہ ہر ایک ایک تولہ لے کر پاؤ سیر شراب برانڈی میں کھرل کر کے مذکورہ بالا طریقہ سے جوہر اڑائیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت دو چاول سے چار چاول تک منقی میں رکھ کر گولی سی بنا کر یا کیپسول میں بند کر کے نگل جائیں اوپر سے حسب ضرورت دودھ پئیں۔

حب آتشک (از اعتماد الدولہ نواب حکیم احسن اللہ خاں صاحب مرحوم) آتشک کے لئے مفید و مجرب ہے۔ نسخہ:۔ بلادر کلاہ دور کردہ۔ پارہ۔ اجوائن خراسانی۔ اجمود۔ مرچ سیاہ۔ کنجد سیاہ ہر ایک چودہ ماشہ۔ سب کو کوٹ پیس کر کھرل میں ڈال دیں۔ اور پارہ ڈال کر اتنا کھرل کریں۔ کہ اس میں پارہ مل جائے۔ اس کے بعد قند سیاہ ان سب کے وزن کے برابر ملا کر ہاون دستہ میں اتنا کوٹیں کہ گرجوہ جیسا رنگ ہو جائے۔ اس کے بعد گرجوہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ روزانہ ایک گولی کے چند ٹکڑے کر کے دہی کی بالائی میں رکھ کر اس طرح کھائیں کہ گولی دانتوں اور حلق کو نہ لگے۔ اور اس کے اوپر آدھ پاؤ دہی پی لیں۔

غذا میں دال ماش کی کھچڑی۔ یا ماش کی دال اور گیہوں کی روٹی کھائیں۔ کھچڑی میں اور دال وغیرہ میں تلوں کا تیل استعمال کریں۔ اگر اس دوا کے استعمال سے منہ آ جائے تو گیہوں کا دلیہ دہی کے ساتھ کھائیں۔ بیری اور چنبیلی کے پتوں کو پانی میں جوش دے کر غرغرہ کریں۔

حب خرمہرہ آتشک کے لئے مجرب ہے۔ نسخہ خرمہرہ زرد سوختہ سات تولہ۔ کتھ سفید پانچ تولہ۔ ہلیلہ خورد پانچ تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد پانچ تولہ۔ پرانی چھالیہ جلائی ہوئی پانچ تولہ نیلا تھوتھا ڈھائی تولہ سب کو باریک پیس کر لیموں کے رس میں نیم کے ڈنڈے سے رگڑ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک دو گولی صبح اور ایک گولی شام کو پانی کے ساتھ کھائیں۔ اور یہی گولی پیس کر زخم میں لگائیں۔

حب سیماب آتشک کے لئے مجرب ہے۔ نسخہ پارہ تین ماشہ۔ اجوائن خراسانی۔ اجوائن دیسی۔ اجمود۔ بلادر بے کلاہ۔ عاقر قرحا۔ کنجد سیاہ ہر ایک سات ماشہ پرانا گڑ چار تولہ۔ دواؤں کو کوٹ چھان کر پارہ اور گڑ ملا کر اتنا کوٹیں کہ پارے کے ذرات کی چمک معدوم ہو جائے۔ اس کے بعد اٹھائیس گولیاں بنائیں۔ صبح کو آم کا اچار دھو کر اس میں دو گولی رکھ کر نگل جائیں۔ مونگ کی دال اور دہی کا پرہیز کریں۔

حب کتھ آتشک کے لئے آزمودہ ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے آتشک کے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔

نسخہ۔ کتھ پاپڑیا۔ رسکپور ہر ایک ایک تولہ۔ موصلی سفید دو تولہ۔ سب کو کوٹ پیس کر عرق پان میں کھرل کر کے چنے برابر

گولیاں بنائیں۔ بوقت ضرورت ایک گولی منقی میں رکھ کر نگل جائیں۔ دانتوں کو نہ لگنے دیں۔ غذا میں ارہر کی دال اور بکری کے گوشت کا شوربہ اور چپاتی دیں۔

حب لیموں تمام سوداوی امراض خصوصاً آتشک و جمع مثائل آتشکی پرانی خارش وغیرہ میں مفید ہے۔ دوسری قسم کے قروح خبیثہ بھی اس کے استعمال سے بہت جلد خشک ہو جاتے ہیں۔

نسخہ: کشتہ خبث الحدید سات ماشہ۔ کتھہ سفید۔ حب النیل۔ پوست الائچی کلاں سوختہ۔ پرانی چھالیہ۔ پوست بہیڑہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ مردار سنگ دو تولہ۔ سب کو باریک پیس چھان کر ایک سو لیموں کے رس میں کھرل کریں۔ (تھوڑا تھوڑا لیموں کا رس ڈالتے اور کھرل کرتے جائیں) یہاں تک کہ ایک سو لیموں کا رس ختم ہو جائے۔ اس کے بعد چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ صبح و شام ایک ایک گولی پانی کے ساتھ کھائیں۔ دوران استعمال میں کدو اور مونگ کی دال سے پرہیز رکھیں۔

مرہم آتشک کے زخموں پر لگایا جاتا ہے۔ ان کو بہت جلد اچھا کر دیتا ہے۔ آتشک کے علاوہ دوسرے زخموں کے لئے بھی مفید و مجرب ہے۔ **نسخہ:** تلوں کا تیل دس تولہ۔ مغز تخم نیم پانچ تولہ۔ مردار سنگ دو تولہ۔ سفیدہ کاشغری دو تولہ۔ کافور دو تولہ۔ موم خالص تین تولہ۔ لے کر پہلے مردار سنگ اور سفیدہ کاشغری کو اتنا کھرل کریں کہ سرمہ کی طرح باریک ہو جائے۔ پھر موم اور تیل کو گرم کریں۔ جب موم پگھل جائے۔ تو کافور ڈالیں۔ جب کافور بھی گھل جائے تو اتار کر مغز تخم نیم کو کوٹ کر اور یہ سفوف کو ملا کر خوب چلائیں یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اس کے بعد کسی چوڑے منہ کی شیشی یا ڈبیہ میں رکھیں اور بوقت ضرورت استعمال کریں۔

مرہم دیگر آتشک کے زخموں اور ناسور تک کو اچھا کر دیتا ہے۔ **نسخہ:** نیلا تھوتھا بریاں تین ماشہ۔ شنگرف رومی ایک تولہ۔ موم زرد تین تولہ۔ گھی چھ تولہ۔ پہلے شنگرف اور نیلا تھوتھا کو ایک روز متواتر کھرل کریں۔ اس کے بعد موم اور گھی کو گرم کریں۔ جب موم پگھل جائے۔ آگ سے نیچے اتار کر شنگرف اور نیلا تھوتھا پسا ہوا شامل کریں۔ اور خوب حل کریں۔ جب سرد ہو جائے۔ چوڑے منہ کی شیشی یا ڈبیہ میں محفوظ رکھیں۔ زخموں کو نیم کے پتوں کے جوشاندہ سے دھو کر یہ مرہم لگائیں۔

تالو کا سوراخ جب مرض آتشک بہت بڑھ جاتا ہے۔ تو تالو میں سوراخ ہو جاتا ہے۔ اور مریض گنگنا بولنے لگتا ہے۔ اس حالت میں اگرچہ جوہر منتی۔ جوہر آتشک جو بیان ہو چکے ہیں۔ مفید ہیں۔ لیکن یہ دوا خصوصیت سے نافع ہے۔

نسخہ: دارچکنا پونے دو تولہ لے کر ایک مین پھل کو اندر سے خالی کر کے اس کے اندر رکھ دیں۔ اور اوپر سے سوت لپیٹ دیں۔ اس کو تین دفعہ سیر سیر بھر گائے کے دودھ میں جوش دیں۔ اور تین دفعہ پاؤ پاؤ بھر ہموزن ترپھلہ کے جوشاندہ میں جوش دیں۔ اس کے بعد تین دفعہ خالص پانی میں جوش دے کر نکال لیں۔ اور دارچینی۔ کتھہ سفید۔ لونگ۔ دانہ الائچی ہر ایک تین ماشہ کے ہمراہ خوب باریک کھرل کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں۔ اور بوقت ضرورت ایک رتی دوا مکھن یا ملائی میں لپیٹ کر نگل جائیں۔ اوپر سے دودھ پئیں۔ چالیس روز تک برابر استعمال کرنے سے تالو کا سوراخ بھر جاتا ہے۔

آتشک کا علاج حقہ سے

بعض اوقات آتشک کا علاج حقہ کے ذریعہ بعض دواؤں کا دھواں کشید کرا کے کیا جاتا ہے۔ اس غرض کے لئے جو حقہ لیا جائے وہ مٹی کا کورا ہو۔ یعنی استعمال شدہ نہ ہو۔ اور اس میں پانی نہ ڈالیں عصر کے بعد یا عشاء کے وقت کسی بند جگہ کمرہ یا کوٹھری میں پئیں۔ اگر حقہ پینے کے بعد گرمی معلوم ہو تو گھی سے کلی کریں۔ اور رات بھر بالکل نہ سوئیں۔ غذا مرغن کھائیں۔

حقہ آتشک شنگرف رومی۔ سفیدہ کاشغری۔ عاقرقرحا مازو سبز ہر ایک پانچ ماشہ لے کر پیسیں۔ اور پانی میں گوندھ کر تین ٹکیہ برابر وزن کی بنائیں۔ تین تین گھنٹے کے وقفہ سے تینوں قرص ایک ہی رات میں چلم میں رکھ کر پئیں۔ اس سے پسینہ بہت آئے گا۔ طبیعت گھبرائے گی۔ نیند رات بھر بالکل نہیں آئے گی۔ اگر نیند آئے تو بھی نہیں سونا چاہئے۔ صبح کو حمام کریں اور پھر دو چوزہ مرغ کا شوربہ پئیں۔ ایک ہی رات میں زخم خشک ہو جاتے ہیں۔

دیگر بعض مرض آتشک سے ناک کی ہڈی گل جاتی ہے۔ کبھی تالو میں زخم ہو کر سوراخ ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں جلاب دینے کے بعد ان دواؤں کا دھواں منہ میں کشید کریں۔ **نسخہ** شنگرف رومی۔ پوست بیخ مدار۔ پرانا گڑ۔ مازو سبز۔ سب ہموزن لے کر باریک پیسیں۔ اور بقدر ضرورت پانی میں گوندھ کر تولہ تولہ بھر کی ٹکیہ بنائیں۔ ضرورت کے وقت ایک ٹکیہ تمباکو کی جگہ رکھ کر اس پر کوئلوں کی آگ رکھیں۔ اور منہ سے دھواں کشید کریں۔ ناک سے خارج کریں۔ سات روز تک متواتر ایک یا دو ٹکیہ روزانہ حقہ میں پئیں۔ غذا روغن کھائیں۔

آتشک موروثی

آتشک موروثی یا پیدائشی کو آتشک مولودی بھی کہتے ہیں — استقرار حمل کے وقت اگر والد اور والدہ میں سے کوئی ایک۔ یا دونوں اس نامراد مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو ان کے نطفہ سے اس کی سمیت جنین میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے، کہ استقرار حمل کے وقت والدین اس مرض سے محفوظ ہوتے ہیں لیکن جب حالت حمل کے وقت والدہ کو آتشک ہو جاتا ہے۔ تو اس صورت میں اس مرض کا زہر آنول کے ذریعہ جنین میں پہنچ جاتا ہے۔

جب والد کو آتشک ہو جاتا ہے۔ تو اس کے نطفہ کے ذریعہ اس کی اولاد کا آتشکی ہونا امر یقینی ہے۔ اگرچہ ایسی صورت میں والدہ بظاہر اس مرض سے محفوظ ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس کے خون میں اس مرض کا کچھ اثر ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر بچہ کے منہ میں آتشک کے زخم ہوں۔ اور وہ اپنی والدہ کا دودھ پیتا ہو، لیکن تب بھی اس کی والدہ میں اس مرض کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ لیکن اگر یہ بچہ کسی تندرست دایہ کا دودھ پیئے۔ تو وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

علامات آتشکی والدین کا نطفہ عموماً ناقص اور کمزور ہوتا ہے۔ اس سے جو حمل قرار پاتا ہے۔ وہ صحیح حالت میں نہیں رہتا۔ شکم مادر میں جنین اچھی طرح نشو و نما نہیں پاتا۔ جس کے باعث بار بار حمل ساقط ہوتا رہتا ہے۔ اگر جوں توں کر کے حمل پورے دنوں تک پہنچ بھی جاتا ہے۔ تو بچہ مرا ہوا پیدا ہوتا ہے۔ یا پیدا ہونے کے فوراً بعد مر جاتا ہے۔ اس قسم کے بچوں کی حالتیں عجیب غریب دیکھنے میں آتی ہیں۔ بعض بچوں کے جسم گھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ گوشت سے پوست الگ ہوتا ہے۔ اور اگر بچہ بظاہر تندرست پیدا ہوتا ہے۔ تو اس میں تین یا چار ہفتے کے بعد موروثی آتشک کی مندرجہ ذیل علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

بچہ روز بروز لاغر اور کمزور رہنے لگتا ہے۔ اور وہ ہر وقت روتا رہتا ہے۔ اس کے تمام جسم خصوصاً چہرے پر بڈھوں کے مانند جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ اس کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ اور ہر وقت ناک بہتی رہتی ہے۔ منہ اور حلق میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ اور زخم ہو جاتے ہیں بعض اوقات ناک کے اندر زخم ہو کر ہڈی گل جاتی ہے سانس تنگی سے آتا ہے۔ ہونٹ پھٹ جاتے ہیں۔ مقعد کے اردگرد اور چڈوں میں خارش پیدا ہو جاتی ہے۔ گلابی رنگ کی پھنسیاں یا آبلے پڑ جاتے ہیں۔ بال باریک اور کمزور ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ دودھ کے دانت دیر سے نکلتے ہیں۔ اور نہایت بودے اور کمزور ہوا کرتے ہیں۔ اور جلد ہی گر جاتے ہیں۔ گاہے دست اور قے آنے لگتے ہیں۔ اور گاہے یرقان ہو جاتا ہے۔

ان علامتوں کے ظہور کے بعد جب تک مستقل دانت نکلتے ہیں یا بچہ سن بلوغ کو پہنچتا ہے۔ کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ البتہ مستقل دانت بدصورت بے ڈھنگے اور کرم خوردہ ہوا کرتے ہیں۔ بعض کی آنکھیں دکھتی رہتی ہیں۔ بعض کو اونچا سنائی دیا کرتا ہے۔ ہڈیوں میں گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ٹانگوں کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں گھٹنوں کے جوڑ سوج جاتے ہیں۔ اور ان میں درد ہوا کرتا ہے۔

علاج

آتشک مولودی کا حقیقتاً کوئی علاج نہیں ہے۔ آتشکی والدین سے جو حمل قرار پاتا ہے۔ وہ عموماً ساقط ہو جاتا ہے۔ اور اگر وقت مقررہ تک پہنچنے کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو بہت کم زندہ رہتا ہے اور جو زندہ رہتا ہے تو مختلف قسم کے عوارض میں مبتلا رہتا ہے اس کی زندگی موت سے بدتر ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ آتشک زدہ شخص کی قربت سے زوجہ کو بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ ایک عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے

لہٰذا آتشک مولودی سے بچے اور ایک دوسری معصوم ہستی کو بچانے کا واحد علاج یہی ہے۔ کہ آتشک کے مریضوں کو اس وقت تک شادی کی اجازت نہ دی جائے۔ جب تک کہ ان کا خون اس مرض کی سمیت سے بالکل پاک صاف نہ ہو جائے۔ اور اب اس کے جسم میں اس مرض کے زہر کا شائبہ تک بھی نہیں رہا۔

بعض یوروپین ممالک میں اس قسم کے مریضوں کو قانوناً شادی کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ اور اس وقت تک شادی کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جب تک ڈاکٹر اس کے بالکل شفایاب ہونے کی تصدیق نہ کر دے۔

بہرحال مرض کا علاج کرنا پڑتا ہے۔ اگر آتشک مولودی کے علاج کرنے کا اتفاق ہو تو اسے مصفی خون دوائیں مثلاً مصفی جدید یا معجون مصفی اعظم استعمال کرائیں۔ نیز اس کی والدہ یا دودھ پلانے والی کو بھی وہی دوا پلائیں۔

علاوہ ازیں تمام جسمانی کمزوری کو دور کرنے کا خیال پیش نظر رکھیں۔ غذائیں مقوی دیں۔ گھی۔ دودھ۔ مکھن اور تازہ پھل قوت ہضم کے مطابق ضرور کھلائیں۔ ہر قسم کی ترشی۔ گڑ۔ شکر۔ تیل۔ بینگن دال مسور اور بڑے جانوروں کا گوشت ہرگز نہ دیں۔ کھانے پینے کے علاوہ دوسرے اصول حفظان صحت پر سختی کے ساتھ عمل کریں۔ مثلاً پاک۔ صاف۔ روشن اور ہوادار مکان میں رکھیں۔ روزانہ غسل دیں۔ پاک صاف کپڑے پہنائیں۔

آتشک موروثی کا ایک حیرت انگیز نسخہ

آتشک موروثی میں اول تو حمل وقت مقررہ سے پہلے ہی ضائع ہو جاتا ہے۔ یا اگر بچہ وقت مقررہ پر پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ مردہ پیدا ہوتا ہے۔ بعض بچوں کا جسم ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو پانی میں ابالا گیا ہے۔ اگر بعض بچے زندہ پیدا ہوتے ہیں، تو وہ جب تک زندہ رہتے ہیں۔ ان مخصوص علامتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ جو ہم اوپر تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں۔ ان تمام حالات میں ایک مشہور و معروف حکیم صاحب یہ نسخہ استعمال کراتے تھے۔ اور کامیاب ہوتے تھے۔

نسخہ: سم الفار سفید۔ سہاگہ تیلیا۔ ہڑتال طبقی۔ افیون خام۔ چونا صدف۔ ریٹھا پھل۔ لونگ مصری۔ سب چیزیں ہموزن لے کر باریک پیس لیں اور کنڈیاری کے مروق پانی یا کٹیلی کے مروق پانی میں ایک روز کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں۔ اور سائے میں خشک کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال: جب کسی ایسی آتشک زدہ عورت کو حمل قرار پائے۔ تو ایک ایک گولی روزانہ بہ دن تک کھلائیں۔ دوسرے چلے میں دو دو گولیاں روزانہ دیں۔ اور تیسرے چلے میں تین گولیاں دیں۔ چوتھے چلے میں دو گولیاں دیں۔ اور پانچویں چلے میں ایک گولی دیں۔ اور جب بچہ پیدا ہو تو اس کو ایک چلہ تک ایک دانہ تل کے برابر ماں کے دودھ میں حل کر کے دیں دوسرے چلے میں دو تل کے برابر دیں۔ غرضیکہ جب تک مرض کا خوف ہو۔ ہر چلہ میں ایک تل کے برابر دوا بڑھاتے جائیں۔ ان شاء اللہ بچہ آتشک کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور اپنی عمر طبعی کو پہنچے گا

مریضہ کو معمولی سادہ غذائیں مثلاً گھیا (لوکی) ٹنڈا۔ تری پردل۔ پالک۔ شلجم۔ چقندر۔ گاجر اور گیہوں کی روٹی کھانے کے لئے دیں۔ بڑے جانوروں کے گوشت سے بالکل پرہیز رکھیں۔ بکری اور پرندوں کا گوشت کھا سکتے ہیں لیکن یہ بھی بہت کم کھائیں۔ بینگن۔ گوبھی۔ کرم کلہ۔ اروی اور دوسری قابض بادی غذاؤں سے بھی پرہیز کریں۔ تیل۔ ترشی۔ گڑ۔ شکر بھی ہرگز مناسب نہیں ہیں۔ تازہ میٹھے پھلوں میں سے میٹھا سیب۔ میٹھا انگور۔ میٹھا سنترہ۔ ناکھ اور لیچی کھا سکتے ہیں مذکورہ بالا نسخے میں کنڈیاری اور کٹیلی کا پانی نکالنے کا یہ طریقہ ہے کہ کنڈیاری کو کوٹ کر پانی نچوڑ لیں۔ اور کٹیلی شاخوں۔ پتیوں۔ پھلوں سمیت لے کر کوٹیں۔ اور ان کا پانی نچوڑ لیں۔ یہ نچوڑا ہوا پانی پیالے میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب جوش آ جائے آگ سے اتار لیں۔ اور چھان لیں۔ یہی مروق پانی ہے جسب ضرورت لے کر کام میں لائیں۔

کٹیلی سے کنائی خورد مراد ہے۔ جس کو بھٹ کٹیا بھی کہتے ہیں۔ یہ خاردار بوٹی ہے۔ اس کی شاخوں اور پتوں پر بے شمار سنہری کانٹے لگے ہیں۔ پھول خوبصورت بینگنی رنگ کا ہوتا ہے۔ اور اس کے درمیان زرد رنگ کا زیرہ ہوتا ہے۔ پھل ریٹھے کے برابر ہوتے ہیں۔ خام ہونے کی حالت میں سبز ہوتے ہیں۔ اور ان پر سفید سفید چتیاں۔

پڑی ہوتی ہیں۔ لیکن پختہ ہونے پر یہ پھل زرد رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اور زرد رنگ کے باریک باریک بیجوں سے بھرے رہتے ہیں۔

پھونہ صندل بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ صندل یعنی سیپ خواہ کسی قسم کی ہو۔ لے کر تنور یا بھٹی میں ڈال دیں۔ وہ جل کر سفید چونہ ہو جائے گی۔ بقدر ضرورت لے کر کام میں لائیں۔

آتشک مجازی

آتشک مجازی یا آتشک غیر حقیقی کو انگریزی میں سافٹ شینکر کہتے ہیں۔ اگرچہ اس میں بھی فاحشہ عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنے سے عضو پر زخم ہو جاتا ہے۔ اور یہ زخم متعدی ہوتا ہے۔ اگر یہ زیادہ پھیل جائے تو ... عضو مخصوص گل جاتا ہے۔ لیکن تاہم یہ زخم مقامی ہوتا ہے آتشک حقیقی کے مانند اس کا زہر خون میں سرایت نہیں کرتا۔ اور مناسب علاج کرنے پر جلد ہی آرام بھی ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اچھا ہو جانے کے بعد امراض فساد خون۔ پھوڑے پھنسی۔ آبلے۔ داغ دھبے وغیرہ جسم میں نمایاں نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی آتشک حقیقی کے مانند اس کے اچھا ہونے کے بعد دماغ و اعصاب اور ہڈیوں کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

علامات کسی فاحشہ عورت سے جو پہلے سے اس مرض میں مبتلا ہو) کی مقاربت سے عموماً چوبیس گھنٹے کے بعد عضو تناسل پر خارش سی ہونے لگتی ہے۔ اور ایک یا ایک سے زیادہ پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو تیسرے دن رطوبت پیدا ہو کر آبلے کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور پھر وہ آبلہ پھوٹ کر زخم بن جاتا ہے۔ یہ زخم مردوں میں عموماً حشفہ پر ہوا کرتا ہے۔ اور گاہے پیشاب کی نالی کے اندر پہنچ جاتا ہے۔ اور گاہے عضو تناسل کی جلد پر بھی ہو جاتا ہے ــــ عورتوں میں اندام نہانی کے باہر بیرونی کناروں پر یا اندر زخم پیدا ہو جاتا ہے۔

بہر حال اس زخم کے پیدا ہوتے ہی جنگاسوں کی گلٹیاں متورم ہو جاتی ہیں۔ اور چند روز کے بعد پختہ ہو کر زخم بن جاتی ہیں۔ آتشک مجازی کے زخم کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ گہرا ہو جاتا ہے۔ اس کے کنارے سوجے ہوئے اور اس کی سطح کرم خوردہ سی ہوتی ہے۔ اور اس سے مواد بکثرت بہا کرتا ہے جس سے عضو مخصوص سوج جاتا ہے۔ اور درد و جلن ہوا کرتی ہے۔ اگر مریض میلا کچیلا اور شرابی ہو، تو زخم بہت جلد پھیل جاتا ہے۔ اور عضو تناسل کی جلد اور بعض اوقات عضو تناسل تک گل جاتا ہے۔ خدا محفوظ رکھے۔

تشخیص اگرچہ مذکورہ علامتیں ایسی ہیں جن سے اس کو آتشک حقیقی سے تشخیص کیا جا سکتا ہے۔ اور دونوں میں بآسانی فرق معلوم کیا جا سکتا ہے۔ تاہم تشخیص مرض میں مزید سہولت کی غرض سے ذیل میں دونوں کی علامات فارقہ لکھی جاتی ہیں۔ طالب طب کو چاہئے کہ وہ ان علامتوں کو یاد رکھے۔ تاکہ تشخیص مرض کے وقت مغالطہ میں مبتلا ہونے سے بچ جائے

(۱) آتشک حقیقی میں مجامعت سے تین چار ہفتے کے بعد ایک خفیف سا سرخ رنگ کا سخت ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔ (۲) آتشک حقیقی میں سرخ ابھار یا زخم نمودار ہونے کے آٹھ دس روز بعد جنگاسوں میں گلٹیاں سوج کر سخت ہو جاتی ہیں۔ لیکن ان میں پیپ نہیں پڑتی (۳) آتشک حقیقی کا زہر خون میں پھیل جاتا ہے جس کے باعث مریض گوناگوں عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (۴) آتشک حقیقی کا علاج مسلسل دو سال تک کرنا ضروری ہے۔

آتشک مجازی میں (۱) مجامعت سے عموماً چوبیس گھنٹے کے بعد پہلے ایک پھنسی پیدا ہوتی ہے۔ جو تیسرے دن آبلہ میں تبدیل ہو کر پھوٹ جاتی اور زخم بن جاتی ہے۔ (۲) آتشک مجازی میں زخم کے پیدا ہوتے ہی جنگاسوں کی گلٹیاں سوج کر پک جاتی ہیں۔ اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ (۳) آتشک مجازی کا زہر خون میں سرایت نہیں کرتا۔ اس میں خون پاک صاف رہتا ہے (۴) آتشک مجازی چند ہفتوں کے مناسب علاج سے اچھا ہو جاتا ہے۔

علاج

اگرچہ آتشک کی یہ قسم محض زخم کی صفائی اور مناسب مرہم لگانے سے رفع ہو جاتی ہے۔ تاہم زیادہ بہتر یہ ہے کہ اندرونی طور پر آتشک حقیقی کے مانند مصفی خون دوائیں مثلاً مصفی جدید معجون مصفی اعظم کھلائیں۔ اور مسہلات دیں۔ اور زخم کو روزانہ برگ نیم کے جوشاندہ سے دھونے کے بعد مرہم آتشک جدید یا مندرجہ ذیل کوئی مرہم لگائیں:۔

مرہم رسوت سفیدہ کاشغری۔ مردار سنگ ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ کتیرا تین ماشہ۔ رسوت تین ماشہ۔ افیون ایک ماشہ۔ کافور دو ماشہ۔ موم سفید ڈیڑھ تولہ۔ روغن گل چھ تولہ۔ لعاب بہدانہ تین ماشہ ایک انڈے کی سفیدی۔ پہلے موم اور روغن گل ایک کوڑی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اس کے بعد دوائیں باریک پیس کر ملائیں۔ آخر میں لعاب بہدانہ اور انڈے کی سفیدی شامل کر کے استعمال کریں۔

جذام - کوڑھ

(Leprosy - - لپرسی)

فساد خون کے جس قدر بھی امراض ہیں۔ جذام ان میں سب سے زیادہ متعدی۔ اور تکلیف دہ خبیث مرض ہے۔ جذامی کی شکل دیکھتے ہی انسان کو نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ کھانا پینا تو درکنار، اس کے پاس کھڑا ہونا بھی گوارا نہیں کیا جا سکتا۔ یار دوست، عزیز و آشنا سب کو اس سے نفرت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اپنی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ مرض چودھویں اور پندرھویں صدی میں بہت کثرت سے پھیلا ہوا تھا۔ کرۂ زمین کا کوئی حصہ اس سے محفوظ نہ تھا۔ لیکن جوں جوں تہذیب و تمدن نے ترقی کی۔ اور لوگوں نے اصولِ حفظانِ صحت پر پابندی سے عمل کیا۔ اس مرض کی رفتار میں بھی کمی آ گئی۔ چنانچہ بعض ممالک میں تو اب یہ مرض شاذ و نادر ہی دیکھا جاتا ہے۔ البتہ ہندوستان میں یہ مرض روز بروز ترقی پذیر ہے۔ چنانچہ بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ۔ اور آسام میں اس مرض کی کثرت ہے۔

اطبائے جدید اس مرض کا سبب خاص جراثیم کو قرار دیتے ہیں۔ اور یہ نہایت ہی شدید متعدی مرض ہے۔ اس کی چھوت براہ راست تندرست آدمی کو لگتی ہے خصوصاً جب اس مرض کا مواد کسی تندرست آدمی کے جسم پر ایسی جگہ لگ جائے۔ جہاں پہلے سے زخم یا خراش موجود ہو۔ تو اس میں بہت ہی جلد اس مرض کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ابھار دار کوڑھ جس میں مریض کے جسم پر گرہدار زخم ہوتے ہیں۔ اور اس کی ناک بہتی رہتی ہے۔ اس کا مادہ بہت ہی زیادہ متعدی ہوتا ہے۔ جذامی کے استعمال شدہ کپڑوں اور مستعمل برتنوں کے استعمال، نیز مکھیوں، اور مچھروں وغیرہ کے توسط سے بھی یہ مرض تندرست آدمیوں کو لگ جاتا ہے۔

کیا جذام امراض متوارثہ میں سے ہے؟

اس کے متعلق اطباء مختلف الرائے ہیں جو اطباء اس کو امراض متوارثہ میں سے سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بعض جذامیوں کی اولاد بھی جذامی دیکھی گئی ہے۔ علاوہ ازیں بعض محققین کی تحقیق کے مطابق جذامی عورت کے دودھ میں بھی اس مرض کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ تو اس کے امراض متوارثہ ہونے میں شک نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کے برخلاف دوسرے اطباء اس کو امراض متوارثہ میں شمار نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں، کہ جذامی والدین کے بچے جذامی نہیں ہوتے چنانچہ جذامی والدین کے بہت سے بچوں کو تجربۃً علیحدہ کر کے ان کی پرورش کی گئی۔ تو وہ اس مرض سے قطعاً محفوظ رہے۔ شیرخوار بچوں میں یہ مرض بالکل نہیں دیکھا گیا۔ غرضیکہ اس مرض کے امراض متوارثہ میں بہت کچھ تامل کیا جا سکتا ہے۔

اسباب

جذام کا اصلی سبب تو فساد خون ہی ہے جب خون میں خاص قسم کی سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یا بالفاظ دیگر خاص قسم کے جراثیم داخل ہو جاتے ہیں۔ تو یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ طبی نقطہ نگاہ سے گاہے اس مرض کا سبب سودا ہوتا ہے۔ اور گاہے سودائے بلغمی اور گاہے سودائے صفراوی۔

گاہے دودھ اور مچھلی کے کھانے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور گاہے دودھ۔ دہی۔ اور سرکہ جیسی متضاد چیزوں کے ایک ساتھ کھانے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ بہت زیادہ قابض، بادی اور غلیظ غذاؤں کا کثرت استعمال بدہضمی۔ پیشاب۔ پاخانہ۔ اور قے کا رکنا۔ گڑ۔ شکر کا کثرت استعمال اور بدہضمی کی حالت میں مجامعت کرنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ مرض آتشک کے بہت سے مریض آخر کار جذام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

یہ مرض عموماً دس سال کی عمر سے تیس سال کی عمر تک ہوتے ہوئے دیکھا جاتا ہے۔ ادھیڑ عمر اور بڑھاپے میں بہت کم دیکھا جاتا ہے اور عورتوں کے مقابلے میں مردوں کو زیادہ ہوتا ہے۔

اقسام

اطبائے جذام کی دو قسمیں قرار دی ہیں:-

(۱) جذام متقرح ۔ جو سودائے صفراوی سے پیدا ہوتا ہے ۔

(۲) جذام غیر متقرح ۔ جو سودائے بلغمی سے پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن عام طور پر اس مرض کے متعدد مریضوں کو دیکھنے اور بہت غور و فکر کرنے کے بعد اس مرض کو دو قسموں میں منقسم کیا جاتا ہے :۔

(۱) جذام درنی (گرہدار جذام) (۲) جذام حذری ۔

(۱) جذام درنی (گرہدار جذام) زیادہ تر سرد ملکوں میں ہوتا ہے چھوت لگنے کے ہفتوں، مہینوں ۔ بلکہ گاہے برسوں کے بعد بسبب قوی و ضعیف ہونے کے اعتبار سے اس مرض کی علامتیں پیدا ہوتی ہیں ــــ جب تک اس مرض کی سمیت جسم کے اندر پوشیدہ رہتی ہے ۔ اس وقت تک مریض عموماً اپنے جسم میں کمزوری محسوس کیا کرتا ہے طبیعت اداس سی رہنے لگتی ہے ۔ ہضم خراب رہتا ہے ۔ دماغ پر غنودگی مسلط ہوتی ہے ۔ جوڑوں میں درد ہوتا ہے ۔ اور بے قاعدہ بخار آنے لگتا ہے ۔

گاہے ان علامتوں کے ساتھ ہی اور گاہے ان کی علامتوں سے ظہور کے تھوڑے دنوں بعد جسم کے کسی کسی حصے خصوصاً چہرے اور کان کی لو پر سرخ چمکدار چٹے یا داغ پڑنے لگتے ہیں ۔ جو چند روز کے بعد زائل ہو جاتے ہیں ۔ لیکن ان کے بجائے بھورے رنگ کے داغ رہ جاتے ہیں چند روز کے بعد پھر بخار آجاتا ہے ۔ اور اُن داغوں پر چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے دانے نمودار ہونے لگتے ہیں ۔ جو آپس میں مل کر اور حجم میں بڑھ کر گانٹھیں سی بن جاتی ہیں ۔ یہ گانٹھیں دانہ مٹر سے لے کر مرغی کے انڈے کے برابر تک ہوتی ہیں ۔ ان کے اوپر بال بالکل نہیں ہوتے اور جائے وقوع کے لحاظ سے ہاتھ ۔ کلائی ۔ بازو ۔ رانوں ۔ اور کنج ران کے علاوہ چہرے پر ان گانٹھوں کی کثرت ہوتی ہے ۔ لہٰذا مریض کا چہرہ خوفناک نظر آنے لگتا ہے ۔ اور چہرے کی اسی خوفناکی کے باعث اس کو "داء الاسد" (شیر کا مرض) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔

اگرچہ مذکورہ بالا چٹوں اور گانٹھوں میں عموماً حس ہوا کرتی ہے ۔ لیکن گاہے اعصاب پر دباؤ پڑنے کے باعث ان میں بے حسی بھی پیدا ہو جاتی ہے ــــ گاہے مذکورہ گانٹھیں تحلیل ہو جاتی ہیں ۔ اور ان کے بجائے گہرے نشانات رہ جاتے ہیں ۔ اور گاہے یہ گانٹھیں پھوٹ کر زخم بن جاتے ہیں ۔ اور ان سے رطوبت بہنے لگتی ہے ۔ رخسار لٹک جاتے ہیں ۔ اور ناک بیٹھ جاتی ہے ۔

(۲) جذام حذری زیادہ تر گرم ممالک میں ہوتا ہے ۔ اس کی ابتدائی علامتیں تقریباً وہی ہوتی ہیں ۔ جو اوپر جذام درنی میں بیان ہو چکی ہیں ۔ لیکن جلد پر گول ۔ سفید اور زردی مائل دھبے نمودار ہوتے ہیں ۔ تو روز بروز اُن کی گولائی بیضوی اور بے ڈھنگے دھبوں کی شکل میں بدلتی جاتی ہے ۔ ان دھبوں کے کنارے اُبھرے اور ذکی الحس ہوتے ہیں ۔ لیکن درمیانی حصہ قدرے نیچے کو دبا ہوا ۔ سفید اور بے حس ہوتا ہے ۔ اور ان دھبوں کی پیدائش کے ساتھ ہی محیطی اعصاب میں جھنجھناہٹ یا چنبھن کا درد معلوم ہونے لگتا ہے ۔ اعصاب کے بعد عضلات بھی متاثر ہونے لگتے ہیں ۔ چنانچہ وہ لاغر و کمزور ہونے کے بعد مسترخی ہو جاتے ہیں ۔ جلد ۔ ہڈیوں اور جوڑوں کے تغذیہ میں خلل پڑ جاتا ہے ۔ انگلیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں ۔ یا جھڑنی شروع ہو جاتی ہیں ہتھیلی کا گوشت تحلیل ہو جاتا ہے ۔

جذام حذری کے بعض مریضوں میں ابتدائی علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ ہاتھ پاؤں سُن ہو جاتے ہیں ۔ اُن کے جوڑوں میں درد ہوتا ہے ۔ اگر مقام سن پر سوئی چبھوئی جائے ۔ یا آگ سے جلانے کی کوشش کی جائے تو بھی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ۔ پھر ان دھبوں پر آبلے پیدا ہو کر پھوٹ جاتے ہیں بشدت مرض میں انگلیاں اور ہتھیلی کا گوشت گل کر گرنے لگتا ہے ۔

شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جذام کی مذکورہ بالا دونوں قسمیں مرکب ہو جاتی ہیں ۔ یعنی دونوں قسم کی مذکورہ بالا علامتیں پائی جاتی ہیں ۔ گاہے جذامی اُبھار پیدا ہو کر اعصاب ماؤف ہو جاتے ہیں ۔ اور گاہے اعصاب ماؤف ہو کر پھر نمایاں ہونے لگتے ہیں ــــ جب کسی مریض میں مذکورہ بالا دونوں قسم کے جذام کی علامتیں پائی جاتی ہیں ۔ تو اس کو "جذام مرکب" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔

بعض اطبا ۔ جذام کی دو اور قسمیں بھی بیان کرتے ہیں :۔

(۱) جذام ابیض ۔ (۲) جذام اظفار ۔

(۱) جذام ابیض میں جسم کے مختلف مقامات پر سرخ سرخ داغ پڑنے کے بعد گنٹھیاں نہیں پیدا ہوتیں ۔ بلکہ وہاں کی جلد کا رنگ سفید ہو کر مقام ماؤف بے حس ہو جاتا ہے ۔

اگرچہ بعض لوگوں کے نزدیک برص (پھلبہری) بھی جذام ہی کی ایک قسم ہے - اور اسی لئے اس کو سفید کوڑھ کا اور کچّا کوڑھ کہتے ہیں۔ لیکن درحقیقت جذام ابیض برص کے علاوہ ہے - برص کے سفید داغ یکساں ہموار ہوتے ہیں - اور جلد بے حس نہیں ہوتی۔ لیکن اس کے برخلاف جذام ابیض کے داغوں کے کنارے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں - اور ان داغوں کی جگہ بے حس ہوتی ہے -

(۲) جذام اظفار میں ناخن ہڈیوں کے مانند بوسیدہ ہو جاتے ہیں -

علامات

جب کسی شخص میں مرض جذام پیدا ہونے والا ہوتا ہے - تو اس میں سب سے پہلے جلد کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے - وہ چھونے سے عموماً چکنی اور ملائم معلوم ہوا کرتی ہے - اور گاہے کھردری بھی ہو جاتی ہے - اور جس مقام پر اس کی ابتدا ہونے والی ہوتی ہے - اس جگہ یا تو کثرت سے پسینہ آنے لگتا ہے - یا دھوپ لگنے سے بھی پسینہ نہیں آتا - سوزش اور خارش ہوتی ہے - زہریلی مکھیوں کے کاٹنے سے دھبّے پڑنے لگتے ہیں - پھوڑے پھنسیاں نمودار ہونے لگتی ہیں - درد ہوتا ہے - زخم کے بھرنے پر بھی جلد خشک رہتی ہے - خون کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے - چھونے کی قوت گاہے باطل اور گاہے ناقص ہوتی ہے -

ان علامتوں کے ظاہر ہونے سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خون کے اندر مادّہ مرض سرایت کر گیا ہے - اور اگر منہ اور زبان خشک رہیں - پھوڑے پھنسیاں نکلتے رہیں - اور اُن میں سوئیاں چبھتی ہوئی معلوم ہوں - زخم بھی پیدا ہو جائیں - اور انگلیاں گلنے لگیں - تو سمجھ لیں، کہ مادہ مرض گوشت اور چربی تک میں سرایت کر گیا ہے - اور اگر ناک بیٹھ جائے - آنکھوں کا رنگ سُرخ ہو جائے - گلا بیٹھ جائے آواز بھاری پڑ جائے - تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مادّہ مرض ہڈیوں تک میں پہنچ گیا ہے - اگر اعضا کٹنے لگیں - ان سے ہر وقت پیپ اور مواد نکلتا رہے - آنکھیں انگاروں کی طرح سُرخ ہو جائیں - آواز بیٹھ جائے تو ان علامتوں کے ظاہر ہونے کے بعد شفا پانا محال ہے -

انجام مرض

یہ مرض تقریباً لاعلاج ہے لیکن فوری طور پر مہلک نہیں ہے - جذامی ابتدائے مرض سے لے کر بیس سال تک زندہ رہ سکتا ہے - جذامی کی موت عموماً اُس وقت ہوتی ہے - جب حنجرے کا ورم بڑھ کر سانس کی آمد و رفت کو بند کر دیتا ہے - یا خون میں پیپ کے شامل ہو جانے سے تعفن الدم لاحق ہو جاتا ہے - یا حلق اور پھیپھڑوں میں مختلف خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں - یا مریض جذام کی ہلاکت کا سبب عام جسمانی کمزوری اسہال، دق یا ذات الجنب اور نمونیا ہوتے ہیں - اگر ابتدائے مرض میں مناسب علاج میسّر آ جائے - تو مریض اچھا بھی ہو سکتا ہے -

تدابیر حفظ ما تقدم

(۱) جذام ایک شدید تر متعدی مرض ہے - لہٰذا جس شخص میں اس مرض کی علامتیں پیدا ہوں - اس کو دوسرے آدمیوں سے الگ کسی صاف اور کشادہ مقام پر رکھیں - بلکہ حکومت کی طرف سے اس قسم کے لوگوں کے لئے جو مخصوص ہسپتال یا کوڑھی خانے بنائے گئے ہیں - اُن میں داخل کرائیں - روزانہ نیم یا گندھک کا صابون مل کر نیم گرم پانی سے نہلائیں - صاف ستھرے کپڑے پہنائیں - زود ہضم ہلکی غذائیں کھانے کے لئے دیں -

(۲) جذامی کے زخموں پر پٹی باندھیں - اور ایسا موقعہ ہی نہ دیں، کہ دوسرے تندرست آدمیوں تک فاسد مادّہ پہنچنے کی نوبت آئے - زخم پر جو پٹی بندھی ہوئی ہو - پاخانہ، پیشاب اور بلغم وغیرہ کو زمین میں گہرا دبا دیں، یا جلا دیں -

(۳) جذامیوں کو کسی قسم کا پیشہ اور تجارت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ان کو بستیوں میں مانگنے کے لئے بھی نہیں آنے دینا چاہیئے - اگر کوئی آئے بھی، تو اس کو روپیہ پیسہ ہرگز نہ دیں - کیونکہ وہ اس روپے پیسے کو لے کر مادہ مرض سے آلودہ کر کے کسی دکاندار کو دے گا - اور اس طرح اس مرض کے پھیلنے میں مدد ملے گی - لہٰذا جذامی کو روپے پیسے کے بجائے کھانے کے لئے کوئی چیز دیں، تو بہتر ہے -

اگر جذامی والدین کا کوئی بچہ ہو تو اس کو والدین سے الگ رکھیں -

مذکورہ بالا احتیاطی تدابیر کے علاوہ ہر شخص کو ان باتوں سے بچنا چاہیئے - جن کی کثرت سے اس مرض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے - اور جن کو ہم اس مرض کے اسباب میں بیان کر چکے ہیں -

اُصولِ علاج

اس مرض کا علاج آتشک کے مانند کیا جاتا ہے۔ یعنی پہلے تین ہفتہ تک نقوع چرائتہ شاہترہ پلائیں اور کبھی مسہل دیں۔ پھر ہفتہ دو ہفتہ کا مسہل دیں۔ اور پھر مصفی خون ادویہ کا استعمال کرائیں۔ جن کا نسخہ آتشک میں بیان ہو چکے ہیں۔ یا عشبہ سے تیار ہونے والے مصفی خون مرکبات استعمال کرائیں۔ یا مندرجہ ذیل سفوف کھلائیں۔ جو مادہ مرض کو خارج کرنے میں لاثانی ہے۔

اگر جذام سوداوی صفراوی کی وجہ سے ہو جو مریض کی رنگت اور صفراوی علامتوں سے پہچانا جا سکتا ہے۔ تو تنقیہ کے بعد ترطیب بدن کے لئے ماء الجبن استعمال کرائیں۔ لیکن اگر مادہ مرض سوداوی بلغمی ہو، تو تنقیہ کے بعد ترطیب کے لئے ماء الجبن کے استعمال کی ضرورت نہیں ہے یہی مندرجہ ذیل سفوف استعمال کیا جا سکتا ہے:۔

نسخہ:۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست بہیڑہ۔ آملہ۔ دیودار ہلدی کٹکی۔ جیٹھی مدھ خراسانی۔ گلو نیم۔ ملیٹھی۔ نیم کی چھال۔ ہر ایک دس تولہ کو نیم کوب کر کے مٹی کے کورے برتن میں رکھیں۔ روزانہ دو تولہ دوائے کر رات کو پاؤ سیر پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے، چھان کر دو تولہ شہد ملا کر پئیں۔ جذام آتشک وغیرہ امراض فساد خون میں مفید و مجرب ہے۔ غذا میں بیسنی روٹی بغیر نمک کی گھی کے ساتھ کھائیں۔

علاوہ ازیں بعض اطباء جذام میں بطور منضج یہ نسخہ پلاتے ہیں:۔

نسخہ منضج:۔ شاہترہ تین ماشہ۔ گل حنا تین ماشہ۔ گل منڈی پانچ ماشہ۔ گل سرخ پانچ ماشہ۔ عناب پانچ ماشہ۔ صندل سرخ پانچ ماشہ۔ افتیمون پانچ ماشہ۔ بسفائج فستقی پانچ ماشہ۔ سب کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو چھان کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پئیں۔

پندرہ تا بیس روز تک برابر پلاتے رہیں۔ اس کے بعد تخم خربزہ پانچ ماشہ۔ تخم کاسنی پانچ ماشہ۔ گل نیلوفر پانچ ماشہ۔ بادیان پانچ ماشہ۔ مکوہ خشک پانچ ماشہ۔ گل سرخ پانچ ماشہ۔ منقیٰ نو ماشہ۔ مغز املتاس چار تولہ۔ شیر خشت دیسی چار تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ سات ماشہ ملا کر مسہل دیں۔ ہر مسہل کے بعد دو روز کا وقفہ دیں۔ وقفہ کے روز مندرجہ ذیل تبرید پلائیں۔ جو جذام کے لئے مخصوص ہے

تبرید:۔ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں۔ اوپر سے عناب پانچ دانہ عرق مصفی میں پیس چھان کر شربت مصفی دو تولہ ملا کر پلائیں۔

عرق مصفی: شاہترہ۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ گل حنا۔ گل نیم۔ گل سرخ۔ گل نیلوفر۔ گل بکائن۔ گلوئے نیم۔ ثمر نیم۔ ثمر بکائن۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ آملہ۔ نیل کنٹھی، افتیمون۔ بسفائج۔ افسنتین۔ بادرنجبویہ۔ تخم کاسنی۔ تخم خیارین تخم خرفہ۔ تخم خربزہ۔ تخم کدو۔ صندل سرخ۔ صندل سفید ہر ایک پانچ تولہ۔ منڈی چالیس تولہ۔ برہم ڈنڈی بیس تولہ۔ برادہ شیشم بیس تولہ۔ برادہ آبنوس بیس تولہ۔ برادہ نیم بیس تولہ۔ پوست نیم چالیس تولہ۔ پوست بکائن پانچ سیر۔ باچی پانچ تولہ۔ تخم پنواڑ پانچ تولہ۔ سب دواؤں کو تین گنا پانی میں رات کو بھگو رکھیں۔ صبح کو نصف عرق کشید کریں۔

شربت مصفی: چوب چینی۔ عشبہ ولائتی۔ عناب۔ گل نیلوفر۔ گاؤزبان۔ شاہترہ۔ آلو بخارا۔ تخم کاسنی۔ بسفائج فستقی۔ افتیمون۔ افسنتین۔ برادہ صندل سرخ۔ برادہ صندل سفید ہر ایک چار تولہ لے کر چار سیر پانی میں رات کو بھگو رکھیں۔ صبح کو جوش دیں۔ یہاں تک کہ پانی آدھا رہ جائے۔ اب اس پانی میں ڈیڑھ سیر شکر ملا کر شربت کا قوام بنائیں۔

سفوف چال موگرا: جذام کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ تنقیہ کے بعد استعمال کرانے سے نفع دیتا ہے۔

نسخہ:۔ چوب چینی۔ باچی۔ ہلدی۔ بھنگ۔ تخم چاول موگرا سب چیزیں برابر وزن لے کر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ تین ماشہ سفوف کھا کر اوپر سے مذکورہ بالا عرق مصفی پلائیں۔

(چال موگرا کے درخت جنگل میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ جذام کی خاص دوا ہے)

اکسیر جذام: جذام کے لئے اکسیر ہے۔ نسخہ:۔ بھلاوے سوا چار سیر لے کر ان کی ٹوپیاں اتار دیں۔

(باقی ص ۵۴ پر)

برص پھلبہری

(لیوکوڈرما ۔ Leucoderma)

برص کو عام لوگ سفید کوڑھ بھی کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ مرض ایک خاص قسم کے فساد خون ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ لہذا اس کو بھی اسی سلسلے میں بیان کیا جاتا ہے۔

ماہیت مرض برص میں جلد کے اوپر سفید رنگ کے داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو گاہے کسی ایک عضو پر ہوتے ہیں۔ اور گاہے تمام بدن میں پھیل جاتے ہیں۔ اس صورت میں اس کو برص منتشر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

گاہے اس مرض کا کوئی سبب نہیں پایا جاتا۔ لیکن گاہے یہ آتشک کے بعد نتیجۃً پیدا ہوتا ہے۔

علامات برص کا داغ سفید اور چکنا ہوتا ہے۔ دھوپ میں چلنے پھرنے یا آگ کے پاس بیٹھنے سے اس جگہ سوزش معلوم ہونے لگتی ہے۔ جب یہ مرض پرانا ہو جاتا ہے، تو مقام ماؤف کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ اور اس جگہ سوئی چبھونے سے خون کے بجائے سفید رطوبت نکلتی ہے۔

برص کا داغ پہلے چھوٹا سا ہوتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے۔ اور اسی طرح داغ جسم کے دوسرے حصوں پر پیدا ہو کر بڑھنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض مریضوں کا تمام جسم سفید ہو جاتا ہے۔

تشخیص اس مرض کو جذام ابیض اور بہق ابیض سے تشخیص کیا جاتا ہے۔ جذام ابیض اور برص کی علامات فارقہ جذام میں بیان ہو چکی ہیں ——— بہق ابیض اور برص کے درمیان اس طرح فرق کیا جا سکتا ہے کہ ——— برص میں داغوں کا رنگ سفید اور چمکدار ہوتا ہے۔ اور جس قدر یہ مرض پرانا ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر اس کی سفیدی گوشت اور پوست میں گہری ہوتی جاتی ہے۔ شروع میں مقام ماؤف کے بال بھورے ہوتے ہیں۔ لیکن مرض کے مزمن اور مستحکم ہو جانے کے بعد سفید ہو جاتے ہیں۔ اور مرض کے مزمن و مستحکم ہونے کے بعد مقام ماؤف پر سوئی چبھونے سے خون کے بجائے سفید رطوبت نکلتی ہے۔ اور اس جگہ کو خواہ کتنا ہی رگڑیں۔ وہ سرخ نہیں ہوتی۔ لیکن اس کے برخلاف ———

بہق ابیض میں داغوں کی سفیدی ہلکی ہوتی ہے۔ اور یہ سفیدی گہری نہیں ہوتی۔ مرض خواہ کتنا ہی پرانا ہو جائے۔ اس مقام کے بال سیاہ ہی رہتے ہیں۔ اور داغ میں سوئی چبھونے سے خون ہی نکلتا ہے۔

انجام جب یہ مرض پرانا ہو جاتا ہے۔ اور اکثر حصہ بدن پر پھیل جاتا ہے، تو لاعلاج ہو جاتا ہے۔ اگر مرض کی ابتداً ہو، مقام ماؤف رگڑنے سے سرخ ہو جائے۔ اور اس پر اُگنے والے بال زیادہ سفید نہ ہوں۔ اور سوئی چبھونے سے خون یا سرخی مائل رطوبت خارج ہو، تو مرض کو قابل علاج سمجھا جاتا ہے۔ اور مناسب علاج سے اچھا ہو جاتا ہے۔

علاج سب سے پہلے مندرجہ ذیل نسخہ منضج پلائیں۔

نسخہ [illegible] بادیان۔ بیخ بادیان۔ بیخ کرفس ہر ایک سات ماشہ۔ اصل السوس مقشر پانچ ماشہ۔ پرسیاوشاں سات ماشہ۔ اسطوخودوس [illegible] ماشہ۔ انجیر زرد پانچ دانہ۔ تخم خطمی سات ماشہ۔ تخم خبازی سات ماشہ۔ گاؤزبان پانچ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مل چھان کر شربت [illegible] چار تولہ ملا کر پلائیں۔

آٹھ روز تک یہ نسخہ پلانے کے بعد نویں روز اس میں سنا کی سات ماشہ۔ تربد سفید سات ماشہ اسی نسخہ میں شامل کر کے رات کو بھگو دیں۔ اور صبح کو منضج میں پانچ تولہ شیر خشت ۴ تولہ ترنجبین ۴ تولہ [illegible] شیرہ تخم [illegible] شیرہ [illegible] پانچ دانہ اضافہ کر کے پلائیں۔ اگلے روز [illegible]

دیں - اور تبرید کا نسخہ پلائیں - اسی طرح ایک ایک روز کے وقفہ سے تین مسہل دیں - اور مسہلات سے فارغ ہونے کے بعد معجون عشبہ یا مسہل ... چھ ماشہ یا عصفی جدید ایک ایک عدد صبح و شام کھلائیں - اور روغن دافع برص داغوں پر لگائیں - اور مندرجہ ذیل دواؤں میں سے کوئی دوا استعمال کرائیں - گاہے یہ دوائیں منضج و مسہل پلانے کے بعد بھی استعمال کراتے رہیں - ان سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے -

نسخہ رسوت چاکسو والا - برص کی ابتدا میں مفید ہے - **نسخہ** رسوت - چاکسو - نرکچور - کتھہ سفید ہر ایک تین ماشہ کو نیم کوب کر کے رات کو تقریباً آدھ پاؤ پانی میں بھگو رکھیں - صبح کو صاف نتھرا ہوا پانی لے کر پلائیں -

دوائے برص - گندھک - آملہ سار - گلنار - باچی ہر ایک پانچ ماشہ لے کر رات کو آدھ پاؤ پانی میں بھگو رکھیں - صبح کو آب زلال لے کر پلائیں اور پھوک کو پیس کر داغوں پر لگائیں -

عرق برص - برص کے لئے تجربہ کی ہوئی دوا ہے **نسخہ** ہلدی - پوست اندرون درخت نیم - بالون - پرانا گڑ ہر ایک آدھ سیر لے کر پانچ سیر پانی میں ایک مٹکے کے اندر ڈال کر منہ بند کر کے گھوڑے کی لید کے انبار میں دفن کر دیں - دو ہفتہ کے بعد نکال کر عرق کشید کر کے بوتلوں میں رکھیں - اور صبح و شام دس دس تولہ عرق پلائیں -

سفوف برص - برص کے لئے بارہا کا مفید و مجرب ہے - مسیح الملک کا معمولہ مطب ہے - **نسخہ** :- تخم چاکسو - تخم پنواڑ - باچی - پوست درخت انجیر دشتی - پوست اندرون درخت نیم - ہر ایک پانچ تولہ لے کر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں -

مقدار خوراک و ترکیب استعمال - چھ ماشہ سے ایک تولہ تک یہ سفوف رات کو آدھ پاؤ پانی میں بھگو رکھیں - صبح کو اس کا صاف پانی نتھار کر پئیں - اور پھوک کو سرکہ میں پیس کر داغوں پر لگائیں - غذا میں بیسنی روٹی اور گھی کے سوا کچھ نہ کھائیں -

حبّ باچی - برص کے لئے مفید و آزمودہ دوا ہے - **نسخہ** باچی - گندھک - آملہ سار - ترپھلہ - ہر ایک ایک تولہ کو پیس چھان کر آب ترپھلہ میں گوندھیں - اور جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں -

مقدار خوراک و ترکیب استعمال - ایک ایک گولی صبح و شام پانی سے کھائیں اور ایک گولی آب ترپھلہ میں گھس کر داغوں پر لگائیں -

ضماد برص - مور کی ہڈیاں جلائی ہوئی - باچی - ہلدی ہر ایک تین ماشہ کو پیس کر آب کریلہ پاؤ سیر میں حل کر کے روزانہ داغوں پر لگایا کریں -

ضماد برص - بیر بہوٹی ایک تولہ - پارہ ایک تولہ - مردار سنگ ایک تولہ - سنکھیا ایک تولہ - سب کو گائے کے گھی چار تولہ میں کھرل کر کے داغوں پر لگا کر دھوپ میں بیٹھیں -

غذا و پرہیز - بیسنی روٹی گھی سے کھائیں - نمک سے پرہیز کریں اگر اس کو کھانے کھانے طبیعت اکتا جائے تو کبھی کبھی کم نمک مرچ کی سبز ترکاریوں اور گوشت کے شوربے سے روٹی کھائیں - لیکن دودھ دہی چاول اور ہر قسم کی ترشی سے پرہیز رکھیں -

فیل پا - داء الفیل

(ایلی فنٹ تائی سس ---- Elephantiasis)

ماہیت مرض فیل پا سوداوی امراض میں سے ہے یعنی جب خون کثیف اور غلیظ مواد کی آمیزش سے غلیظ ہو جاتا ہے - تو عروق جاذبہ مسدود ہو جاتی ہیں - اور جلد اور اس کے نیچے کی ساخت ماؤف ہو کر موٹی ہو جاتی ہیں -

یہ مرض پاؤں کے علاوہ فوطوں میں بھی ہوتا ہے - اس صورت میں اس کو **فیل فوطہ** کہتے ہیں -

وجہ تسمیہ فیل پا میں مریض کے پاؤں اور پنڈلی پھول کر ہاتھی کے پاؤں سے مشابہ ہو جاتے ہیں - اسی لئے اس مرض کو فارسی میں فیل پا - عربی میں داء الفیل اور انگریزی میں ایلی فنٹ تائی سس کہتے ہیں -

اسباب اس مرض کا سب سے بڑا سبب سوداوی خلط ہوتی ہے جو پاؤں اور پنڈلی میں اتر کر اس مرض کو پیدا کر دیتی ہے - اس کے علاوہ گاہے بلغم غلیظ کی وجہ سے بھی یہ مرض لاحق ہوتا ہے - اور گاہے خالص خون بھی اس مرض کا سبب بن جاتا ہے - اور یہ اس وقت ہوتا ہے - جب پاؤں کی طرف خون اتنی زیادہ مقدار میں آئے کہ پاؤں کی ساخت سارے خون کو اپنی غذا نہ بنا سکے - اس صورت میں پاؤں پہلے سرخ ہوتا ہے - اور اس کے بعد آخر میں سیاہ اور موٹا ہو جاتا ہے

بعض اوقات اس مرض میں پاؤں زخمی ہو جاتا ہے۔ اور سرطان (کینسر) پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

یہ مرض زیادہ تر ان لوگوں کو ہوتا ہے۔ جو ایسی غذائیں کھاتے ہیں جن کے کھانے سے غلیظ سوداوی خلط بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً گائے اور بھینس کا گوشت اور بڑی مچھلیاں خصوصاً نمک لگا کر خشک کیا ہوا گوشت اور مچھلیاں ——— اور خصوصاً ان لوگوں کو ہوتا ہے جو زیادہ چلتے پھرتے ہیں۔ یا کودنے۔ پھاندنے کا کام کرتے ہیں۔ یا بھاری بوجھ اٹھاتے ہیں۔ یا ایسے پیشے کرتے ہیں۔ جن میں زیادہ دیر تک کھڑے رہ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً دربان دھوبی۔ نٹ۔ لوہار۔ اور بڑھئی (وہ لوہار اور بڑھئی جو ہتھوڑے اور کلہاڑے کی ضرب لگانے کا کام کرتے ہیں) وغیرہ ———

علاوہ ازیں غذا کے ہضم ہونے سے پہلے زیادہ پانی پینے کی عادت اور شکم پُری کی حالت میں جماع کرنا بھی اس مرض کے پیدا کرنے میں معین ہوتا ہے۔

بعض گرم ملکوں میں یہ مرض مقامی ہوتا ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں یہ مرض زیادہ تو بنگال میں پایا جاتا ہے۔

جدید تحقیقات سے اس مرض کا سبب ایک خاص قسم کے جراثیم تحقیق ہوئی ہیں۔ یہ جراثیم جب کسی ذریعہ سے عروق جاذبہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ تو ان میں ایک خاص قسم کا التہاب پیدا کر دیتے ہیں جس سے یہ رگیں ابھر کر موٹی موٹی رگوں کی شکل میں نظر آنے لگتی ہیں۔ اور مرض دوالی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور گاہے یہ التہاب پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جب کبھی یہ جراثیم خصیوں اور حبل المنی میں جا پہنچے ہیں۔ تو خصیوں میں خاص قسم کا ورم پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور اور دوالی الصفن۔ فیل فوطہ۔ استسقاء خصیہ۔ یا قیلہ مائیہ (ہائیڈروسیل) جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جب پاؤں کے عروق جاذبہ کا التہاب مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے۔ تو مرض فیل پا پیدا ہو جاتا ہے۔

انجام اگر مریض اور معالج دونوں مستقل مزاج ہوں، تو صرف ابتداء مرض میں شفا یابی کا تھوڑا سا امکان ہے۔ لیکن انتہائے مرض میں شفا یابی امر محال ہے۔ جہاں تک اس مرض کے سبب کا تعلق ہے۔ قدیم اور جدید نظریات میں اختلاف ہے۔ لیکن انجام کے متعلق دونوں طبیب ہم آہنگ ہیں۔ چنانچہ ———

شیخ رح کا قول ہے "فیل پا ایک خبیث مرض ہے۔ بہت ہی کم اچھا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کو اس کی حالت میں چھوڑ دینا چاہیئے اور مریض کو علاج کی اذیت نہیں دینی چاہیئے۔ اگر انتہائے مرض میں پاؤں زخمی ہو جائیں۔ اور پاؤں کے گلنے سڑنے کا اندیشہ ہو، تو اس صورت میں اس کا علاج پاؤں کو کاٹ دینے کے سوا کچھ نہیں ہے"

جرجانی لکھتے ہیں کہ "اگر فیل پا کی رنگت سرخ ہو، تو اس کا علاج آسان ہے۔ لیکن جب اس کا رنگ بدل جائے۔ اور وہ سخت اور کھردرا ہو جائے۔ تو بہت کم اچھا ہوتا ہے"

اسی طرح ایک محقق ڈاکٹر کا قول ہے، کہ "جب یہ مرض مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے۔ تو اس کا علاج بہت صبر آزما اور مایوس کن ہو جاتا ہے۔ صبر آزما تو اس لئے، کہ خواہ کتنی ہی محنت سے علاج کیوں نہ کیا جائے مریض کو جلدی فائدہ نہیں ہوتا۔ مریض اور معالج دونوں کو علاج کا اثر دیکھنے کے لئے کافی عرصہ تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور مایوس کن اس لئے، کہ معالج بہت محنت سے عرصہ تک مریض کا علاج کرتا رہتا ہے۔ لیکن قبل اس کے، کہ وہ علاج کا اثر دیکھے۔ مریض مایوس ہو کر اس کا علاج ترک کر دیتا ہے"

علاج اس مرض کا اصول علاج یہ ہے کہ منضج سوداء پلا کر بار بار وقفہ کے ساتھ مادہ کا تنقیہ کریں۔ تنقیہ سے فارغ ہونے کے بعد رگ باسلیق کی فصد کھولیں۔ پنڈلیوں پر پچھنے اور جونکیں لگائیں۔ ان کے علاوہ مقامی طور پر مادہ مرض کو تحلیل کرنے والی ایسی دوائیں پاؤں پر ضماد کریں۔ جو ساخت کو قوی کرنے والی اور قابض ہوں۔ مثلاً اقاقیہ۔ مازو۔ عصارہ لحیتہ وغیرہ۔ پنڈلیوں کو ٹخنے تک پٹیوں سے کس کر باندھ دیں۔ اور آرام سے بستر پر لیٹے رہیں۔

اگر مادہ مرض بلغم ہو، تو منضج بلغم پلا کر مسہل بلغم دوائیں۔ اور حب سورنجان کھلا کر خارج کریں۔ ہفتہ میں ایک بار قے کرائیں۔ کھانے کے لئے غذا کم دیں۔

بطور دوا رکھنا رائی۔ شہد۔ سونٹھ چار رتی کو پاریک پیس کر طلا کریں

صفیرا ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں۔ اور ایلوا۔ مرکی۔ اقاقیا۔ پوست انار۔ ہموزن کو کوٹ چھان کر سرکہ میں ملا کر ضماد کریں۔

اس جوشاندہ کا استعمال ہر حالت میں مفید ہے:۔

نسخہ:۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ افسنتین افتیمون۔ اسطوخودوس۔ غافث۔ اسقولوقندریون ہر ایک پانچ ماشہ لے کر پانی میں جوش دیں۔ اور چھان کر شہد خالص دو تولہ ملا کر پلائیں

مندرجہ ذیل معجون بھی اس مرض میں مفید بیان کی جاتی ہیں۔ کامل تنقیہ کے بعد بقدر نو ماشہ روزانہ کھلائیں:۔

معجون:۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ ہر ایک پندرہ تولہ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ کند۔ ہر ایک دو تولہ کوٹ چھان کر دو چند شہد میں گوندھ کر معجون بنائیں۔

ضماد۔ داء الفیل میں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے پہلے مریض کو میتھی کی کھچڑی کھلائیں۔ اوپر سے مُقی دواؤں کا جوشاندہ شہد میں ملا کر پلائیں۔ اور خوب قے کرائیں۔ اور کئی روز تک ایسا کرتے رہیں۔ اور یہ ضماد پاؤں پر لگائیں، تو اس سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ **نسخہ:۔** بابونہ۔ مرچ سیاہ۔ اجمود۔ تخم سویا۔ چوب چینی۔ بابرنگ۔ بانس کی جڑ۔ سب ہم وزن لے کر شہد میں گوندھ کر ضماد کریں۔

مؤلف اقتباس:۔ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جس طرف کے پاؤں میں مرض ہو۔ اسی طرف کی فصد باسلیق کھولیں۔ اور مقیات و مسہلات بلغم و سوداء سے بار بار مادہ کا تنقیہ کریں۔ مادہ کو تحلیل کرنے والے ضمادات و نطولات استعمال کریں۔ رگ مابض کی فصد کھولیں اور خاص عضو کا تنقیہ کرنے کی غرض سے جونکیں لگوائیں۔ یا اچھی طرح پچھنے لگوانے کے بعد اوپر سے بھٹ (جنگلی انجیر کے مانند درخت ہے) یا ارنڈ کے پتے روغن لگا کے چرب کر کے باندھیں۔ تاکہ رطوبت خوب نکلے ایک ہفتہ میں چار مرتبہ پچھنے یا جونکیں لگوائیں۔ اور یہی پتے بندھوائیں۔ اور یہ عمل چالیس روز تک جاری رکھیں۔ اس کے زخموں کو بھرنے والے مراہم استعمال کریں۔ لیکن اگر آرام نہ ہو، تو جن رگوں یا جن مقامات سے مرض کی ابتداء ہوئی ہے۔ اس جگہ کو بار بار داغیں۔ اور اگر زخموں کی وجہ سے پاؤں گلنے لگیں۔ تو پاؤں کو کاٹ دیں۔

مسیح الملک کا معمول تھا کہ وہ تنقیہ کے بعد ایسے مریض کے لئے بوقت صبح کھانے کے لئے جوہر سم الفار دو چاول۔ مکھن ایک تولہ میں ملا کر کھانے کے لئے تجویز کرتے تھے۔ اور رات کو معجون عشبہ نو ماشہ۔ عرق ماء الجبن دس تولہ۔ یا بکری کے دودھ کے ساتھ کھلاتے تھے۔

غذا اور پرہیز لطیف زود ہضم غذائیں مثلاً گھیا۔ توری شلجم۔ چقندر۔ بکری اور پرندوں کے گوشت کا شوربہ۔ گھی۔ دودھ اور مکھن دیں۔ بڑے جانوروں کے گوشت بڑی مچھلیوں اور قابض بادی غذاؤں سے پرہیز رکھیں۔

صفحہ ۵۳ سے آگے

پھر ان کو خشک کر کے پانی سے دھوڈالیں۔ اس کے بعد انہیں خشک کر کے چوگنے پانی میں جوش دیں۔ یہاں تک کہ صرف سوا دو سیر پانی رہ جائے۔ اب سوا چار سیر دودھ ملا کر پھر پکائیں۔ جب پک کر صرف سوا دو سیر پانی اور دودھ رہ جائے۔ تو اتنا ہی گھی ملا کر پھر پکائیں حتیٰ کہ دودھ اور پانی جل کر صرف گھی رہ جائے۔ اب اس میں سوا سیر شکر سفید خوب حل کریں۔ اور آگ سے اتار کر مرتبان میں رکھیں۔ اور چھ ماشہ سے ایک تولہ تک حسب برداشت مزاج کھائیں۔ دوران استعمال میں کوئی ورزش یا سخت کام کاج نہ کریں۔ آگ کے پاس نہ بیٹھیں۔ اور نہ دھوپ میں چلیں پھریں۔ کسی قسم کی ترش چیز نہ کھائیں۔ گوشت۔ دہی تیل اور جماع سے پرہیز رکھیں۔

اکسیر امراض خبیثہ جذام۔ آتشک۔ بھگندر۔ قرحہ وغیرہ امراض خبیثہ کے لئے مفید و مجرب ہے۔ **نسخہ:۔** رسکپور۔ دارچکنا۔ سم الفار طوری شنگرف۔ مردار سنگ ہر ایک ایک تولہ لے کر پورے ایک دن شراب برانڈی میں کھرل کر کے چھوٹی چھوٹی ٹکیہ بنا کر دو پیالوں کے درمیان رکھ کر گل حکمت کریں۔ اور چولہے پر چڑھا کر ان کے نیچے دوچوبی آگ جلائیں۔ اوپر کے پیالے پر کپڑا چار تہ کر کے پانی میں بھگو کر رکھیں۔ ایک پہر کی آگ سے جوہر اڑ کر اوپر کے پیالے کو جا لگے گا۔ سرد ہونے پر جوہر اتار لیں۔ اور بقدر دو چاول لے کر منقی میں گٹھلی کے بجائے رکھ کر گولی سی بنا کہ نگل جائیں۔

سرخبادہ-حمرہ
(Errsepalis - اری سپلس)

ماہیت ایک نہایت ہی تیز متعدی مرض ہے۔ اطبار قدیم کے نزدیک یہ ورم صفراوی ہے لیکن جدید تحقیق کے مطابق مخصوص قسم کے جراثیم ہیں۔ جلد میں جس جگہ یہ داخل ہوتے ہیں وہ سوج جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی عام جسمانی علامتیں مثلاً تپ، ہذیان، بے خوابی وغیرہ نمایاں ہوتی ہیں۔

اسباب اس مرض کا سبب خاص تو ایک خاص قسم کے جراثیم ہیں۔ جن کو انگریزی اصطلاح میں "سٹرپٹوکاکس پایوجی نس" کہتے ہیں۔ جلد بدن میں ان کے داخل ہونے کے لئے زخم یا خراش کا ہونا ضروری ہے خراش خواہ کیسی ہی معمولی ہو۔ یہ جراثیم اس کے ذریعہ داخل ہو کر جسم کے خون کو زہریلا بنا دیتے ہیں۔ بعض اوقات ناخن کی خراش۔ یا مچھر، چیونٹی کی کاٹی ہوئی جگہ سے یہ مرض شروع ہو جاتا ہے۔ اور ناک یا جوئیں کی معمولی خراش سے بھی اس مرض کی ابتدا ہو جاتی ہے۔

جسمانی کمزوری۔ نوزائیدہ بچوں کی ناف کا زخم اس مرض کے اسباب مستعدہ سے ہیں۔ جو لوگ شراب کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ عموماً اس مرض میں بار بار مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔ نقرس کے مریضوں کو بھی یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ وضع حمل کے بعد زچہ اس مرض میں بہ آسانی مبتلا ہو سکتی ہے مردوں کی نسبت عورتوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ اور ماہ جنوری سے جون تک یہ مرض عام طور پر ہوا کرتا ہے۔

علامات اس مرض کا زمانہ حضانت دو روز سے پانچ روز تک ہے۔ اس مرض میں شروع ہی سے شدید علامتیں رونما ہوتی ہیں۔ اکثر لرزہ ہو کر بخار تیز ہو جاتا ہے۔ اگر مریض بچہ ہو تو بخار کی تیزی سے اس کو تشنج ہونے لگتا ہے مریض کے تمام جسم میں شدید درد ہوتا ہے خصوصاً سر میں سخت درد ہوتا ہے۔ بعض مریضوں کو درد سر اس قدر شدید ہوتا ہے کہ سرسام کا شبہ ہونے لگتا ہے ـــ جس مقام پر اس کا ظہور ہوتا ہے۔ وہاں شروع ہی میں شدت کی گرمی، تناؤٹ اور درد محسوس ہوا کرتا ہے۔ جلد خوب سرخ ہو جاتی ہے۔ چھونے سے خوب گرم محسوس ہوتی ہے۔ اور وہ جگہ قدرے ابھر آتی۔ اور سوج جاتی ہے۔ اور اس جگہ سے سرخی آگے کی طرف بڑھتی جاتی ہے۔ سوجی ہوئی جلد کا کنارہ تندرست جلد سے الگ نظر آتا ہے جس پر اکثر اوقات نہایت چھوٹے چھوٹے آبلے دکھائی دیتے ہیں جن میں صاف یا قدرے گدلی سی رطوبت ہوتی ہے۔ سرخی اور ورم جلدی جلدی تندرست جلد کی طرف بڑھتا رہتا ہے۔ اور تشنج سا پیدا ہو جاتا ہے جس کو دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ لیکن تشنج کا ہونا مقام مرض پر موقوف ہے۔ مثلاً اگر سرخبادہ چہرے پر ہو۔ تو تشنج ضرور ہوتا ہے خصوصاً جب پلکیں اور ہونٹ مبتلائے مرض ہوں تو تشنج بہت زیادہ ہوتا ہے۔ تمام چہرہ سوج جاتا ہے۔ اور مریض کی شکل بھی نہیں پہچانی جاتی۔ جب یہ مرض ہاتھ یا پاؤں پر ہوتا ہے۔ تو ان اعضاء کی عروق جاذبہ بھی متورم ہو جاتی ہیں۔ اور سرخ رنگ کی رگیں بغل یا کنج ران کے غدد لمفاویہ کی طرف نیچے سے اوپر کی طرف نظر آنے لگتی ہے۔ بغل یا کنج ران کے غدد دکھنے لگتے ہیں۔ جب جلد زیادہ سوج جاتی ہے۔ تو مذکورہ بالا آبلے جو پہلے چھوٹے چھوٹے تھے اب بہت بڑے ہو جاتے ہیں۔

جن مریضوں میں بخار شدید ہوتا ہے۔ ان میں عموماً ورم گردہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ قارورہ میں رطوبت بیضیہ (البیومن) خارج ہونے لگتی ہے۔ بعض مریضوں کا حنجرہ متورم ہو جاتا ہے۔ اور بعض مریضوں میں چہرے کا ورم پھیل کر آنکھ کے پپوٹوں تک پہنچ جاتا ہے۔ بعض مریضوں کو ذات الریہ (نمونیا) بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ عموماً ان مریضوں کو ہوتا ہے۔ جو کمزور ہوتے ہیں۔ یا شراب کے عادی ہوتے ہیں۔

تشخیص اس مرض کی تشخیص اسی وقت تک دشوار ہوتی ہے جب تک کہ ظاہر جلد پر سوجن نہیں پیدا ہوتی لیکن جب کسی مقام پر اس کی ابتداء ہو جاتی ہے، تو پھر نہایت آسانی سے اس کی تشخیص ہو سکتی ہے نازک نازک چھوٹے چھوٹے آبلے جب جلد کی سرخی کے ساتھ برآمد ہوں، تو سرخباد کا شک ہوا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ دوسری علامتیں بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ تو یہ شک یقین سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں آبلہ کی رطوبت کا خوردبینی امتحان کرنے سے یقینی طور پر اس مرض کی تشخیص ہو جاتی ہے

انجام شیر خوار بچوں اور بوڑھوں کے لئے یہ مرض عموماً مہلک ثابت ہوتا ہے۔ شرابیوں پر بھی اس کا اثر برا ہوتا ہے جو مریض پہلے ہی سے درد گردہ میں مبتلا ہوں ان کے لئے بھی یہ مرض خطرناک ہوتا ہے نقرس کے مریضوں میں بھی اس کا انجام خطرات سے خالی نہیں ہوتا جب مریض کے گردے متورم ہو جاتے ہیں۔ یا اس کو نمونیا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں بھی اس کا انجام بخیر نہیں ہوتا

شیر خوار بچوں میں یہ مرض عموماً نال کے زخم سے شروع ہوتا ہے۔ اور شکم سے شروع ہو کر پشت کی جانب پھیلتا ہے خصیوں اور اعضائے تناسل پر اس مرض کا پہنچنا سخت خطرناک ہے۔ زخم ہو کر خصیوں کی جلد اتر جاتی ہے شکم کے عضلات سخت ہو جاتے ہیں شکم پھول جاتا ہے سرخی اور ورم سینہ کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ بعض اوقات گردن، چہرے اور سر تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے حالات میں بچہ عموماً ضائع ہو جاتا ہے۔ جوانوں میں جب چہرہ زیادہ متورم ہو، تو خطرناک سمجھا جاتا ہے

علاج مریض کو تندرست آدمیوں سے الگ ہوادار اور کشادہ کمرے میں رکھیں۔ اگر مریض قوی ہو۔ اور جسم میں خون کی کثرت ہو۔ تو اس کے جسم سے بذریعہ فصد خون خارج کریں البتہ کمزور مریضوں اور بچوں میں فصد مناسب نہیں ہے۔ اگر فصد نہ کی جا سکے، تو یہ نسخہ ملین پلائیں:۔

نسخہ ملین:۔ عناب دس دانہ۔ آلوبخارا سیاہ ۷ عدد املی تین تولہ۔ شکر سفید تین تولہ۔ ترنجبین تین تولہ۔ سب کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر پلائیں۔ اور مقامی طور پر یہ دوائیں لگائیں۔

ضماد:۔ برگ کدو۔ برگ خرفہ۔ برگ کاہو کو پیس کر لعاب اسپغول ملا کر ضماد کریں۔

ضماد دیگر:۔ صندل سرخ۔ سفیدہ کاشغری۔ چھالیہ گل ارمنی ہر ایک چھ ماشہ کو دھنیئے کے سبز پتوں کے پانی میں پیس کر ضماد کریں۔ یا اقاقیا۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ گلنار۔ ہموزن لے کر دھنیے سبز کے پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

مذکورہ بالا نسخوں کے علاوہ داخلی طور پر معجون مصفی اعظم اور عرق مصفی جدید کا استعمال بھی اس مرض میں نہایت مفید ہے۔ اور مندرجہ ذیل ادویہ بھی خصوصیت سے مفید ثابت ہوئی ہیں۔

رسوت پانچ تولے کو ریزہ ریزہ کر کے دو سیر پانی میں مٹی کے برتن میں بھگو رکھیں۔ دو تین دفعہ ہلا دیں۔ اس کے بعد رکھ چھوڑیں ــــــ اس کے بعد جب ضرورت ہو، اسی کا نتھرا ہوا پانی پلائیں۔

حب سرخبادہ سرخبادہ میں مفید و مجرب ہے۔ **نسخہ** پوست ہلیلہ زرد۔ سرپھوکہ۔ گل سرخ شاہترہ۔ دھنیا نیم کوفتہ۔ دھمایہ۔ صندل سرخ۔ برہمڈنڈی۔ نیل کنٹھی۔ مہندی کے پتے ہر ایک تین ماشہ۔ سفید زیرہ۔ مرچ سیاہ گل کچنال ہر ایک ایک ماشہ۔ برگ بکائن پانچ عدد۔ برگ نیم پانچ عدد۔ رات کو مہندی کے پتوں اور دھنیوں کو پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت ان کے پانی میں باقی دواؤں کو کوٹ چھان کر گوندھیں۔ اور چنے برابر گولیاں بنائیں۔ بچوں کو ایک ایک گولی۔ صبح۔ دوپہر اور شام کو دیں۔ بڑوں کو ان کی عمر کے مطابق دو دو اور پانچ پانچ گولیاں دیں۔

خیساندہ سرخبادہ میں مفید ثابت ہوا ہے۔ **نسخہ**: سرپھوکہ پانچ ماشہ۔ برگ نیم چھ ماشہ۔ شاہترہ چار ماشہ گیرو دو ماشہ گل منڈی۔ برہمڈنڈی چاکسو۔ چرائتہ۔ رسوت۔ صندل سرخ۔ نرکچور۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست ہلیلہ سیاہ۔ پوست بہیڑہ۔ آملہ ہر ایک ایک ماشہ بھگو نیم کوب کر کے رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح کو چھان کر پلائیں۔

غذا و پرہیز ٹھنڈی سبز ترکاریاں مثلاً کدو۔ ترئی۔ ٹنڈے۔ پرول اور گیہوں کی روٹی دیں۔ یا کھچڑی۔ ساگودانہ اور آش جو دیں۔ ۴۔ نمک بہت کم استعمال کریں۔ لال مرچ۔ گرم مسالہ۔ گوشت۔ انڈے۔ شراب۔ کباب۔ چائے۔ قہوہ اور دوسری گرم و خشک اور قابض بادی غذاؤں سے پرہیز رکھیں۔

خارش کھجلی

خارش کو انگریزی میں سکے بیز (SUKEBIZ) کہتے ہیں۔ یہ مرض متعدی ہے۔ تر اور خشک دو قسم کا ہوتا ہے۔ تر خارش میں جسم پر پھنسیاں اور آبلے نکل آتے ہیں۔ جن میں پیپ بھر جاتی ہے۔ اور خارش اور جلن بے حد ہوتی ہے۔ خشک خارش میں جلد کھردری اور خشک ہوتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی نکل آتی ہیں۔ خارش اس قدر شدید ہوتی ہے کہ مریض کھجاتے کھجاتے بے چین ہو جاتا ہے۔

اسباب

جدید تحقیق سے خارش کا سبب خاص ایک جرثومہ ہوتا ہے۔ جو جلد کے اندر پہنچ کر خارش پیدا کرتا ہے۔ اس جرثومہ کو اگر ملائم جلد پر نصف گھنٹہ تک رکھا جائے۔ تو وہ اس جگہ کی جلد میں اندر گھس جاتا ہے۔ اور ایک نالی سی بنا کر اس کے آخر میں مقیم ہو جاتا ہے۔ نالی میں انڈے دیتا ہے۔ جو کچھ عرصہ میں جرثومہ بن کر بدن کے اکثر حصے میں پھیل جاتے ہیں۔ اور تمام بدن کو مبتلائے مرض کر دیتے ہیں ــــــ

اس مرض کا سبب جس سے بدن میں اس مرض کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔ عموماً گرم و خشک اور میٹھی چیزوں خصوصاً گڑ۔ شکر کا کثرت استعمال ہے۔ بعض اوقات مچھلی۔ انڈوں۔ مونگ پھلی اور گوشت کے کثرت استعمال سے بھی یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ گاہے ہضم کے خراب ہونے اور میلا کچیلا رہنے سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ عورتوں میں ایام حیض کی خرابی سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔

علاوہ ازیں جو شخص اس مرض میں مبتلا ہو۔ اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے۔ اس کے استعمال شدہ کپڑے پہننے سے بہت جلد یہ مرض ہو جاتا ہے۔ گھر کے کسی آدمی کو اگر کسی وجہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے، تو پھر گھر کے تمام آدمی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ محلہ اور تمام آبادی میں یہ مرض پھیل جاتا ہے۔

علاج

نقوع شاہترہ اور زلال نگند بابری جو کہ آتشک میں بیان ہو چکے ہیں علی الترتیب صبح و شام پلائیں۔ پندرہ روز کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل دیں ــــ مسہلات سے فارغ ہونے کے بعد معجون مصفی اعظم یا معجون عشبہ یا اطریفل شاہترہ سات ماشہ روزانہ کھلائیں۔ یا صدالحی یا مصفی جدید استعمال کرائیں ــــ دو خارجی طور پر آبی مرہم۔ یا گندھک آملہ سار کافور۔ نیلا تھوتھا۔ مردار سنگ، کمیلہ۔ ہر ایک تین ماشہ کو پانی میں پیس کر گائے کے گھی (اکیس بار پانی سے دھویا ہوا) دو تولہ میں ملا کر دھوپ میں بیٹھ کر مالش کریں۔ ایک گھنٹے کے بعد بیسن اور مہندی ملا کر جسم پر ملیں۔ اور گرم پانی سے غسل کریں۔

اگر خشک خارش ہو، تو روغن چنبیلی میں برابر وزن لیموں کا رس ملا کر مالش کرنے سے خارش رفع ہو جاتی ہے۔ اور اگر روغن چنبیلی ایک تولہ عرق گلاب پانچ تولہ لیموں کا رس ایک تولہ۔ تینوں کو باہم ملا کر مالش کریں، یا کافور تین ماشہ کو گائے کے دھوئے ہوئے گھی میں ملا کر ملیں، تو بہت فائدہ دیتا ہے۔

جب خارش کے دانوں میں جلن اور سوزش بہت زیادہ ہو ــ تو روغن صندل ایک تولہ۔ عرق گلاب پانچ تولہ میں ملا کر جسم پر مالش کرنے سے تسکین ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اجلی مرہم یا سفیدہ کاشغری تین ماشہ۔ گل ارمنی ایک ماشہ۔ کافور ایک ماشہ۔ باریک پیس کر گائے کے گھی ایک تولہ میں ملا کر لگانے سے بھی سوزش اور جلن دور ہو جاتی ہے۔ اگر نازک مزاج مریض مسہل یا کڑوی دوائیں استعمال نہ کریں تو صرف مصفی جدید ایک ایک عدد دونوں وقت کھلائیں۔ اور رات کو قرص اجلی دو عدد کھلا دیا کریں۔ بیرونی طور پر سوزش اور جلن کی تسکین کے لئے اجلی مرہم لگائیں۔

غذا خارش پرہیز

خارش کے مریضوں کو ہلکی غذا دیں۔ بیسنی روٹی۔ گھی، یا مکھن کے ساتھ کھلائیں۔ اگر اس سے طبیعت اکتائے، تو ٹھنڈی سبز ترکاریاں ہلکا نمک ڈال کر روٹی کے ساتھ دیں۔ لال مرچ اور گرم مسالہ بالکل نہ کھائیں گوشت۔ انڈا۔ مچھلی اور ہر قسم کی ترش چیزوں سے پرہیز رکھیں، روزانہ غسل کریں۔ صاف ستھرے کپڑے پہنیں۔ اور دھوپ میں چلنے پھرنے سے پرہیز کریں۔

منتخب مجربات و مرکبات

مرہم خارش

پرانی تر کھجلی جو کسی دوا سے اچھی نہ ہو، اس کے استعمال سے اچھی ہو جاتی ہے۔

نسخہ:۔ سم الفار (سنکھیا) تین ماشہ۔ گندھک آملہ سار۔ نیلا تھوتھا۔ ہر ایک چھ ماشہ۔ گھی آٹھ تولہ۔ دواؤں کو پیس کر گھی میں شامل کر کے کھرل کریں۔ اور چار پانچ گھنٹے تک نیم کے ڈنڈے سے لوہے کے برتن میں رگڑیں۔ منہ۔ سر۔ آنکھ۔ اور ناک کو بچا کر تمام بدن پر مالش کریں۔ اور دھوپ میں بیٹھیں۔ سر کو سائے میں رکھیں۔ ایک پہر کے بعد پیلی مٹی مل کر نیم گرم پانی سے نہائیں۔

مرہم خارش دیگر

خارش کے لئے عجیب الاثر ہے۔ نسخہ رال چھ ماشہ باریک پیس کر پھول کی تھالی میں رکھیں۔ اور توتیائے کرمانی تین ماشہ۔ پارہ چھ ماشہ زیادہ کر کے روغن چنبیلی چار تولہ۔ عرق گلاب دس تولہ تھوڑا تھوڑا ڈال کر رگڑیں یہاں تک کہ عرق گلاب جذب ہو جائے۔ اس کے بعد عطر موتیا ایک ماشہ ملا کر چینی یا شیشے کے برتن میں رکھیں۔ اور بدن پر مالش کیا کریں۔

مرہم خارش سیندور والا

خارش کے لئے اکسیری دوا ہے نسخہ:۔ پارہ۔ گندھک آملہ سار۔ ہر ایک چھ ماشہ کو باہم کھرل کر کے کجلی بنائیں۔ پھر اس میں سیندور ایک تولہ۔ مرچ سیاہ دو تولہ۔ شامل کر کے ایک سو ایک بار دھوئے ہوئے گھی دس تولہ میں ملا کر تمام بدن پر مالش کریں۔ تین چار روز کے استعمال سے فائدہ ہو جائے گا۔

دوائے خارش

خشک و تر خارش کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

نسخہ:۔ ایک کڑاہی میں دو تولہ بجھا ہوا چونا رکھ کر اس کے اوپر گندھک آملہ سار ایک تولہ رکھیں۔ اور پھر اس کو دو تولہ چونے سے چھپا کر اوپر سے آدھ سیر پانی ڈالیں۔ اور پندرہ منٹ تک آگ پر رکھیں یہاں تک کہ پانی میں جوش آجائے۔ اس کے بعد آگ سے اتار لیں۔ اور تمام محلول کو بوتل میں بھر کر رکھیں۔ بوقت ضرورت اس محلول کی بدن پر مالش کریں۔ اور چونے کے پانی سے غسل کریں۔ چونے کا پانی فی سیر پانی میں ایک تولہ چونہ شامل کر کے تیار کیا جائے۔

دوائے خارش دیگر

خشک و تر خارش کے لئے بارہا کی مفید و مجرب ہے۔ نسخہ، ینبلوچن برادہ صندل سفید۔ کافور۔ تینوں برابر وزن لے کر باریک پیسیں۔ اور روغن چنبیلی بقدر ضرورت میں ملا کر بدن پر مالش کریں۔

قوبا۔ داد

(Ring Worm رنگ ورم)

ماہیت داد ایک مشہور متعدّی مرض ہے۔ اس میں جسم کے مختلف مقامات خصوصًا ان مقامات پر جہاں آزادی کے ساتھ ہوا نہیں لگتی۔ مثلاً جنگاسول اور فوطوں پر اور گاہے سرین۔ گردن اور پشت پر گول گول داغ پیدا ہو جاتے ہیں جن کے کناروں پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں۔ اور ان میں شدید خارش ہوا کرتی ہے۔ یہاں تک کہ کھجاتے کھجاتے مریض پریشان ہو جاتا ہے۔ خون نکل آتا ہے۔ اور پھر خارش کے بجائے شدید جلن ہونے لگتی ہے۔

اسباب جدید محققین کے نزدیک اس مرض کا سبب خاص ایک خاص قسم کی چھوت ہوتی ہے۔ جو عفر نباتی (ویجی ٹیبل فنگس) کہلاتی ہے لیکن اطبّائے قدیم کے بیان کے مطابق اس کی پیدائش تیز لطیف خون سے ہوتی ہے جس کے ساتھ سودائے غلیظ بھی مل جاتا ہے۔ اور گاہے اس کی پیدائش جلی ہوئی غلیظ رطوبت اور بلغم شور سے ہوتی ہے۔ جو تیز خون کے ساتھ مل جاتا ہے۔ گرم خشک چیزوں کا کثرت استعمال۔ میلا کچیلا رہنا۔ داد کے مریض کے مستعملہ کپڑے دھوتی پاجامہ پہننا اس مرض کے اسباب محرکہ میں سے ہے۔ علاوہ ازیں گاہے حجام کا استرہ بھی اس مرض کا سبب ہوا کرتا ہے۔ یعنی جب کسی داد کے مریض کی حجامت بنائی جاتی ہے۔ اور پھر اسی استرے کو بنا صاف کئے حجام دوسرے تندرست شخص کی حجامت بناتا ہے۔ تو اس استرے پر لگا ہوا مواد دوسرے تندرست شخص کے جسم پر لگ کر اس کو بھی اسی آفت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

علامات پہلے پہل جسم کے کسی حصے پر باریک باریک سُرخی مائل دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ کناروں پر سخت ہو کر اور اُبھر کر گول بیضوی شکل کے چکروں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اکثر ان میں نہایت شدت کی خارش ہوا کرتی ہے۔

بعض آدمیوں میں داد موسم برسات میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور برسات بھر تکلیف دیتے ہیں۔ لیکن برسات کے جانے کے بعد جوں ہی موسم سرما شروع ہوتا ہے۔ یہ اچھے ہونے لگتے ہیں حتیٰ کہ بالکل اچھے ہو جاتے ہیں۔ یہ داد موسمی داد کہلاتا ہے بعض آدمیوں میں داد کی جلد بہت موٹی سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ ایسے داد کا نام بھینسیا داد رکھا جاتا ہے۔ بعض اوقات داد میں پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔ اس کو قوبائے متقرح (پیپ دار داد یا پکنا داد) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے

علاج اگر داد ابھی شروع ہوا ہو تو معمولی تدبیر سے جاتا رہتا ہے۔ مثلاً نیند سے بیدار ہونے کے بعد کلّی کرنے سے پہلے ہی لعاب دہن لگا دینے سے اچھا ہو جاتا ہے۔ یا سہاگہ کو لیموں کے رس میں حل کر کے لگانے سے رفع ہو جاتا ہے۔ یا آرد سنگھاڑہ چھ ماشہ۔ افیون ایک ماشہ کو لیموں کاغذی کے رس میں پیس کر ضماد کرنے سے اچھا ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر داد جسم کے بہت سے حصّے میں ہوں۔ اور پرانے ہو چکے ہوں۔ تو خارش کے مانند علاج کریں یعنی صبح کو نقوع شاہترہ پلائیں۔ شام کو آب زلال نگند دیں۔ دس پندرہ روز تک پلانے کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل دیں۔ اس کے بعد مصفّی جدید ایک ایک گولی صبح و شام یا مصفّی اعظم چھ ماشہ صبح کو کھلائیں۔ اور مقامی طور پر اکسیر داد یا حب داد یا اور کوئی دوا لگائیں۔

حب داد داد کے لئے (خصوصًا بھینسیا داد کے لیے) مفید

مجرب ہے - نسخہ :- گوگل - گندھک - آملہ سار - سہاگہ بریاں تینوں ہم وزن لیں پہلے گوگل کو لیموں کے رس میں حل کریں - پھر باقی دو دوائیں شامل کرکے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں - بوقت ضرورت ایک گولی لیموں کے رس میں گھس کر داد پر لگائیں -

مرہم داد داد کے لئے آزمودہ ہے - علاوہ ازیں اکوتہ اور چنبل کے لئے بھی مجرب ہے - نسخہ :- پارہ ایکتولہ - مرچ سیاہ - کمیلہ ہر ایک چھ ماشہ - تینوں کو باریک کھرل کر کے دھوئے ہوئے گھی چار تولہ میں ملا کر ایک انڈے کی زردی اضافہ کرکے استعمال کریں -

حب داد مجرب ہے - نسخہ :- پارہ - گندھک - آملہ سار - کتھہ - گوندبول - مردار سنگ - مصری - ہر ایک ایکتولہ - لے کر پہلے پارہ اور گندھک کو باہم کھرل کرکے کجلی بنائیں - اس کے بعد دوسری دوائیں باریک پیس کر ملائیں - اور بقدر ضرورت پانی میں گوندھ کر مخروطی شکل کی گولیاں بنائیں - بوقت ضرورت ایک گولی پانی میں گھس کر داد پر لگائیں -

مرہم داد مفید اور بارہا کا آزمودہ ہے - **نسخہ** :- گرائی سوفنے نک ایسڈ چھ ماشہ - روغن کنجد دس تولہ موم خالص دو تولہ لے کر پہلے موم اور روغن کنجد کو ایک برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں - جب موم پگھل کر تیل میں مل جائے - تو آگ سے اتار لیں اور کرائی سوفنے نک ایسڈ شامل کرکے خوب گھوٹیں - بس مرہم تیار ہے - چوڑے منہ کی شیشی میں رکھیں - بوقت ضرورت داد کو رگڑ کر یہ مرہم لگائیں -

طلائے داد یہ بھی داد کی آزمودہ دوا ہے - **نسخہ** - سہاگہ تیلیہ - گندھک - آملہ سار - شکر سفید - تینوں برابر وزن لے کر باریک پیسیں - اور پانی میں حل کرکے داد پر لگائیں

دیگر داد کے علاوہ چنبل کو بھی فائدہ دیتا ہے - **نسخہ** کمیلہ - مردار سنگ - نیلا تھوتھا بریاں - تینوں برابر وزن لے کر کوٹ چھان کر پان کے رس میں حل کرکے طلاء کریں -

حب داد داد کے لئے بے نظیر دوا ہے حکیم اعظم خاں ح کی معمولہ مطب ہے - نسخہ :- تخم خشخاش - تخم پنواڑ

نوشادر - کتھہ سفید - چاروں کو برابر وزن لے کر لیموں کے رس میں اتنا کھرل کریں - کہ کھرل کرتے کرتے گولیاں بننے کے قابل ہو جائے - تب مخروطی شکل کی گولیاں بنائیں - بوقت ضرورت ایک گولی لیموں کے رس میں گھس کر داغ پر لگائیں - چند روز کے استعمال سے داد رفع ہو جائے گا -

غذاء و پرہیز خارش میں جو غذاء - اور پرہیز لکھا گیا ہے - وہی یہاں بھی مناسب ہے -

مسیح الملک رح کے معمولات و مجربات

ایک شخص کے بدن پر تین سال سے داد تھے - جنگاسوں اور سرین پر زیادہ تھے - کھجلی زیادہ ہوتی تھی - اس کے لئے حکیم صاحب نے یہ دوائیں تجویز فرمائیں - جن کے دو تین ماہ کے استعمال سے داد بالکل جاتے رہے -

صبح و شام - نگندبابری ایک تولہ - مرچ سیاہ سات دانہ کو عرق مرکب مصفی خون بارہ تولہ میں بھگو رکھیں - اور اس کا آب زلال لے کر پی لیا کریں - (صبح کے لئے رات کو - اور شام کے لئے صبح کو بھگو دیا کریں)

افیون ایک ماشہ - آردسنگھاڑہ چھ ماشہ کو لیموں کے رس میں پیس کر داد کو کپڑے سے رگڑ کر لگائیں -

ان دواؤں کے علاوہ لال مرچ - گوشت - گرم مسالہ اور میٹھی گرم چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنے کی ہدایت کی گئی تھی -

---

ایک شخص کی دونوں پنڈلیوں اور پنجوں پر عرصہ سے داد تھے - داد کی جگہ موٹی اور سخت تھی - کھجلی بہت ہوتی تھی - دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مریض سوزاک میں مبتلا رہ چکا ہے -

سوزاک کی سمیت کو باعث مرض تشخیص فرما کر ادویہ ذیل تجویز کیں - جن کے دو ماہ کے استعمال سے مریض بالکل تندرست ہو گیا -

صبح کو حب لیموں ایک عدد کھا کر اوپر سے شربت عناب اور بکری کا دودھ گھٹا بڑھا کر پئیں - شام کو معجون عشبہ سات ماشہ ہمراہ ۴

۵ ہمراہ عرق عشبہ عرق ماء الجبن ہر ایک چھ تولہ - شربت عناب دو تولہ کھائیں - افیون ایک ماشہ عرق گلاب میں حل کرکے داد پر لگائیں -

چمبل

(سورائی سس ۔ Psoriasis)

ماہیت چمبل کو عربی میں سعفیہ اور صدف فیہ کہتے ہیں ۔ یہ داد کی طرح مشہور جلدی مرض ہے بلکہ بعض لوگ اس کو بھی داد ہی سمجھتے ہیں۔ اس مرض میں جسم کے مختلف اعضاء خصوصاً ہاتھ پاؤں کی جلد پر خاص قسم کی سُرخ چھلکے دار چھوٹی چھوٹی پھُنسیاں اور اُبھار پیدا ہو جاتے ہیں ۔

اسباب سوءِ ہضم۔ جسمانی خصوصاً جلدی صفائی کی خرابی اور آتشک وغیرہ سمّی امراض اس مرض کے اسباب مؤیدہ سمجھے جاتے ہیں ۔ یہ مرض زیادہ تر سات سال سے زیادہ عمر میں ہوتا ہے ۔ پندرہ سے تیس سال تک کے جوانوں میں زیادہ پایا جاتا ہے ۔ بوڑھوں کو بھی ہوتا ہے ۔ لیکن چھوٹے بچوں میں شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے ۔

علامات سب سے پہلے مقام ماؤف پر ایک چھوٹا سا دانہ نکلتا ہے ۔ اور ابتدا ہی سے اس پر سفید رنگ کا چھلکا سا بھی ہوتا ہے ۔ پھر آہستہ آہستہ یہ دانہ پھیلتا جاتا ہے اور اسی طرح کے دوسرے دانوں سے مل کر ایک اُبھار سا بن جاتا ہے ۔ جو بہت سی جگہ کو گھیر لیتا ہے ۔ اور اس تمام کے اوپر سفید چھلکے ہوتے ہیں جو ذرا سا کھرچ دینے پر اس کے اوپر سے سفید سفید چھلکے اترتے ہیں، اور ان کے نیچے سے چمکدار خشک سُرخی مائل رنگ کی سطح نکل آتی ہے ۔

چمبل عام طور پر ہاتھ پاؤں خصوصاً کہنی اور گھٹنوں پر ۔ دھڑ کے اوپر، آگے اور پیچھے دونوں طرف خصوصاً کمر کے مقام پر، کھوپڑی پر اور شاذ و نادر چہرے ۔ ناخنوں ۔ ہتھیلیوں اور تلووں پر بھی ہو جایا کرتے ہیں ۔ بعض اوقات مریض کے جسم پر صرف ایک ہی چمبل ہوتا ہے لیکن گاہے کئی کئی چمبل بھی پائے جاتے ہیں ۔ چمبل کے اچھا ہونے کے بعد اس کا کوئی نشان باقی نہیں رہتا ۔ گاہے ان میں کم و بیش خارش بھی پائی جاتی ہے ۔

انجام یہ مرض مزمن ہے گاہے خود بخود غائب ہو جاتا ہے اور پھر خود بخود ہی ظاہر ہو جاتا ہے ۔ اور اس طرح عرصہ دراز تک اس کا سلسلہ قائم رہتا ہے ۔ اس کا ظاہر ہو ہو کر غائب ہو جانا کسی نظم کے ماتحت نہیں ہوتا ۔ بلکہ بے قاعدہ وقفوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے ۔ بعض مریضوں میں گرمیوں میں اور بعض میں سردیوں میں اس کا ظہور ہوتا ہے ۔

تدابیر حفظِ ماتقدم اگرچہ اس مرض کو متعدی نہیں سمجھا جاتا لیکن تاہم اس مرض کے چھلکوں کو تندرست آدمی کے جسم پر نہیں لگنا چاہئے ۔ اور چمبل کے مریض کے مستعملہ کپڑے نہیں پہننے چاہئیں ۔

علاج سب سے پہلے تصفیہ خون کی غرض سے یہ نسخہ پلائیں :۔

نسخہ :۔ برگ شاہترہ سات ماشہ ۔ چرائتہ سات ماشہ ۔ سرپھوکہ سات ماشہ ۔ گل منڈی سات ماشہ ۔ عناب سات دانہ ۔ ہلیلہ سیاہ نیمکوفتہ سات ماشہ ۔ گل سُرخ سات ماشہ ۔ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں ۔ صبح کو مل چھان کر گلقند آفتابی چار تولہ ملا کر پلائیں ۔

آٹھ دس روز تک متواتر پلانے کے بعد مسہل کی غرض سے اسی نسخے میں سنا مکی ایک تولہ اضافہ کریں ۔ اور گلقند کے ساتھ شیرخشت چار تولہ ۔ خمیرہ بنفشہ چار تولہ ۔ ملح فرنگی (مگنیشیا سالٹ) دو تولہ ملا کر پلائیں ۔ اور مریض کی طاقت کے مطابق متواتر ایک ایک روز کے وقفہ سے تین مسہل دیں ۔

مسہل سے فارغ ہونے کے بعد چند روز تبرید کے طور پر

یہ نسخہ دیں۔

نسخہ تبریلیہ اطریفل شاہترہ سات ماشہ کھلا کر اوپر سے شیرہ عناب پانچ دانہ۔ شیرہ مغز کدو شیریں تین ماشہ۔ عرق مصفی خون بارہ تولہ میں نکال کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پلائیں

اگر مرض خفیف ہو، تو مسہل دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے صرف مندرجہ ذیل مقامی دوائیں لگائیں۔ اور مرض شدید میں مسہلات سے فارغ ہونے کے بعد ہی یہی دوائیں چمبل پر استعمال کریں ——

طلاء چمبل رائی۔ گندھک۔ تخم مولی۔ تخم جرجیر ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ خربق سیاہ دو تولہ چار ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر گرم کلہ کے پانی میں ملا کر ضماد کریں۔

مرہم چمبل چمبل کے علاوہ خارش۔ داد اور اکوتہ کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ طلاء:- پارہ۔ گندھک۔ آملہ سار۔ سہاگہ خام۔ پھٹکری ہر ایک چھ ماشہ۔ کافور ایک تولہ لے کر پہلے پارہ اور گندھک کو کھرل کریں۔ جب دونوں کی سیاہ بکنی ہو جائے۔ تو دوسری دوائیں شامل کرکے لوہے کی کڑاہی میں رگڑیں۔ اور گائے کا گھی چار تولہ ملا کر ایک پہر تک کھرل کریں۔ اور بوقت ضرورت لیموں کا رس ملا کر لگائیں۔

غذا و پرہیز وہی ہے جو خارش اور داد میں لکھا گیا ہے۔

خون کی خرابی اور جلدی بیماریوں کی

سائنٹفک دوا،

کڑوی اور بڑی بڑی خوراکوں کے مقابلہ میں فوری اثر کرنیوالی

چھوٹی چھوٹی گولیاں

عام طور پر مصفی دوائیں کڑوی اور زیادہ مقدار میں ہوا کرتی ہیں جسکو مریض پسند نہیں کرتے مجلس اطبا رسالہا سال سے اس فکر میں تھی کہ دیسی جڑی بوٹیوں کا سائنٹفک طریقہ پر خلاصہ تیار کرکے گولیوں کی شکل میں برتی جائیں چنانچہ مجلس اس کوشش میں کامیاب ہو گئی۔ یہ چھوٹی چھوٹی گولیاں خون کو صاف کرنے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں بچے بھی آسانی سے کھا لیتے ہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے، کہ اس کے مقابلہ کی دوا یورپ بھی پیش نہ کر سکا۔ "مصفی جدید" داد۔ خارش۔ پھوڑے پھنسی۔ مہاسے اور جذام وغیرہ کے زہریلے مادوں کو غدد دافعہ، گردے اور جلد کی مٹیوں کے فعل کو درست کرکے بدن سے خارج کرتی ہے۔ تمام سوداوی و جلدی بیماریوں کی بے مثل دوا ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے
تین شیشیاں چار روپے
تین شیشیوں تک محصولڈاک ۱۲ آنے

منیجر دواخانہ مجلس اطبا پوسٹ بکس ۵۵ دہلی

سعفہ گنج (بلغمی، دنک)

(Favus - فیوس)

ماہیت گنج داد کی قسم کا چھوتدار مرض ہے۔ اس میں خون کے ساتھ تیز سوداوی مواد یا اکال (حدی) رطوبتیں مل کر جلد کے نیچے مخصوصاً کھوپری کی جلد کے نیچے بند ہو کر رہ جاتی ہیں اور ان پر زردی مائل رنگ کے گول داد جیسے زخم اور دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن سے بالوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اکھڑنے لگتی ہیں۔ گاہے اس مقام پر کھرنڈ جم جاتے ہیں۔

اقسام گنج تر اور خشک دو قسم کا ہوتا ہے۔ تر کو سعفہ رطب اور خشک کو سعفہ یابس کہتے ہیں۔ اس کی ایک خاص قسم کا نام شہدی ہے۔ اس سے شہد کے مانند غلیظ رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔

اسباب اگرچہ تر گنج کا سبب غلیظ۔ ردی اور اکال رطوبتیں ہوتی ہیں۔ جو خون کے ساتھ مل کر سر کی جلد کے نیچے بند ہو جاتی ہیں۔ اور خشک گنج کا سبب سودا کی زیادتی ہوتی ہے جس کے ساتھ تیز رطوبت مل جاتی ہے۔ لیکن اس کی خاص قسم شہدی مخصوص قسم کے بلغم شور کے غلبہ سے ہوتی ہے۔ جو خون کے ساتھ مل کر اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے۔

جدید تحقیقات کی رو سے اس مرض کا سبب خاص قسم کی سمیت ہوتی ہے۔ جو سر کو صاف نہ رکھنے یا کسی گنج کے مریض کی ٹوپی یا پگڑی باندھنے یا ایسے مریض کے ساتھ سونے یا اس کے سر کے ساتھ رگڑ کھانے سے تندرست انسان کے سر کی جلد میں اثر کر جاتی ہے۔ لیکن زیادہ تر یہ مرض حجام کے اُسترے کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ حجام جس استرے سے گنجے کی حجامت بناتا ہے۔ اسی کو گنج کی سمیت لگ جاتی ہے۔ پھر جب اس استرے سے بنا دھوئے تندرست آدمی کی حجامت بنائی جاتی ہے۔ تو اس کو بھی گنج ہو جاتا ہے۔

علامات یہ مرض عموماً سر کی چوٹی (چندیا) پر ظاہر ہوا کرتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ تمام سر میں پھیل جاتا ہے۔ اور چونکہ مریض اس کو خارش کی وجہ سے کھجاتا رہتا ہے۔ اس لئے اکثر اس کے ناخنوں میں بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں سب سے پہلے سر پر سرخی نمایاں ہوتی ہے۔ پھر اس کے اوپر گول گول دانہ مٹر کے برابر یا اس سے کسی قدر بڑے بڑے کھرنڈ سے بن کر بھوسی کے مانند اترنے لگتے ہیں۔ یا وہ درمیان میں دب جاتے ہیں۔ اور ان کے نیچے بالوں کی جڑوں میں کھجلی ہونے لگتی ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ان میں شہد کی مکھی کے چھتے کی مانند باریک باریک سوراخ ہو جاتے ہیں۔ (خصوصاً گنج کی قسم شہدی میں) سر سے چوہوں کی بُو کے مانند خاص قسم کی بُو آنے لگتی ہے بال بھربھرے ہو کر گرنے لگتے ہیں۔ اور یہ مرض درمیان سے شروع ہو کر ادھر اُدھر بڑھتا رہتا ہے۔ علاج نہ کرنے کی صورت میں دیر تک قائم رہتا ہے۔ اور چونکہ یہ اکثر غریب لوگوں کو ہوتا ہے۔ جو علاج کی مقدرت ہی نہیں رکھتے۔ اس لئے مدت العمر اُن کے ساتھ رہتا ہے۔ اور مرنے کے بعد بھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔

یہ مرض اکثر بچوں کو ہوتا ہے۔ جوانوں کو شاذ و نادر ہی ہوتا ہے البتہ بچوں کو پیدا ہونے کے بعد جوانی اور بڑھاپے تک ساتھ دیتا ہے۔ بعض اوقات گنج میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے ایسی حالت میں گنج کے اچھا ہونے کے بعد اس جگہ بال نہیں اُگتے۔ اور وہ جگہ چکنی اور چمک دار ہو جایا کرتی ہے۔

انجام اگر شروع ہی سے اس مرض کا علاج کیا جائے۔ تو اچھا ہو جاتا ہے۔ ورنہ مرتے دم تک ساتھ رہتا ہے۔ اگر گنج میں پیپ

پڑگئی ہو، تو اس کے اچھا ہونے کے بعد اس جگہ بال نہیں پیدا ہوتے ۔ اور وہ جگہ چکنی اور چمکدار ہو جاتی ہے ۔

تدابیر حفظ ما تقدم اس مرض سے محفوظ رہنے کے لئے سب سے ضروری چیز صفائی ہے ۔ بچے کو روزانہ نہلائیں ۔ اور اس کے سر کو خاص طور پر دھو کر صاف کریں ۔ اور خشک ہونے پر کوئی مناسب تیل لگا دیا کریں ۔ اگر کسی بچے کو گنج ہو، تو اس کی ٹوپی نہ پہننے دیں ۔ اس کے ساتھ سونے بلکہ اس کے ساتھ کھیلنے تک سے روک دیں ۔ حجامت بنواتے وقت حجام کے استرے اور قینچی وغیرہ کو کھولتے ہوئے پانی سے دھلوائیں ۔ اور حجام کے ہاتھ صابن ملکر صاف کرائیں ۔ غذائیں زود ہضم اور مقوی دیں ۔ بڑے جانوروں کے گوشت مچھلی ۔ اور تیل ۔ ترشی سے پرہیز کرائیں ۔

علاج اندرونی طور پر وہی علاج کریں ۔ جو خارش اور داد کا بیان ہو چکا ہے ۔ زلال گگند کا استعمال خصوصیت سے مفید ہے ۔ روزانہ رات کو گگند بابری ایک تولہ ، مرچ سیاہ سات عدد آدھ پاؤ پانی میں بھگو رکھیں ۔ صبح کو صاف پانی نتھار کر پی لیا کریں ۔ اگر مرض بڑھا ہوا ہو ۔ اور ضرورت سمجھی جائے ۔ تو نقوع شاہترہ پلا کر مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل دیں ۔

خشک گنج میں بکری کے دودھ دس تولہ میں شربت عناب دو تولہ ملا کر تین روز تک پئیں ۔ اس کے بعد ایک ایک تولہ دودھ اور تھوڑا تھوڑا شربت روزانہ بڑھاتے جائیں ۔ یہاں تک کہ دودھ اکیس تولہ تک اور شربت چار تولہ تک پہنچ جائے ۔ اس کے بعد تھوڑا تھوڑا کم کر کے پہلی مقدار تک پہنچ جائیں ۔

مقامی طور پر کچی گھانی کے سرسوں کے تیل چھ ماشہ کو ہتھیلی پر ڈال کر اس میں اتنا ہی باسی پانی شامل کر کے انگلی سے خوب رگڑیں ۔ یہاں تک کہ سفید محلول ہو جائے ۔ اس کو خشک گنج پر لگائیں ۔

تر گنج میں تنقیہ کے بعد (یا اگر تنقیہ کی ضرورت نہ ہو، تو اس کے بغیر معجون عشبہ نو ماشہ روزانہ کھلائیں ۔ اور مقامی طور پر مندرجہ ذیل مرہموں میں سے کوئی مرہم لگائیں ۔

مرہم سعفہ مغز بادام سوختہ ۔ برگ حنا خشک کمیلہ ۔ ہر ایک ایک تولہ مردار سنگ چھ ماشہ ۔ طوطیا ۔ مرچ سیاہ ہر ایک ایک ماشہ ۔ سب کو باریک پیس کر سفوف بنائیں ۔ اس کے بعد سرکہ میں کھرل کریں ۔ اور روغن گل بہ قدر ضرورت ملا کر گنج پر لگائیں ۔ اگلے روز برگ نیم کے جوشاندہ سے دھو کر پانی خشک کر کے پھر اسی طرح سے کریں ۔

روغن اوراق گنج کے لئے مفید و مجرب ہے ۔ نسخہ :۔ برگ چنبیلی ۔ برگ نیم ۔ برگ فراش ۔ برگ بسکھپرہ ۔ برگ ارنڈ ۔ برگ بکائن ہر ایک ساڑھے تین تولہ ۔ لے کر باریک پیسیں ۔ اور ان کی ٹکیہ بنا کر تلوں کے تیل پاؤ سیر میں ڈال کر جلائیں ۔ جب ٹکیاں جل چکیں ۔ تو ان کو نکال دیں ۔ اور تیل میں کمیلہ ۔ مردار سنگ ۔ برگ حنا ۔ سہاگہ بریاں ۔ ہلدی جلائی ہوئی ۔ کتھہ سفید ۔ بابچی جلائی ہوئی ۔ آملہ جلایا ہوا ۔ مرچ سیاہ جلائی ہوئی ۔ ہر ایک سات ماشہ ۔ نیلا تھوتھا پونے دو ماشہ باریک پیس کر ملائیں ۔ اور نیم کی لکڑی سے رگڑیں ۔ جب مرہم سا ہو جائے ۔ محفوظ رکھیں ۔ سر کو نیم کے پتوں کے جوشاندہ سے دھو کر خشک کر کے یہ مرہم لگائیں ۔

مرہم ہندی ہر قسم کے گنج میں نافع ہے ۔ بچوں کے سر کی تمام پھوڑے ۔ پھنسیوں کو اچھا کرتا ہے ۔

نسخہ :۔ کمیلہ ۔ گیرو ۔ کتھہ ۔ توتیائے سبز ۔ شورہ قلمی ہر ایک ایک حصہ ۔ مردار سنگ ۔ مرچ سیاہ ہر ایک دو حصہ ۔ برگ حنا چار حصہ سب کو باریک پیس کر سرسوں کے تیل (جس کو پکا لیا گیا ہو) بقدر ضرورت میں کھرل کر کے مرہم بنائیں ۔ اور سر پر لگائیں ۔

غذا و پرہیز گنج کے مریض کو زیادہ تر زود ہضم اور مقوی غذائیں دیں ۔ مثلاً ٹھنڈی سبز ترکاریاں جیسے گھیا ۔ توری ۔ شلجم چقندر ۔ گاجر ۔ پرول پکا کر روٹی کے ساتھ دیں ۔ گھی ۔ دودھ ۔ مکھن ۔ اور تر و تازہ پھل کھلائیں ۔ زیادہ نمک ۔ مرچ اور گرم مسالہ سے پرہیز رکھیں ۔ کسی قسم کی ترشی اور گڑ شکر بالکل نہ کھائیں ۔

اورنگ زیبی

اورنگ زیبی یا قرحۂ اورنگ زیبی کے نام سے بہ ظاہر ہماری قدیم کتابوں میں کسی مرض کا بیان نہیں۔ اس لئے اورنگ زیبی کو عام طور پر ایک نیا مرض خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت اورنگ زیبی ایک قدیم مرض ہے۔ قانون شیخ اور شرح الاسباب والعلامات وغیرہ درسی کتابوں میں "بلخیہ" کے نام سے اس کا بیان موجود ہے۔ اگرچہ یہ بیان نہایت مختصر ہے۔ لیکن ان کتابوں میں بیان کردہ اسباب۔ علامات اور علاج تقریباً وہی ہیں۔ جو جدید تحقیقات کی رو سے اب بیان کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی مطابقت کے بعد مطلق شک وشبہ نہیں رہتا۔ کہ "بلخیہ" اور "اورنگ زیبی" ایک ہی مرض کے دو نام ہیں۔

کہا جاتا ہے، کہ عہد عالمگیری میں شہر دہلی میں یہ مرض نہایت شدت سے پھیلا تھا۔ اس کے علاوہ غدر کے چند سال بعد انگریزوں کے عہد سلطنت میں بھی کثرت سے دہلی میں پھیل چکا ہے۔ اور ۱۲-۱۹۱۱ء میں دہلی کے مضافات میں سے قرول باغ میں ہزارہا مرد و عورت۔ بچے۔ جوان اور بوڑھے اس مرض میں مبتلا ہوگئے تھے۔ کسی کی پیشانی۔ کسی کے رخسار۔ کسی کی ناک اور کسی کے کان پر نمودار ہو کر اس خبیث مرض نے چہرے کو بدزیب کر دیا تھا۔ کسی کے ہاتھوں اور کسی کے پاؤں پر پیدا ہو کر انہیں پریشان کئے ہوئے تھا۔ ہر قسم کے مختلف علاج کئے جاتے تھے۔ چھ چھ اور دس دس مہینے گذر جاتے تھے۔ لیکن جانے کا نام نہیں لیتا تھا۔

نام اور وجہ تسمیہ

ملا نفیس فرماتے ہیں کہ "اس کا نام "بلخیہ" رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ شہر بلخ میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔" اور چونکہ یہ مرض شہنشاہ عالمگیر کے عہد سلطنت میں شہر دہلی میں غالباً پہلے پہل ہوا تھا بالکثرت سے پھیلا تھا۔ لہٰذا ان کے نام سے موسوم کر کے اس کو اورنگ زیبی۔ قرحۂ اورنگ زیبی۔ اور عالمگیری پھوڑا کہتے ہیں۔ اور اسی مناسبت کے باعث اس کو مغلئی پھوڑا۔ بھی کہا جاتا ہے۔ اور مغلئی لفظ کو بگاڑ کر بعض مقامات پر مونگلی یا مونگری پھوڑا بھی کہتے ہیں۔

یہ مرض مقامی ہوتا ہے۔ اس لئے انگریزی میں اس کا نام لوکل سور مشہور ہے۔ عموماً مقامی طور پر یہ زیادہ تر دہلی اور لاہور میں دیکھا جاتا ہے اس لئے ان شہروں سے منسوب کر کے اس کو دہلی سور (دہلی پھوڑا) اور لاہوری سور (لاہوری پھوڑا) بھی کہتے ہیں۔ اور غالباً سرحد میں پھیلنے کی وجہ سے اس کو سرحدی پھوڑا بھی کہا جاتا ہے۔

یہ مرض زیادہ تر گرم ممالک میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحبان اس کو ٹراپیکل بائل یعنی منطقۂ حارہ کا پھوڑا کہتے ہیں اور اس لئے کہ منطقۂ حارہ میں گرم ممالک آباد ہیں۔ جو دنیا کے مشرق میں واقع ہیں۔ لہٰذا اس کو مشرقی پھوڑا بھی کہتے ہیں بعض صاحبان نے اس کا نام ایلیپو بائل یعنی دمل حلب۔ یا دمل شرقی بھی لکھا ہے۔

ماہیت

شرح الاسباب والعلامات میں اس کی ماہیت اس طرح بیان کی گئی ہے۔

"قروح بلخیہ ایک قسم کے زخم ہیں۔ جن پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اور کھرنڈ ہوتے ہیں۔ اور ان سے پیپ بہا کرتی ہے۔"

شیخ بو علی سینا رح کا قول ہے: "بلخیہ خراب اور خبیث قسم کے گنج کی قسم ہے۔" الغرض بلخیہ کہئے یا اورنگ زیبی یہ ایک خبیث قسم کا زخم ہے جس کا سبب خاص قسم کی سمیت (یا جراثیم) ہوتی ہے۔ یہ زخم عموماً ایک مریض میں ایک دو ہی ہوتے ہیں لیکن بعض

مریضوں میں ان کی تعداد پچیس تیس تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

یہ زخم زیادہ تر جسم انسان کے ان اعضاء پر ہوتے ہیں جو عموماً کھلے رہتے ہیں۔ مثلاً چہرہ۔ ناک۔ کان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ لیکن شاذ و نادر جسم کے پوشیدہ مقامات (مثلاً سینہ۔ بازو) پر بھی ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ زخم عموماً ہتھیلی اور پاؤں کے تلوے پر نہیں ہوتے لیکن بعض مریضوں میں ان مقامات پر بھی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ایک مریضہ دیکھی ہے جس کے بازو اور کلائیوں پر چند زخم موجود تھے اس کی ہتھیلی پر چند ابھار پیدا ہوئے جیسے کہ اورنگ زیبی کی ابتدا میں ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ باقاعدہ علاج جاری تھا۔ اس لئے وہ زیادہ بڑھنے نہیں پائے۔ اور جلد اچھے ہو گئے۔

یہ مرض تمام گرم ممالک ہندوستان۔ مصر۔ ترکی۔ ایشیائے کوچک۔ عرب۔ شام۔ ترکستان۔ اور عراق وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

اگرچہ زیادہ تر غریبوں اور خصوصاً ان کے بچوں میں دیکھا جاتا ہے۔ لیکن پاک و صاف رہنے والے امیر لوگ اور ان کے بچے بھی اس سے محفوظ نہیں رہتے۔

عموماً یہ مرض موسم برسات کے آخر میں پھیلتا ہے۔ سردیوں میں اس کا زور رہتا ہے۔ لیکن اس کے بعد جب گرمیاں شروع ہوتی ہیں۔ تو اس کا زور گھٹنے لگتا ہے۔

اسباب

شرح الاسباب والعلامات میں اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے، کہ "بسا اوقات یہ مرض کسی زہریلے کیڑے مکوڑے مثلاً خبیث قسم کے مچھر اور رتیلا کے کاٹنے سے لاحق ہوتا ہے"!

جدید تحقیقات سے بھی اس کا سبب تقریباً یہی بیان کیا جاتا ہے یعنے اس کا سبب خاص قسم کے جراثیم (یا سمیت) ہیں۔ جو ایک قسم کے مچھر کے کاٹنے سے جسم انسان میں پہنچ کر یہ مرض پیدا کرتے ہیں۔ یہ جراثیم زخم کی پیپ میں پائے جاتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ جراثیم ایک شخص کے جسم سے دوسرے شخص کے جسم میں پہنچ کر اس قسم کے زخم پیدا کر دیتے ہیں۔ اور پھر ایک سے دوسرے زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

لیکن اس کے علاوہ آبادی کی عدم صفائی۔ اور مکان کے میلے کچیلے رکھنے۔ کپڑوں کے گندہ اور میلے رکھنے۔ اور نہانے میں سستی اور کاہلی رکھنے کو بھی اس مرض کے پیدا کرنے میں بڑا دخل ہے۔ اگر صاف ستھرے کپڑے پہنیں۔ اور بدن کی صفائی کا خیال رکھیں۔ تو اس مرض میں مبتلا ہونے کی استعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔

زمانہ حضانت

جب کسی طرح اس مرض کے جراثیم یا سمیت جسم انسان میں پہنچتی ہے۔ خواہ وہ مچھر کے کاٹنے سے پہنچے۔ یا براہ راست خود اثر کر جائے۔ تو عموماً پندرہ روز کے بعد اصل مرض کی علامتیں شروع ہو جاتی ہیں اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض اوقات ان جراثیم یا سمیت کو جسم میں داخل ہوئے اس سے زیادہ عرصہ بھی گذر جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک سال کے بعد مرض کی علامتیں پیدا ہوتی ہیں۔

علامات

اگرچہ اس مرض کی علامتیں مجمل طور پر ماہیت ہی میں بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن اب مفصل علامتیں بھی بیان کی جاتی ہیں۔

پہلے ایک چھوٹا سا داغ سطح جلد پر نمودار ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ ابھرنے لگتا ہے۔ اور مچھر کے کاٹے جیسا ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اس میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس کی طرف چنداں توجہ نہیں کی جاتی۔ البتہ کسی قدر خارش ضرور ہوتی ہے جو مچھر کے کاٹے کی نسبت بہت کم ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس کو مچھر کا کاٹا ہی سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جب اس پر سے باریک باریک خاکی رنگ کے پرت بار بار اترنے اور پیدا ہونے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ ابھار پھیلنے لگتا اور اس پر موٹے موٹے بھورے خاکی رنگ کے پرت پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اور دو چار ہفتے گذر جاتے ہیں۔ تو اس وقت خیال ہوتا ہے کہ یہ کوئی خاص مرض ہے۔ بہرحال اس ابھار کو یہ خاکی رنگ کے پرت جن کو کھرنڈ کہنا چاہیے چھپا لیتے ہیں جس سے اس کی سطح سخت اور کھردری ہو جاتی ہے۔

اب اگر اس کھرنڈ کو اتار دیا جائے۔ یا وہ خود اتر جائے۔ تو اس کے نیچے سے ایک تازہ زخم نمودار ہوتا ہے۔ جس پر پھنسیوں کے جیسے

چھوٹے ابھار ہوتے ہیں۔ اور ان سے پیپ نکلتی ہے۔ اب اگر اس زخم کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے۔ تو اس پر پھر اسی طرح کھرنڈ بن جاتے ہیں اور ان کے نیچے اسی قسم کے زخم موجود ہوتے ہیں جن سے پیپ جاری رہتی ہے۔ غرضیکہ اس زخم کا یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور یہ آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس کا سلسلہ کم از کم چھ مہینے تک جاری رہتا ہے۔ بعض مریضوں میں معمولی علاج کے باوجود بارہ مہینے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت تک اس کو دیکھا گیا ہے۔

شروع میں زخم گہرا نہیں ہوتا۔ لیکن جوں جوں پرانا ہوتا جاتا ہے ادھر اُدھر پھیلنے کے علاوہ گہرائی میں بھی بڑھتا جاتا ہے۔ زخم کی سطح یکساں نہیں ہوتی۔ اور اس کی کنارے بھی اونچے نیچے ہوتے ہیں۔ اور اس کے گرداگرد حلقہ ہوتا ہے۔

انجام مرض یہ مرض خطرناک اور جان لیوا بالکل نہیں لیکن دکھ دیوا بہت ہے۔ اگرچہ اس میں درد وغیرہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ یہ اچھا ہونے میں نہیں آتا۔ اس لئے جان کو ایک عذاب ہوتا ہے۔ چھ مہینے تک دکھ پہنچانا تو ایک عام بات ہے۔ اگرچہ بعض اوقات ایک سال بلکہ اس سے زیادہ مدت تک بھی یہ سوہان روح بنا رہتا ہے۔

الغرض جب یہ اچھا ہونے لگتا ہے، تو پیپ کی آمد بند ہو جاتی ہے۔ اور زخم میں سرخی سی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس کی گہرائی کم ہونے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ زخم بالکل بھر جاتا ہے لیکن سطح جلد کی نسبت زخم کا داغ کسی قدر نیچا ہی رہتا ہے یہ داغ اٹل ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس مرض کی یاد زندگی بھر تازہ رہتی ہے۔

علاج ہمارے قدیم اطباء نے اس مرض کو خبیث قسم کے گنج کی جنس میں شمار کیا ہے۔ لہٰذا گنج کے مانند ہی اس کا علاج بھی بتایا جاتا ہے۔ چنانچہ گنج اور بلخیہ کا علاج مشترک طور پر بیان فرماتے ہوئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ بعد رفصد اور مسہل تنقیہ کی ہدایت کرنے کے بعد مقامی علاج کی ہدایت اس طرح فرماتے ہیں کہ:۔

"گنج کو اس قدر رگڑا جائے کہ اس سے خون بہنے لگے۔ اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس سے بہت سا خون بہہ جائے۔ اس کے بعد مقامی دواؤں سے زخم کا علاج کیا جائے۔ خصوصاً جبکہ خون بہانے کے بعد زخم پر نمک اور سرکہ ملا کر ملا جا چکا ہو"

شرح الاسباب والعلامات میں اس کا علاج اس طرح بیان کیا گیا ہے:۔

"بلخیہ" (اورنگ زیبی) کے لئے خصوصیت کے ساتھ یہ دوا مفید ہے کہ گل ارمنی اور سرکہ ملا کر برابر لگاتے رہیں۔ یہاں تک کہ یہ زخم کو خشک کر دے۔ اور اس کے چھلکے اتار کر تندرست گوشت تک پہنچ جائے۔ یہ دوا زخم کی گندگی اور فساد کو زائل کر دے گی بازراوند مدحرج۔ زنگار۔ اشق۔ رائی۔ نمک۔ گوگل۔ کسیس۔ روغن گندم۔ سرکہ اور تھوڑے شہد سے مرہم بنا کر لگائیں۔

مقامی طور پر آج کل ڈاکٹر صاحبان بھی اسی اصول کے مطابق علاج کرتے ہیں۔ چنانچہ یا تو وہ زخم کو نشتر سے چھیل ڈالتے ہیں۔ یا تیزاب وغیرہ سے زخم کو جلا دیتے ہیں۔ اس کے بعد زخم کو اچھا کرنے والے مرہم لگاتے ہیں۔

اوپر جو کچھ بیان ہوا۔ وہ قدیم اطباء کے طریقۂ علاج کی طرف اشارہ تھا۔ اب اس زمانے میں اس مرض کے دفعیے کیلئے جو داخلی اور خارجی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ درج ذیل ہیں:۔

شروع شروع میں جبکہ اورنگ زیبی کا ابھار ظاہر ہوتا ہے علاج کی طرف چنداں توجہ نہیں کی جاتی۔ بلکہ علاج کا خیال اس وقت ہوتا ہے جب مرض کافی بڑھ چکا ہوتا ہے۔ بہر حال اگر مریض کے جسم پر ایک دو زخم ہوں۔ تو ان کو روزانہ نیم کے پتوں کے جوشاندے اور صابون سے دھو ڈالئے۔ اور کھرنڈ کو نرم کر کے اتار ڈالئے۔ اس کے بعد اس پر یہ دوا لگائیے۔ اس دوا کے استعمال سے اگرچہ سب مریضوں کو یکساں فائدہ نہیں ہوا لیکن متعدد مرتبہ اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ اور بہت سے مریض اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

دوائے اورنگ زیبی مہندی۔ کمیلہ۔ گندھک۔ آملہ سار۔ بے بجھا چونہ۔ سب چیزیں برابر وزن لے کر پیسیں۔ اور ان سے دوچند روغن چنبیلی میں ملا کر زخموں پر لگائیں

لیکن اگر اورنگ زیبی کے نکلنے کا سلسلہ جاری رہے

اور مذکورہ بالا دوا کے استعمال سے فائدے کی صورت نظر نہ آئے۔ تو کم از کم چودہ پندرہ روز تک نقوخ شاہترہ پلایا جائے اور اس کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کلاں کا مسہل دیا جائے۔ مسہل سے فارغ ہونے کے بعد مصفی جدید۔ حب لیموں۔ جوہر منقی اور معجون عشبہ وغیرہ مصفی خون دوائیں استعمال کرائیں۔ اور مقامی طور پر وہی دوائے اورنگ زیبی لگائیں۔ جو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

اس کے علاوہ مقامی طور پر لگانے کے لئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید و مجرب ہیں:۔

(۱) رائی کا تیل دو تولے۔ خالص انگوری سرکہ دو تولے لیکر باہم ملائیں۔ پھر اس میں نیلی مکھی ایک تولہ اور رائی ایک تولہ کا سفوف ملائیں۔ اور ایک گھنٹے کے بعد کسی کپڑے پر لگا کر زخم پر چسپاں کردیں۔ اور اوپر سے پٹی باندھ دیں۔ اگلے روز صبح کے وقت کھول کر تازہ دوا بنا کر اسی طرح لگائیں۔ چند روز کے استعمال سے زخم اچھا ہوجائے گا۔ اجزاء میں مذکورہ بالا تناسب کے مطابق کمی بیشی کرکے حسب ضرورت دوا تیار کرسکتے ہیں۔

(۲) تیزاب سرکہ (ایسیٹک ایسڈ) پھریری سے زخم پر لگائیں اور تین چار روز تک برابر لگاتے رہیں۔ زخم کا تمام ناقص گوشت جل جائے گا۔ اور چند روز کے بعد خشک ہو کر کھرنڈ بن جائے گا۔ اور اس کے اترنے کے بعد نیچے سے تندرست گوشت نکلے گا۔ اور زخم بالکل اچھا ہوجائے گا۔

(۳) بے بجھا چونا اور صابون قرطہ اورنگ زیبی کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ دونوں چیزیں برابر وزن لے کر باہم ملائیں۔ اور تھوڑا پانی شامل کرکے لگائیں چند روز کے استعمال سے زخم بالکل صاف ہوجائے گا۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو، تو کوئی معمولی مرہم لگا کر زخم کو اچھا کریں۔

(۴) پتھر کا کوئلہ بھی اس کے لئے اکثر مفید ثابت ہوا ہے اس کو پانی میں گھس کر مصری برابر وزن ملا کر زخم پر عرصے تک لگاتے رہیں

یہ مرہم بھی اورنگ زیبی کے لئے مفید ہے:۔

نسخہ:۔ طوطیا دو ماشہ۔ سیندور تین ماشہ۔ رال تین تولہ۔ تلوں کا تیل آٹھ تولہ۔ تیل کو آگ پر رکھیں۔ جب وہ پکنے لگے۔ تو اس میں سیندور تین ماشہ ڈال کر چلاتے رہیں جب رنگت تبدیل ہونے لگے۔ تو رال شامل کریں۔ اور پھر آگ سے نیچے اتارلیں۔ اور طوطیا باریک پیس کر ملائیں۔ روزانہ زخم کو نیم کے پتوں کے جوشاندے سے دھو کر یہ مرہم لگائیں۔

غذا اور پرہیز ٹھنڈی سبز ترکاریاں مثلاً گھیا۔ ٹنڈا۔ توری۔ پرول۔ کم نمک مرچ کی روٹی کے ساتھ کھائیں۔ تمام گرم چیزوں شکر۔ گڑ اور ترشی سے پرہیز رکھیں۔

پتّی - شری

(ارٹی کیریا - Urticaria)

ماہیت اس مرض میں جلد پر دفعۃً خاص قسم کے سرخی مائل دبھڑ پیدا ہو جاتے ہیں - جن میں نہایت پریشان کن خارش اور جلن ہوا کرتی ہے -

اقسام یہ مرض حاد اور مزمن دو قسم کا ہوتا ہے - حاد قسم اکثر پائی جاتی ہے - مزمن قسم کم ہوتی ہے - لیکن جن لوگوں میں ہوتی ہے - وہ مدت العمر اس میں کم و بیش مبتلا رہتے ہیں -

اسباب اس مرض کا سبب وہ گرم بخارات ہوتے ہیں - جو یکلخت صفراوی خون یا بلغم شور سے پیدا ہو کر تمام بدن میں پھیل جاتے ہیں - اور جب وہ ظاہر جلد کی طرف رُخ کرتے ہیں، تو ان کی وجہ سے اس پر دبھڑ پیدا ہو جاتے ہیں -

بعض اشخاص میں یہ مرض مخصوص غذاؤں مثلاً مچھلی - سرکہ - اچار - بینگن - آم - انڈے - پنیر - اور دودھ وغیرہ کے استعمال سے ظاہر ہوتا ہے - جوں ہی ان میں سے کوئی چیز کھائی جاتی ہے - فوراً پتی اچھل آتی ہے بعض کو بعض دواؤں مثلاً کونین - روغن تارپین وغیرہ کے استعمال سے کوئی چیز کھائی جاتی ہے - گاہے یہ مرض کسی زہریلے جانور - بچھو - بھڑ وغیرہ کے کاٹنے سے ہو جاتا ہے - بعض لوگوں میں دانتوں - لوزتین - مجری بول وغیرہ خصوصاً عورتوں میں زائدہ اعور اور مرارہ وغیرہ میں عفونت لاحق ہونے سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے - گاہے معمولی چوٹ بھی اس کا سبب بن جاتی ہے - بعض عصبی نقائص - نقرسی مزاج - اور گاہے وراثت سے بھی اس مرض کا موجب ہوتی ہے -

علامات اس مرض میں جلد کے اوپر کسی قدر خارش اور جلن سی ہو کر دفعۃً گول گول سرخی مائل ددوڑے پیدا ہو جاتے ہیں - ان ددوڑوں میں سخت سوزش یا خارش پیدا کرتی ہے - اگرچہ یہ ددوڑے تمام حصۂ جسم پر نکلتے ہیں - لیکن یہ عموماً اسی حصۂ جسم پر نکلتے ہیں جو کپڑوں سے ڈھکے رہتے ہیں - مثلاً دھڑ اور سرین وغیرہ - ان کی پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے اور ان کے ساتھ ہی اکثر سوء ہضمی کی شکایت ہوتی ہے - اور گاہے کسی قدر بخار بھی ہو جاتا ہے - اس قسم کے ددوڑے اکثر یکے بعد دیگرے نکل نکل کر چند منٹوں سے لے کر ایک یا دو گھنٹے یا ایک دو دن کے اندر اندر غائب ہوتے رہتے ہیں - اور جب ان ددوڑوں کو کھجایا جاتا ہے، تو یہ اور بھی زیادہ نکلتے ہیں - شاذ و نادر یہ ددوڑے کئی کئی دن بلکہ کئی کئی ہفتوں تک باقی رہتے ہیں - ایسے حالات میں ان کے غائب ہونے کے بعد ان کے مقام پر جلد کی رنگت بھی سرخی مائل - نیلی یا سیاہی مائل ہو جاتی ہے - اور یہ داغ بعض اوقات کئی کئی ماہ تک وہاں موجود رہتے ہیں - بعض اوقات بجائے ددوڑوں کے مقام ماؤف کی جلد ہی کسی قدر ابھر آتی ہے - اور گاہے صرف بیرونی جلد کے علاوہ منہ - حلق - حنجرہ بلکہ معدہ اور آنتوں تک کی غشاء مخاطی پر بھی یہ مرض ظاہر ہو سکتا ہے - لیکن اس صورت میں علامتیں زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہیں - جب یہ مرض مزمن ہو جاتا ہے، تو یہ ددوڑے مہینوں بلکہ برسوں تک بار بار نکلتے رہتے ہیں -

تشخیص جب پتی کا مادہ صفراوی ہوتا ہے - تو ددوڑوں میں گرمی - سرخی اور جلن زیادہ ہوا کرتی ہے - اور یہی عموماً حاد قسم کی ہوا کرتی ہے - اور اکثر دن کے وقت اس کا ظہور ہوتا ہے - بلغم شور سے پیدا ہونے والی پتی کے ددوڑے

سفیدی کا مائل ہوتے ہیں - اور یہ اکثر دانت کو اچھلا کرتی ہے - بعض اوقات ماشرا سرخباد سے اس کو تشخیص کرنے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان کی مخصوص علامات کو یاد رکھنے سے تشخیص میں دشواری نہیں ہوتی - چنانچہ ماشرا کی مخصوص علامت یہ ہے کہ وہ عموماً چہرے اور سر پر ظاہر ہوتا ہے - اور سرخباد کے ساتھ شدید بخار ہوا کرتا ہے -

علاج

مرض کا اصل سبب معلوم کرکے اس کو دور کریں

صفراوی خون سے پیدا ہونے والے مرض میں فصد کھلوائیں قبض ہو، تو خیسانیدہ آلو بخارا وغیرہ پلا کر اس کو رفع کریں - اس کے بعد داخلی و خارجی مسکن دوائیں استعمال کریں - بلغمی میں مریض کو گرم حمام کرائیں - اور ہلیلہ تربد وغیرہ کا جوشاندہ پلا کر بلغم کا تنقیہ کریں - اس کے بعد مصفیات اور معدلات خون دوائیں استعمال کرائیں - مثلاً معجون مصفی اعظم چھ ماشہ روزانہ صبح کو کھلائیں یا مصفی جدید ایک ایک گولی صبح و شام دیں - اگر بدہضمی سے یہ مرض لاحق ہو تو آدھ سیر گرم پانی میں نمک ایک تولہ ملا کر مریض کو پلائیں - تاکہ قے ہو کر معدہ صاف ہو جائے اس کے بعد روغن ارنڈی ۲ تولہ عرق گلاب ۱۰ تولہ میں مصری دو تولہ ملا کر پلائیں - تاکہ دو چار دست ہو کر آنتیں صاف ہو جائیں یا یہ نسخہ پلائیں -

نسخہ یہ ہے :- منقیٰ نو دانہ - بادیان پانچ ماشہ تخم کشوث تین ماشہ - پودینہ خشک تین ماشہ - عرق بادیان چھ تولہ عرق گلاب چھ تولہ میں پیس چھان کر سکنجبین چار تولہ ملا کر پلائیں - اور خارجی طور پر یہ دوائیں استعمال کرائیں :-

دوائے شب :- پھٹکری، گیرو دونوں برابر وزن لے کر باریک پیسیں - اور جسم پر ملیں -

دوائے دیگر :- جدوار ایک تولہ - اجود چھ ماشہ پھٹکری چھ ماشہ - گلاب دس تولہ میں پیس کر روغن گل ڈیڑھ تولہ - سرکہ ڈیڑھ تولہ ملا کر جسم پر مالش کریں -

اگر دوروں میں سرخی اور جلن زیادہ ہو، تو عناب ۵ دانہ عرق مرکب مصفی خون بارہ تولہ میں پیس چھان کر شربت عناب چار تولہ ملا کر پلائیں - اور روغن گل تین تولہ - عرق گلاب دو تولہ - سرکہ ایک تولہ تینوں کو باہم ملا کر بدن پر ملیں - یا روغن صندل ایک تولہ کو روغن گل پانچ تولہ میں ملا کر مالش کریں - یا - سوت - صندل سفید ہر ایک چھ ماشہ کافور ایک ماشہ - سرکہ تین تولہ - عرق گلاب دس تولہ - سب کو ملا کر مقام ماؤف پر ملیں -

جن مریضوں کو بار بار اس کی شکایت ہوتی ہو - ان کے معدے کا علاج کریں - اور اس غرض کے لئے جوارش کمونی سات ماشہ کھلا کر اوپر سے پودینہ خشک پانچ ماشہ - شکر سرخ چار تولہ پانی میں جوش دیکر روزانہ صبح کو پلائیں -

غذا و پرہیز

غذا لطیف اور زود ہضم کھائیں - سبز ترکاریاں مثلاً کدو - تری - ٹنڈے - پرول وغیرہ تنہا یا بکری کے گوشت کے ساتھ اور روٹی کھائیں - ہر قسم کی قابض - بادی - اور تیز نمک اور گرم چیزوں سے پرہیز کریں خصوصاً بینگن - دال مسور - مچھلی - آم کا آچار - سرکہ لال مرچیں اور گرم مسالہ بالکل استعمال نہ کریں -

مسیح الملک کے معمولات و مجربات

ایک دن حکیم صاحب کے مطب میں پتی کے ایک مریض حاضر ہوئے - اور اپنے حالات بیان کئے، کہ عرصہ تین سال سے کبھی کبھی پتی اچھل آیا کرتی ہے - ہضم خراب ہے - جس روز مرغن چیز کھاؤ - یا ہضم خراب ہو - اسی روز بدن پر کھجلی پیدا ہو کر سرخ رنگ کے دانے نکل آتے ہیں - اور گھنٹہ دو گھنٹے کے بعد پسینہ آکر خود بخود غائب ہو جاتے ہیں قبض کی شکایت رہتی ہے - اب تین روز سے غذا میں بد پرہیزی کی وجہ سے ہاتھ پاؤں اور چہرے پر سرخی اور خفیف سا ورم ہے جس میں کھجلی ہوتی ہے - اور ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈی ہوا لگنے سے سرخی زیادہ ہو جاتی ہے - اور کھجلی بھی بڑھ جاتی ہے - دو روز سے اجابت بھی نہیں ہوئی حکیم صاحب نے فساد ہضم کبدی کو سبب مرض تشخیص کرکے مندرجہ ذیل دوائیں تجویز کردیں - اطریفل ۷ ماشہ کھا کر اوپر سے پودینہ ۲ ماشہ شکر سرخ ۲ تولہ - عرق بادیان ۱۲ تولہ میں جوش دے کر پی لیں - اور غذا میں کھچڑی استعمال کریں دو روز بعد مندرجہ بالا صاحب پھر حاضر ہوئے - اور فرمایا کہ ورم اور خارش کو بالکل آرام ہے - دو روز برابر دوا پینے سے چار چار دست ہوئے - تب ان کے لئے یہ دوائیں تجویز کردیں :-

(۲) جوارش کمونی ۷ ماشہ ہمراہ عرق پودینہ ۱۰ تولہ شکر سرخ ۲ تولہ صبح و شام پئیں - (۳) سفوف نعناع ۳ ماشہ کھانا کھانے کے بعد پھانک لیں

(Eczema) (اگزیما)

ماہیت یہ مرض اپنے انگریزی نام "اگزیما" کے نام [illegible] سے مشہور ہے۔ اس میں پہلے کسی ایک مقام پر سرخی اور ورم ہو کر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی ہیں جو رطوبت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ [illegible] زیادہ جلن ہوتی ہے۔ اس کے بعد جلد ہی یہ دانے پھٹ کر بہنے لگتی ہے۔ اور پھر اس پر کھرنڈ بندھ جاتا ہے۔ اور اس پھنسی کے ارد گرد اسی پھنسی کی رطوبت لگنے سے اور بھی بہت سی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور ان میں سخت درد، جلن اور خارش ہوا کرتی ہے۔ تین چار روز کے بعد ان کی رطوبت بھی پیپ بن جاتی اور پھوٹ کر بہنے لگتی ہے۔ پھر ان کے اوپر غلیظ پیپ کے خشک ہونے کی وجہ سے پپڑی سی جم جاتی اور کھرنڈ بن جاتا ہے لیکن اس کھرنڈ کے نیچے رطوبت رستی رہتی ہے۔ اور اس کے لگنے سے اور گرد مزید پھنسیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اس طرح یہ مرض آہستہ آہستہ جلد پر پھیل جاتا ہے۔

یہ مرض کسی ایک مقام کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ جسم کے مختلف اعضاء میں پیدا ہوتا اور انہی سے منسوب کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً سر کی چھاجن، کان کی چھاجن، فوطوں کی چھاجن وغیرہ۔

اقسام شدت اور خفت کے لحاظ سے یہ مرض حاد اور مزمن دو قسم کا ہوتا ہے۔

اسباب اطبائے قدیم کے نزدیک اس مرض کا سبب صفرائے محترقہ ہوتا ہے۔ جو خون کے ساتھ مل کر اس مرض کو پیدا کرتا ہے [illegible] صفرائے محترقہ خالص ہوتا ہے۔ اور گاہے سودا [illegible]۔ لیکن یہ مرض اسی وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ کسی شخص [illegible] کے پیدا ہونے کی موروثی استعداد ہوتی ہے یا اس کی عام صحت خراب ہوتی ہے۔ یا اس کے بدن کی جلد خلقی طور پر کمزور ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض پیشہ وروں مثلاً نمک گروں، دھوبیوں، نور [illegible] گرانوں، کول تار کا کام کرنے والوں کے ہاتھوں پر غالباً جلد پر کسی زہریلی چیز کے لگ جانے سے خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ جو اگزیما کا سبب بن جاتی ہے۔ گاہے سوء ہضم، قبض، تخمہ، کرم شکم، شدید سردی یا شدید گرمی، دھوپ کی تیزی، نقرس، درد مفاصل وغیرہ اس مرض کے اسباب مستعدہ ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو صابن اور خراب پانی کے استعمال سے بھی چھاجن کی شکایت ہو جاتی ہے۔

علامات اس کی علامتیں اس کی ماہیت سے ظاہر ہیں۔ جس مقام پر اس مرض کا آغاز ہونے والا ہوتا ہے پہلے وہاں سوزش اور سرخی ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد خارش اور جلن ہونے لگتی ہے۔ اور وہاں سوجن پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ یہ مرض ہونٹوں پر ہو۔ تو ان کے سوج جانے سے آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد جلد ہی اس مقام سے شفاف رطوبت بہنے لگتی ہے جو چپکدار ہوتی ہے۔ اگر یہ رطوبت کپڑے کو لگ جاتی ہے، تو کپڑا خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے۔ جب یہ مرض بہت شدید ہوتا ہے۔ تو مریض کو خفیف سا بخار بھی ہوا کرتا ہے۔

معمولی چھاجن ایک دو ہفتہ میں دور ہو جاتی ہے۔ اور ورم آہستہ آہستہ کم ہو جاتا ہے۔ اور خشک ہونے پر ان کے اوپر سے چھلکے یا بھوسی اتر جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں جبکہ یہ مرض سر اور چہرے پر ہوتا ہے۔ تو وہ ان اعضاء تک ہی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ گردن اور ہاتھوں تک پھیل جاتا ہے۔ خصوصاً

جونپوں کے مقام پر جہاں، غضار ظاہر ہوتے ہیں۔ (مثلاً کہنی کے جوڑ) گول گول داغ پڑ جاتے ہیں جن سے رطوبت رستی اور سوزش ہوا کرتی ہے۔ یہ داغ بعض اوقات چہرے کی چھاجن کے دور ہو جانے کے بعد بھی باقی رہتے ہیں۔ اور کافی عرصہ کے بعد زائل ہوتے ہیں۔

بعض اوقات یہ مرض حادی مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور گاہے یہ شروع ہی سے مزمن شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ مقام ماؤف پر خارش اور جلن ہوتی ہے۔ اور جب اس جگہ کو کھجایا جاتا ہے تو اس جگہ سے رطوبت خارج ہو کر جم جاتی ہے۔ گاہے ماؤف حصہ کی جلد سیاہی مائل اور دبیز ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ مرض زیادہ مزمن ہو جاتا ہے۔ تو اوپر کی جلد جھڑی دار شکل اختیار کر لیتی ہے۔

تشخیص اس مرض کی مخصوص علامتوں مثلاً جلد کی سرخی۔ سوزش۔ خارش اور لعید ار رطوبت کے رسنے سے اس مرض کی تشخیص بخوبی کی جا سکتی ہے جب یہ مرض کسی کیمیاوی سمیات کے اثر سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو اس کا سبب ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات داد اور جنبل سے اس کی تشخیص دشوار ہوتی ہے لیکن ان کی مخصوص علامات کو پیش نظر رکھنے سے یہ دشواری دور ہو جاتی ہے۔

تدابیر حفظ ماتقدم اس قسم کے امراض سے محفوظ رہنے کی سب سے ضروری مقدم تدبیر جلد کی صفائی ہے۔ روزانہ بلا ناغہ غسل کریں ہاتھ پاؤں اور چہرے کو خصوصیت سے صاف رکھیں بعض اوقات بعض پیشہ وروں کے ہاتھوں۔ بازوؤں اور چہرے پر بعض کیمیاوی چیزوں کے اثرات سے داغ پڑ جاتے ہیں۔ اور ان داغوں کو دور کرنے کے لئے ہمیشہ تیز قسم کے صابون۔ سوڈا اور تارپین وغیرہ استعمال کرنا پڑتا ہے۔ اور ان کے استعمال سے چھاجن پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے ایسی صورتوں میں ہاتھوں وغیرہ کو دھونے کے بعد کوئی مناسب روغن یا گلیسرین کا مرکب لگائیں۔ اور جن اشخاص میں اس مرض کے پیدا ہونے کی قوی استعداد ہو۔ ان کو دھوپ کی تیزی۔ ہوا کی سردی۔ اور آگ کی تپش سے محفوظ رہنا چاہئے۔

علاج اگر یہ مرض ہوا ہو۔ یا کسی خراش دار چیز کے لگنے سے یہ مرض پیدا ہو تو اس قسم کی چیزوں کا استعمال قطعاً بند کر دیں۔ اور مسکن دافع ورم اشیاء استعمال کریں قبض ہو۔ تو اس کو رفع کریں۔ اور اس کے بعد مصفی خون دوائیں استعمال کریں۔ پھر مقویات کام میں لائیں۔ چنانچہ مرض کے حاد اور تیز ہونے کی حالت میں یہ نسخہ پلائیں :۔

نسخہ :۔ شیرہ عناب پانچ دانہ شیرہ تخم کاہو تین ماشہ شیرہ تخم خرفہ سیاہ تین ماشہ۔ عرق شاہترہ بارہ تولہ میں نکال کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پلائیں۔ یا یہ نسخہ دیں :۔

نسخہ :۔ اطریفل شاہترہ نو ماشہ کھلا کر اوپر سے گل بنفشہ سات ماشہ۔ آلو بخارا پانچ دانہ تخم کاسنی تین ماشہ گل نیلوفر پانچ ماشہ۔ عناب پانچ دانہ گرم پانی میں بھگو کر چھان لیں اور شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر قبض ہو تو اسی نسخہ میں ترنجبین چار تولہ۔ گل قند چار تولہ ملا کر پلائیں۔

ان کے علاوہ معجون مصفی اعظم اور مصفی جدید کا استعمال بھی مفید ہے۔

مقامی طور پر کمیلہ ایک ماشہ کو باریک پیس کر روغن صندل تین ماشہ میں ملا کر لگائیں۔ یا رسوت۔ مازو ہر ایک تین ماشہ کو باریک پیس کر لعاب اسپغول میں ملا کر طلا کریں۔ علاوہ ازیں اس طلاء کا استعمال بھی مفید و مجرب ہے۔

نسخہ طلاء چھاجن :۔ پارہ چودہ ماشہ۔ کتھ سفید چودہ ماشہ۔ اجوائن خراسانی چودہ ماشہ۔ گائے کا گھی پانچ تولہ۔ سب کو تانبے کے برتن میں ڈال کر نیم کی لکڑی سے نو روز تک کھرل کریں پھر مقام ماؤف پر لگا کر سینکیں۔

دیگر :۔ صندل سرخ۔ چھالیہ۔ شیاف مامیثا۔ سفیدہ کاشغری۔ گل ارمنی۔ ہر ایک تین ماشہ لے کر ہرے دھنئے کے پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

معجون مصفی خاص :۔ فساد خون کی اکثر بیماریوں میں مفید ہے خصوصاً چھاجن۔ داد۔ جنبل۔ جذام اور خدر کو دور کرتی

نسخہ :۔ پوست شاخ نیم۔ پوست نیم۔ برگ نیم۔ پوست شاخ انجیر دشتی ہر ایک چودہ ماشہ۔ شاہترہ۔ دھنیا خشک۔ چرائتہ تلخ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست بہیڑہ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی گل سرخ۔ بادیان۔ سنا مکی۔ بسفائج فستقی درونج عقربی ہر ایک سات ماشہ کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد خالص میں گوندھ کر معجون بنائیں۔ روزانہ صبح کو ایک تولہ یہ معجون پانی سے کھائیں

معجون دیگر :۔ چھاجن۔ خارش۔ داد۔ چنبل وغیرہ امراض فساد خون میں مفید ہے۔ نسخہ :۔ بادیان۔ صندل سفید۔ گلوئے تازہ۔ افتیمون ولایتی۔ ہر ایک ایک تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ برگ شاہترہ۔ پوست بہیڑہ۔ چرائتہ شیریں۔ گل منڈی۔ تربد سفید مجیٹھ مخراشیدہ ہر ایک دو تولہ۔ سنا مکی چار تولہ عشبہ مغربی بارہ تولہ۔ چوب چینی چھبیس تولہ۔ شکر سفید دوسو اٹھاسی تولہ شہد خالص بہتر تولہ۔ شکر اور شہد کا قوام کریں۔ اور اس میں دوائیں کوٹ چھان کر ملائیں۔ بوقت ضرورت ایک تولہ سے دو تولہ تک کھلائیں۔

غذا و پرہیز

زود ہضم مقوی غذائیں دیں۔ مثلاً دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ اور ٹھنڈی سبز ترکاریاں روٹی کے ساتھ کھلائیں۔ شراب۔ چائے قہوہ۔ گوشت۔ پنیر۔ مچھلی۔ بینگن۔ گرم مسالہ اور ہر قسم کی ترشی سے پرہیز کرائیں۔

مہاسے کیل

(Acne) (ایکنی)

ماہیت مہاسوں کو عربی میں "بثور لبنیہ" بھی کہتے ہیں۔ یہ مشہور متعدی مرض ہے۔ جس میں چہرے پر چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے دانے نکل آتے ہیں۔ اور ان کو دبانے سے سفید رنگ کا غلیظ مواد خارج ہوا کرتا ہے۔

اسباب مہاسے عموماً خون کی خرابی اور بدہضمی کے سبب نکلا کرتے ہیں۔ گرم چیزوں کا کثرت استعمال دائمی قبض اور بواسیر میں اس مرض کے اسباب مؤیدہ میں سے ہیں۔ عورتوں میں ایام حیض کے رُک جانے سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔ اس لئے خون حیض کے ذریعہ خارج ہونے والے فاسد مواد خون کو فاسد کر دیتے ہیں۔ اور اس کا اثر خاص طور پر مہاسوں کی شکل میں چہرے پر ظاہر ہوا کرتا ہے۔

تحقیقات جدیدہ کی رو سے اُن کا سبب خاص قسم کے جراثیم ہوتے ہیں۔ جو طبی اصطلاح میں "ایکنی بیسی لائی" کہلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چکنائی پیدا کرنے والے غدد اور اُن کی نالیوں میں رطوبت جمنے یا غدد کی ساخت میں سوزش ہونے سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

مہاسے عموماً ابتدائی شباب میں سولہ سے پچیس سال کی عمر تک نکلتے ہیں۔ گویا ان کا ظہور عمر کے اس حصے میں ہوتا ہے۔ جب کہ انسان اپنی شکل کو اچھی سے اچھی حالت میں دیکھنے اور دکھانے کا آرزومند ہوتا ہے۔

علامات چہرے پر سُرخ یا سفید رنگ کی پھنسیاں نکلتی ہیں۔ جو دانہ خشخاش سے لے کر دانہ مٹر تک بڑی ہوتی ہیں۔ یہ پھنسیاں اگرچہ زیادہ تر چہرے ہی پر نکلتی ہیں۔ لیکن گاہے گردن۔ پشت کے بالائی حصے اور شانوں پر بھی ہوتی ہیں۔ ان دانوں کی نوک تھوڑی سی سفید۔ غلیظ پیپ ہوتی ہے جو دبانے سے نکل جاتی ہے۔ اور جلد پر ایک ذرا سا گڑھا پڑ جاتا ہے۔ اگر اس کا مواد نہ نکالا جائے، تو جلد پر سیاہ رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں۔ یہ دانے ایک ہی بار نکل کر بند نہیں ہو جاتے۔ بلکہ اچھے ہوتے اور نکلتے رہتے ہیں۔

مہاسوں کی شدت بھی ہمیشہ ایک جیسی نہیں ہوتی۔ بلکہ مختلف لوگوں میں مختلف ہوا کرتی ہے۔ جب ان کا حملہ خفیف ہوتا ہے، تو صرف چند پھنسیاں چہرے پر نمودار ہوتی ہیں۔ لیکن بعض مرتبہ یہ دانے بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ان میں فاسد مادہ بڑھ جاتا ہے۔ زخم بڑے اور گہرے ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی تو شدت مرض کی حالت میں مہاسے چہرے سے آگے بڑھ کر گردن اور سینہ تک پھیل جاتے ہیں۔

علاج مہاسوں کے علاج میں عام صحت اور مقامی حالات دونوں کی خاص رعایت رکھی جاتی ہے۔ اگر مریض کسی دوسرے مرض میں مبتلا ہو۔ مثلاً اس کا ہضم خراب، قبض رہتا ہو۔ یا کسی زخم وغیرہ سے زہریلا مادہ خون میں جذب ہو رہا ہو۔ یا خون حیض بند ہو۔ تو ان امراض کی اصلاح مقدم سمجھنی چاہئے۔ اور نہایت سمجھ بوجھ اور احتیاط کے ساتھ علاج کرنا چاہئے۔ چہرے کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ اور مریض کو کافی مقدار میں پانی پلانا چاہئے۔ تاکہ پیشاب خوب آئے۔ اور فاسد مواد اس کے ساتھ خارج ہو جائیں۔

مہاسوں میں جب پیپ پڑ جاتی ہے۔ تو ان کے زخموں میں سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اکثر ان پھنسیوں کو نوچتے اور توڑتے رہتے ہیں۔ اور ان کو ہر وقت انگلیوں سے چھیڑتے رہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے جلد کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور پھنسیوں کے داغ مستقل

ہو جاتے ہیں۔ البتہ اگر کیلیں آسانی سے نکالی جا سکیں۔ اور آس پاس کی ساخت کو نقصان نہ پہنچے۔ تو ان کو نکال دینا ہی بہتر ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا، کہ نئی کیلوں کے پیدا ہونے اور پھوڑے پھنسیوں کے بڑھنے کا امکان کم ہو جائے گا۔ لیکن جب کیلوں کا نکالنا دشوار ہو دانے سخت اور کچے ہوں، تو اُن کو نہ چھیڑنا ہی مناسب ہے۔ ان کو پکنے دیا جائے۔ اور پھر کیل نکالی جائے۔

بعض لوگوں کا جو مہاسوں میں مبتلا ہوتے ہیں، یہ تجربہ ہے، کہ موسم گرما میں جب ان کے چہرے پر آفتابی شعاعیں زیادہ پڑتی ہیں۔ تو ان کی حالت بہتر ہوتی ہے مرض میں افاقہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ماوراء بنفشی شعاعیں (الٹرا وائلیٹ) مہاسوں کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ اور یہ اکثر ان کے علاج میں استعمال کی جاتی ہیں۔

جب مہاسوں کے ساتھ عام جسمانی کمزوری بھی لاحق ہو، تو تمام جسم پر ماوراء بنفشی شعاعوں کا استعمال، اس کمزوری کو دور کر کے جسم کو توانائی اور طاقت بخشتا ہے۔

علاوہ ازیں خفیف مہاسوں میں صرف اتنا ہی علاج کافی ہوتا ہے، کہ روغنی جلد کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھا جائے۔ اچھے صابون سے دھویا جائے۔ غذا کی اصلاح کی جائے اور پھنسیوں کو کسی اچھے محلول سے دھونے کی عادت ڈال لی جائے۔

ہضم خراب رہتا ہو، تو قرص اعلیٰ ایک ایک عدد بعد غذا کھلائیں قبض رہتا ہو، تو اس کی اصلاح کے لئے قرص اجلی دو دو عدد رات کو کھلائیں۔

لیکن اگر مرض شدید ہو، اور مدت سے قائم ہو، تو مصفیات استعمال کرائیں۔ بلکہ اگر مناسب سمجھیں، تو بدن اور دماغ کا تنقیہ کریں۔ پھر مصفی خون دوائیں پلائیں۔ اور مقامی طور پر محلل اور مجفف ادویہ استعمال کرائیں۔

مصفی خون دوائیں خارش۔ داد۔ جذام وغیرہ میں بیان ہو چکی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو استعمال کرائیں۔ ان کے علاوہ معجون مصفی اعظم اور مصفی جدید کا استعمال بھی خاص طور پر مفید ہے معجون عشبہ اور اطریفل شاہترہ بھی نافع ہے۔

دوائے مہاسہ

چونہ بنا بجھا ایک حصہ۔ گندھک آملہ سار دو حصہ۔ پانی بیس حصہ پہلے چونہ کو پانی میں بجھائیں۔ پھر اس میں گندھک ملا کر اتنا جوش دیں کہ بارہ حصہ رہ جائے۔ اس کو کیل اور مہاسوں پر لگائیں۔

ضماد مہاسہ

مہاسوں کو تحلیل اور خشک کرتا ہے

نسخہ یہ:۔ ایلوا۔ پوست سرس برگ سویا۔ آرد نخود سفید (کابلی چنا) کاشغری۔ سب برابر وزن لے کر بکری کے دودھ میں پیس کر رات کو مہاسوں پر لگائیں۔

دیگر

مہاسوں کے لئے مفید ہے۔

نسخہ یہ:۔ ایلوا۔ پوست سرس برگ نیم سبز۔ سب برابر وزن لے کر پانی میں پیس کر مہاسوں پر لگائیں۔

قرص مہاسا

کیل۔ مہاسوں اور داغ دھبوں کو دور کرتا ہے۔

نسخہ یہ:۔ تخم مولی۔ تخم خربزہ ہر ایک ایک تولہ۔ مغز تخم باقلا دو تولہ کو حسب ضرورت سرکہ میں بھگوئیں اور مغز چرونجی مغز بادام تلخ۔ قسط شیریں۔ اکلیل الملک۔ کتیرا ہر ایک چھ ماشہ۔ کو باریک پیس کر ملائیں۔ اور قرص بنا کر رکھیں۔ بوقت ضرورت ایک قرص، بھیڑ کے دودھ میں پیس کر مہاسوں پر لگائیں۔ اور صبح کو نیم گرم پانی سے دھوئیں۔

غذا و پرہیز

مہاسوں کے علاج میں غذا کی اصلاح کو زبردست دخل ہے۔ اگرچہ صرف غذا کی اصلاح سے مرض دور نہیں ہو سکتا لیکن اس میں شک نہیں، کہ غذا کی اصلاح اور پرہیز کو اس مرض کے سلسلۂ علاج میں کافی اہمیت حاصل ہے ہمیشہ سادہ غذائیں استعمال کریں۔ مثلاً کدو (گھیا) تورئی۔ پالک۔ شلجم۔ مونگ۔ ارہر کی دال اور گیہوں کی روٹی کھائیں۔ کبھی کبھی بکری کے گوشت کے ساتھ بھی یہ سبزیاں پکا کر کھا سکتے ہیں۔ چاول بھی کھائے جا سکتے ہیں۔ قوت ہضم کا خیال رکھتے ہوئے تازہ میٹھے پھل بھی کھائیں لیکن چائے قہوہ۔ چاکلیٹ۔ مغزیات (مثلاً مغز بادام، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ وغیرہ) ۴ چربی اور روغن والی غذائیں۔ تلی ہوئی چیزیں۔ زیادہ مقدار میں گوشت۔ مٹھائیاں اور گڑ شکر نیز کسی قسم کی ترشی ہرگز استعمال نہ کریں۔ کباب۔ شراب۔ بیگن۔ دال مسور۔ گرم مسالہ۔ سرخ مرچ اور گرم غذاؤں سے بالکل پرہیز کریں۔ تمباکو کا استعمال بھی مناسب نہیں ہے۔

خوبصورتی سب سے بڑا وصف ہے

مرد ہو یا عورت۔ دونوں کیلئے خوبصورتی ایک بڑا وصف ہے۔ انسان کے دوسرے اوصاف کا پتہ اسی وقت چلتا ہے جبکہ ان کا اظہار موصوف کی طرف سے ہوتا ہے لیکن خوبصورتی ایک ایسا وصف ہے جو دیکھتے ہی دوسرے شخص پر اپنا اثر کرتا ہے۔ خوبصورتی درحقیقت چہرے کی زیبائش کا نام ہے۔ چہرہ پاکیزہ اور شاداب ہو۔ تو اس میں قدرتاً ایک قدرتی جاذبیت ہوتی ہے۔ لیکن روکھے پھیکے بدرونق چہرے سے خود چہرے والے کو نفرت ہوتی ہے۔ اور وہ ہر وقت ایک کوفت میں مبتلا رہتا ہے۔

اس میں شک نہیں، کہ چہرے کی خوبصورتی کا دارومدار بہت بڑی حد تک عام جسمانی صحت پر ہے لیکن بعض اوقات تمام صحت بھی اچھی ہوتی ہے لیکن چہرے پر کیل مہاسے اور داغ دھبے پیدا ہو کر خوبصورتی کو خاک میں ملا دیتے ہیں اور ایک اچھی خوبصورت اور جاذب نظر شکل مکروہ نظر آنے لگتی ہے۔ بعض اوقات چیچک نکل کر اور چھائیاں پڑ کر خوبصورت حسین چہرے کو بدصورت بنا دیتی ہیں۔ اور اس کے بعد کوئی صورت بنائے نہیں بنتی۔

دفتر مجلس اطبا میں ایسے مردوں اور عورتوں کی شکایتیں موصول ہوتی رہتی تھیں جن کا چہرہ شروع میں گو اچھا، اور خوبصورت تھا لیکن بعد میں مختلف شکایتوں نے ان کا چہرہ خراب کر دیا۔ اور خوبصورتی کو مٹا دیا۔ اس کے ازالہ کے لئے بہت سی تدابیر اختیار کی گئیں۔ لیکن چہرے کی خوبصورتی بحال نہ ہوئی۔ آخرکار مجلس اطبا نے اس طرف توجہ مبذول کی، اور متعدد تجارب کے بعد ایک دوا

کی ایجاد میں کامیاب ہو گئی۔ یہ چہرے کو دیدہ زیب بنانے کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے، کہ اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ جن لوگوں کا چہرہ جوانی ہی میں بے رونق نظر آتا ہو۔ یا چیچک کے داغوں۔ کیل۔ مہاسوں اور چھائیوں نے اس کو بدزیب بنا دیا ہو۔ **غازہ جمال افزا** کے استعمال سے یہ سب صاف ہو جاتے ہیں۔ اور [illegible] ہی عرصہ

کے استعمال سے اس قسم کے تمام داغ دھبے دور ہو کر چہرہ نکھر جاتا ہے۔ چہرے کی جلد نرم اور شاداب نظر آنے لگتی ہے۔ ان اوصاف کے علاوہ اس غازہ میں ایک خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں ایک بھینی بھینی خوشبو بھی ہے جس سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ اور دل و دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے نفاست پسند مرد اور عورتیں غازہ جمال افزا کو پسند کرتے ہیں۔ اور عموماً اسی کو استعمال کرتے رہتے ہیں۔ ان خوبیوں کے باوجود قیمت نہایت واجبی رکھی گئی ہے۔ یعنی فی ڈبیہ دس آنہ۔ اور اس قلیل قیمت کے باوجود تین ڈبیوں کے خریدار کے ساتھ خاص رعایت کرتے ہوئے ایک روپیہ دس آنہ میں دوا نہ کیجاتی ہیں

تصادیق

ایک ہفتہ کے استعمال سے کیل مہاسے دور ہو گئے

(۱) احمد علی صاحب الہ آباد سے لکھتے ہیں۔ "شروع جوانی میں میرا چہرہ نہایت ہی خوبصورت گورا چٹا تھا۔ لیکن سترہ سال کی عمر میں کیل مہاسے نکلنے شروع ہوئے جنہوں نے میرے چہرے کو بدصورت سیاہ رنگ کا کر دیا۔ میں نے ایک سال تک ہر طرح کے علاج کئے حتی کہ اطبا کے مشورے سے منضج و مسہل پیے۔ مصفی خون دوائیں استعمال کیں مقامی طور پر بیسیوں قسم کے ضمادات اور غازے وغیرہ استعمال کئے لیکن کسی سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار مایوس ہو کر بیٹھ گیا لیکن اتفاقاً میری ملاقات ایک شخص سے ہو گئی جس نے میرے چہرے کی حالت دیکھکر مجھے غازہ جمال افزا استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ اس کے مشورے کے مطابق غازہ جمال افزا طلب کر کے استعمال کیا۔ میرے تعجب کی کوئی حد نہیں رہی جبکہ میں نے دیکھا کہ اس کے ایک ہفتہ کے استعمال سے تمام کیل مہاسے دور ہو گئے۔ اور مزید ایک ہفتہ کے استعمال سے چہرے کی جلد پہلے کی طرح ملائم شاداب۔ اور گوری چٹی ہو گئی۔"

میرے چہرے کی چھائیاں دور ہو گئیں

(۲) بیگم فرحت علی مراد آباد سے تحریر فرماتی ہیں:۔ "عورت ذات کے لئے چہرے کی زیبائش نہایت ضروری ہے۔ بلکہ درحقیقت یہی اس کا زیور ہے۔ بعض شکایتوں کی وجہ سے میرے چہرے پر چھائیاں پڑ گئیں۔ جن کی وجہ سے میرا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ اور وہ بدصورت نظر آنے لگا۔ میں رات دن ایک کوفت میں مبتلا رہتی۔ اخباروں اور رسالوں میں جہاں کہیں ایسی دوا کا اشتہار دیکھتی۔ اس کو طلب کر کے استعمال کرتی۔ لیکن نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ میں نے مجلس اطبا کا تیار کردہ غازہ جمال افزا بھی طلب کر کے استعمال کیا۔ چند روز کے استعمال سے میرے چہرے کی چھائیاں دور ہو گئیں۔ اور میرا غمگین دل مسرت سے معمور ہو گیا۔"

چیچک کے داغ مٹ گئے

(۳) احمد حسین صاحب جھانسی سے لکھتے ہیں:۔ "میری بچی کو چیچک نکلی۔ خدا خدا کر کے اس کی جان تو بچ گئی۔ لیکن چیچک کے داغوں نے اس کے خوبصورت چہرے کو بدصورت بنا دیا۔ لڑکی کا معاملہ تھا۔ میں نے اس کے لئے بہت کوشش کی، کہ کسی طرح یہ داغ دور ہو جائیں۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر کار غازہ جمال افزا کا استعمال شروع کیا۔ جس کے تین شیشیوں کے استعمال سے یہ داغ تقریباً صاف ہو چکے ہیں۔ قریب سے دیکھنے پر کچھ آثار معلوم ہوتے ہیں۔ میں نہایت خوشی سے اس مفید ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔"

مینیجر دواخانہ مجلس اطبا پوسٹ بکس ۵۹ دہلی

(Prickly heat پرکلی ہیٹ)

ماہیت اس مرض میں موسم گرما اور موسم برسات میں کثرت سے پسینہ آنے کی وجہ سے پسینہ کی گلٹیاں متورم ہوجاتی ہیں۔ اور باجرے کے دانوں کے برابر سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کانٹے دار دانے جلد پر نکل آتے ہیں اور جب یہ دانے اچھے ہوجاتے ہیں تو جلد پر سے بھوسی سی اُتر جاتی ہے بعض اوقات گرمی دانے پک جاتے ہیں۔ اور ان میں پیپ پڑجاتی ہے۔

اسباب موسم گرما کی شدت، گرم چیزوں کا کثرتِ استعمال، کپڑوں کی زیادتی۔ تنگ تاریک مکانات کی بود و باش۔ جہاں آزادی کے ساتھ ہوا کی آمد و رفت نہ ہو۔ اس مرض کے عام اسباب ہیں۔

علامات سرخ یا سفیدی مائل رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے جلد پر پیدا ہوجاتے ہیں۔ جن پر گاہے پانی سا بھرا ہوتا ہے۔ یہ دانے دھڑ۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ پیشانی وغیرہ جسم کے تقریباً تمام حصوں میں پیدا ہوجاتے ہیں۔ گاہے ان میں جلن اور درد بھی ہوتا ہے جس جگہ پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں کی جلد کھردری ہوجاتی ہے گاہے ان میں خارش ہوتی اور سوئیاں سی چبھتی ہوئی محسوس ہوا کرتی ہیں۔ اور آخر کار جب گرمی دانے اچھے ہوتے ہیں۔ تو ان پر سے بھوسی اتر کر نیچے سے جلد صاف اور چکنی نکل آتی ہے۔ گاہے گرمی دانوں میں پیپ بھی پڑجاتی ہے۔

علاج ہوادار کشادہ مکان میں بود و باش اختیار کریں۔ جسم پر غیر معمولی کپڑوں کا بار نہ ڈالیں روزانہ صبح و شام تازہ پانی سے غسل کریں۔ سرد تسکین دوائیں پئیں۔ مثلاً شربت عناب۔ یا شربت نیلوفر بکری کے دودھ میں ملا کر پئیں۔ اگر گرمی دانہ نکل آئے۔ اور اس کی بہت شدت ہو، تو اندرونی طور پر یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ گل نیلوفر پانچ ماشہ۔ بیخ کاسنی سات ماشہ تخم کاسنی سات ماشہ۔ شاہترہ سات ماشہ۔ عناب پانچ دانہ۔ آلوبخارا پانچ دانہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت عناب چار تولہ ملا کر پلائیں۔

شام کو لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ عناب پانچ دانہ۔ شیرہ مغز کدو تین ماشہ کو عرق شاہترہ بارہ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلائیں۔

خارجی طور پر دانوں پر سرکہ اور گلاب ملا کر لگائیں۔ سوزش خارش میں فوراً افاقہ ہوگا۔ یا دہی یا ملتانی مٹی دانوں پر لیپ کریں اور ایک گھنٹہ کے بعد ٹھنڈے پانی سے غسل کریں۔ ان کے علاوہ صندل سفید کو عرق گلاب میں گھس کر یا برگ حنا۔ آب کاسنی سبز میں ملا کر۔ اور برف سے ٹھنڈا کر کے گرمی دانوں پر لگائیں۔ علاوہ ازیں ملتانی مٹی کو لعاب ریشہ خطمی میں ملا کر دانوں پر لگانا بھی مفید ہے۔ گرمی دانے پر برف ملنے اور بارش کے پانی میں نہلانے سے بھی گرمی دانہ جلد ہی اچھا ہوجاتا ہے، اگر گرمی دانہ پک جائے۔ تو نیم کے پتوں کے جوشاندہ سے نہائیں اور یہ مرہم لگائیں۔

مرہم سفیدہ کاشغری ایک تولہ مردار سنگ ۶ ماشہ کافور ۳ ماشہ کو باریک پیس کر مکھن تین تولہ میں ملا کر مرہم بنائیں۔ اور گرمی دانے پر لگائیں۔

دوائے گرمی دانہ۔ ابرک نہایت باریک سفوف کیا ہوا سولہ تولہ سفیدہ کاشغری چار تولہ۔ کافور ایک تولہ تینوں کو نہایت باریک کھرل کریں۔ اور دانوں پر چھڑکا کریں۔ **غذا اور پرہیز**۔ زود ہضم، ٹھنڈی غذائیں کھائیں مثلاً کدو۔ تری۔ ٹنڈے۔ پرول۔ ساگ۔ پالک اور روٹی کھائیں۔ دہی چھاچھ اور دودھ کی لسی پئیں۔ ہر قسم کی قابض بادی۔ اور گرم و خشک غذاؤں سے پرہیز کریں۔ انڈے مچھلی۔ لال مرچ۔ اور گرم مسالہ بالکل نہ کھائیں۔

(پٹی ری ایسیس (Pityriasis

ماہیت اس مرض میں بعض حصہ جسم مثلاً سینہ شکم گردن اور بازو وغیرہ پر سفید داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اس جگہ کی جلد خشک کھردری سی ہو جاتی ہے۔ اور وہاں سے بھوسی سی جھڑا کرتی ہے۔

اس مرض کی ایک قسم بہق اسود کہلاتی ہے۔ اس میں جلد کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اور جلد سے بہ نسبت بہق ابیض کے زیادہ بھوسی جھڑتی ہے کیونکہ اس میں خشکی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

اسباب میلا کچیلا رہنا اور خراب غذاؤں کا استعمال کرنا، ہضم کی خرابی اس مرض کے عام اسباب ہیں۔ بعض لوگ اس کو مرض متعدی بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مریض کے پاس اٹھنے بیٹھنے سونے نیز اس کے مستعملہ کپڑے پہننے سے تندرست آدمی کو بھی یہ مرض لگ جاتا ہے۔

علامات شروع میں نہایت چھوٹے چھوٹے سفید داغ عموماً سینے۔ پشت اور بازوؤں پر پیدا ہوتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ باہم مل کر بڑے بڑے سفید داغ بن جاتے ہیں۔ ان داغوں کی سفیدی زیادہ نہیں ہوتی یعنی یہ برص کے داغوں کے مانند زیادہ سفید نہیں ہوتے۔ ان کی شکل گول ہوتی ہے۔ اور یہ کھردرے ہوتے ہیں۔ اور ان پر سفید ذرات کی بھوسی سی لگی ہوتی ہے۔

علاج اگر ہضم خراب ہو تو اس کی اصلاح کریں غذائیں خراب کھائی جاتی ہوں تو ان میں ترمیم کریں۔ اندرونی طور پر اطریفل شاہترہ ایک تولہ عرق بادیان چھ تولہ اور عرق منڈی چھ تولہ کے ساتھ کھائیں۔ یا معجون عشبہ نو ماشہ کھا کر اوپر سے شاہترہ سات ماشہ۔ چرائتہ سات ماشہ۔ گل منڈی سات ماشہ۔ عناب پانچ دانہ۔ ہلیلہ سیاہ سات ماشہ۔ گل سرخ سات ماشہ۔ پانی میں بھگو کر مل چھان کر گلقند چار تولہ ملا کر پئیں ۔۔۔ یا معجون مصفی اعظم چھ ماشہ روزانہ صبح کو کھا لیا کریں۔ یا مصفی جدید ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت کھائیں۔ داخلی طور پر مندرجہ ذیل دواؤں میں سے کوئی دوا لگائیں۔ روزانہ غسل کریں۔ صاف ستھرے کپڑے پہنیں۔

تخم مولی بقدر ضرورت لے کر لیموں کے رس میں پیس کر لیپ کریں

نوشادر تین ماشہ کو پیاز کے رس دو تولہ میں حل کر کے چھیپ پر لگائیں

تخم پنواڑ۔ باکچی اور تخم مولی ہر ایک تین ماشہ کو پانی میں پیس کر ضماد کریں

غذا و پرہیز زود ہضم سادہ غذائیں کھلائیں۔ ہر قسم کی قابض بادی غذاؤں اور تیل مرچ سے پرہیز رکھیں بڑے جانوروں کا گوشت بینگن۔ دال مسور۔ اچار جیسی چیزیں بالکل نہ کھائیں۔

کِلفُ جھائیں

(فریکلز - - (Freckles.

ماہیت اس مرض میں چہرے پر سیاہ رنگ کے داغ پڑ جاتے - جن سے چہرہ بد رونق ہو جاتا اور برا نظر آنے لگتا ہے -

اسباب کسی تیز مادے کی وجہ سے خون میں احتراق پیدا ہو کر سوداویت لاحق ہو جاتی ہے -

اور اس کا اثر چہرے پر ظاہر ہوتا ہے - گاہے دھوپ میں زیادہ چلنے پھرنے، شدید بخاروں میں عرصہ تک مبتلا رہنے، ہضم کی خرابی اور قبض سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے - گاہے اس کا سبب مرض آتشک ہوتا ہے - اور عورتوں میں اس کا سبب عموماً ایام حیض کی خرابیاں خصوصاً حیض کا بند ہونا، یا اس کا کمی کے ساتھ آنا ہوا کرتا ہے -

علامات چہرے پر ہلکے ہلکے سیاہ داغ پڑ جاتے ہیں - ایسا نظر آیا کرتا ہے - گویا ہلکی سیاہی کے چھینٹے پڑے ہوئے ہیں - ان کی وجہ سے چہرے کی زیبائش جاتی رہتی ہے اور وہ دکھائی بے رونق ہو جاتا ہے -

علاج اگر سوداویت کا غلبہ نظر آئے، تو نقوع شاہترہ پلا کر مسہل دیں - اور اس کے بعد کچھ عرصہ تک اطریفل شاہترہ - یا معجون مصفی اعظم یا مصفی جدید کھلاتے رہیں -

دھوپ کی تیزی اور گرمی سبب ہو، تو اس سے محفوظ رہنے کی تدبیر کریں - ہضم خراب ہو، تو اس کی اصلاح کریں - قبض رہتا ہو، تو اس کو دور کریں - مقامی طور پر جمال افزا کریم چہرے پر لگائیں - یا سمندر جھاگ کو لیموں کے رس میں گھس کر چہرے پر لگائیں - یا مولی کے بیج لیموں کے رس میں پیس کر ضماد کریں - یا جوہر گندھک استعمال کریں -

جوہر گندھک "فلاور آف سلفر" کے نام سے ڈاکٹری دواخانہ سے مل جاتا ہے - بقدر اسا کر ایک چھٹانک دودھ میں حل کریں - اور صبح کو منہ دھونے سے پہلے نتھرا ہوا دودھ لے کر چہرے پر ملا کریں - پندرہ بیس منٹ کے بعد حسب معمول دودھ پئیں - اس طرح چند روز کے استعمال سے جھائیاں دور ہو جائیں گی - دودھ کو نتھارتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں، کہ صرف اوپر سے دودھ لیا جائے - اس میں تہ نشین دوا شامل نہ ہو - علاوہ ازیں غازہ جمال افزا کا استعمال جھائیوں کو دور کرنے میں بے نظیر ہے - رات کو سوتے وقت روزانہ غازہ جمال افزا چہرے پر لگائیں - اور صبح کو صابون سے منہ دھو کر جمال افزا کریم لگائیں چند روز میں جھائیاں دور ہو جائیں گی - اور چہرے کی جلد نرم اور خوبصورت ہو جائے گی -

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل دوائیاں بھی جھائیوں کو دور کرنے اور چہرے کو نرم اور خوبصورت بنانے کے لئے مستعمل ہیں -

(۱) سرسوں زرد کو بکری کے دودھ میں پیس کر چہرے پر لگائیں - اور ڈیڑھ گھنٹے کے بعد دھو ڈالیں -

(۲) مغز بادام نو ماشہ - پارہ چھ ماشہ - دونوں کو تھوڑے پانی میں کھرل کریں - اس کے بعد مغز تخم خربزہ ایک تولہ پیس کر ملائیں - اور چہرے پر لگائیں -

(۳) سیندور - تخم مولی - مغز تخم باقلا - گل معصفر ہر ایک تین ماشہ کو پانی میں پیس کر چہرے پر لگائیں - اور دو گھنٹے کے بعد دھو ڈالیں

(۴) سنترے کا چھلکا دو تولہ - ہلدی چھ ماشہ - صندل سفید چھ ماشہ بالچھڑ چھ ماشہ - چھڑیلہ چھ ماشہ - مغز بادام چھ ماشہ - سفید تل ایک تولہ سب کو باریک پیس کر گیہوں کے میدے دو تولہ میں ملائیں - اور روغن چنبیلی ایک تولہ شامل کر کے رکھیں - رات کو اس میں سے بقدر

۵ چھ ماشہ گلیسرین اور عرق گلاب دو دو تولہ میں پیس کر چہرے پر ملا کریں - غذا: زود ہضم - سبز ترکاریاں، چاول اور دودھ کی کھائیں - گرم غذاؤں اور تیز

تصادیق

جمال افزا کریم کو ہزاروں مرد اور عورتیں برابر استعمال کرتے ہیں۔ سردیوں میں تو اس کی مانگ اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کا پورا کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اپنی افادیت کی وجہ سے یہ غیر معمولی شہرت حاصل کر رہی ہے۔ دفتر میں اس کے متعلق تصادیق پہنچتی رہتی ہیں۔ ان میں سے چند تصدیقیں ناظرین کے ملاحظہ کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔

جمال افزا کریم کے مقابلے میں ولائتی کریمیں ہیچ ہیں

مسز جمشید بمبئی سے لکھتی ہیں۔ "سردیوں میں میرا چہرا خشک ہو جاتا تھا۔ جا بجا ہلکے سفید دھبے بھی پڑ جاتے تھے۔ میں چہرے کی جلد کو چکنا اور ملائم رکھنے اور دھبوں کو زائل کرنے کے لئے عموماً ولایتی کریمیں استعمال کرتی تھی۔ لیکن ان سے مجھے صرف عارضی فائدہ ہوتا تھا۔ صبح لگاتی تھی تو چند گھنٹے کے بعد اس کا اثر جاتا رہتا تھا۔ پچھلی سردیوں میں میری ایک سہیلی نے مجھے جمال افزا کریم دی۔ اور اس کی بہت کچھ تعریف کی جس کو میں نے اس وقت مبالغہ آمیز سمجھا۔ لیکن تاہم میں نے اس کو تجربۃً لگانا شروع کیا۔ تو اسے بہت اچھا پایا۔ بلکہ میں تو یہ کہنے کے لئے تیار ہوں، کہ جمال افزا کریم کے مقابلے میں ولایتی کریمیں ہیچ ہیں۔ اس کے دو ہفتے کے استعمال سے میرا خشک چہرہ تر و تازہ رہنے لگا۔ اس کے سفید دھبے زائل ہو گئے۔ اب میرا معمول ہے، کہ میں

اپنی رشتہ دار عورتوں اور سہیلیوں میں اس کے گن گاتی ہوں۔ کیوں نہ ہو جس چیز سے فائدہ پہنچے۔ دوسروں پر اس کے فوائد کا اظہار طرفین کے لئے مفید ہے۔ اگر ایک طرف سے بار احسان ہلکا ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف صحیح رہنمائی کی وجہ سے تکالیف کا ازالہ ہوتا ہے۔ آپ کی بھیجی ہوئی ایک درجن شیشیاں پہنچ گئی ہیں۔ براہ کرم ایک درجن اور بھجوا دیجئے۔ میں اپنے عزیزوں۔ رشتہ داروں اور سہیلیوں کو عموماً تحفۃً دیا کرتی ہوں۔

جمال افزا کریم نے میرا دل شگفتہ کر دیا!

موہن لال سکسینہ لکھنؤ سے لکھتے ہیں کہ:- "ماہ نومبر میں میری ملاقات دہلی میں ہوئی تھی۔ تو میں نے آپ کو اپنا چہرہ دکھایا تھا۔ اور عرض کیا تھا، کہ شروع جوانی تک میرا چہرہ نہایت شاداب بارونق تھا۔ لیکن دو تین سال سے یہ بات ہو گئی ہے کہ جوں ہی سردیاں شروع ہوتی ہیں۔ چہرہ خشک بے رونق ہو جاتا ہے۔ اس کی تمام تازگی جاتی رہتی ہے۔ رخساروں پر شگاف سے پڑ جاتے ہیں۔ غرضیکہ چہرے کی تمام خوبصورتی بدصورتی سے بدل جاتی ہے۔

میری داستان سن کر آپ نے مجھے جمال افزا کریم کے استعمال کا مشورہ دیا۔ جس کی ایک شیشی میں نے اسی وقت خرید لی۔ اور اس کا استعمال شروع کر دیا۔ ابھی پوری شیشی ختم نہیں ہونے پائی تھی۔ کہ جمال افزا کریم نے میرا دل شگفتہ کر دیا۔ مجھے غیر معمولی فائدہ نظر آنے لگا۔ اور میں امید کرتا ہوں، کہ مزید دو تین شیشیوں کے استعمال سے تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ لیکن میں اس کا استعمال برابر جاری رکھوں گا۔ براہ کرم چھ شیشیاں فوراً بذریعہ ڈاک روانہ فرما کر شکرگزار کیجئے۔

جمال افزا کریم نے میرے چہرے کا دوران خون تیز کر دیا

لائق حسین حیدرآباد سے تحریر فرماتے ہیں:-

دو تین سال سے میرا چہرہ کھردرا اور کھا پھیکا سا رہتا تھا۔ نہ اس میں رونق تھی اور نہ تازگی۔ اس شکایت کو دور کرنے کے لئے کئی ولائتی کریمیں استعمال کیں۔ بعض اطباء نے خون کی پیدائش کو بڑھانے والی دوائیں کھلائیں۔ لیکن کسی سے بھی مقصد برآری نہ ہوئی۔

آخرکار ایک روز ایک دوست کے مشورے پر آپ سے جمال افزا کریم طلب کر کے استعمال کی۔ اس سے مجھے بڑا فائدہ پہنچا۔ چند ہی روز کے استعمال سے چہرہ بارونق اور تروتازہ ہو گیا۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس نے میرے چہرے کے دوران خون کو تیز کر دیا۔ اور اس میں خون کی سرخی جھلکنے لگی۔ میں نہایت خوشی کے ساتھ آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ امید ہے، کہ اہل ملک آپ کی ایجاد کردہ دواؤں کی قدر افزائی فرمائیں گے۔

مسے - ثآلیل

ماہیت: خون میں سودائے محترقہ کی آمیزش سے جلد پر خاص قسم کے ابھار پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کو مسے (ثآلیل) کہتے ہیں۔

اسباب: اس مرض کا سبب سودا پیدا کرنے والی اور گرم خشک چیزوں کا کثرت استعمال ہوتا ہے۔ گاہے مرض آتشک کی وجہ سے بھی یہ مسے پیدا ہو جاتے ہیں

علامات: مسے مختلف شکل کے اور مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہیں لیکن یہ زیادہ تر چہرے گردن اور ہاتھ پاؤں پر دیکھے جاتے ہیں۔ یہ عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم کے مسے گول اور چکنے سیاہی مائل نیلگوں ہوتے ہیں۔ اور دوسری قسم کے گول کھردرے۔ گوبھی کے پھول سے مشابہ ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہ تعداد میں دو چار ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات بکثرت نکل آتے ہیں۔

علاج: اگر کسی خلط سودا کا غلبہ ہو تو منضج پلا کر مسہل دیں اور اس کے بعد غذا کی اصلاح کریں! اور مصفی خون دوائیں کھلائیں مثلاً معجون عشبہ ۹ ماشہ روزانہ دیا کریں۔ یا معجون مصفی اعظم چھ ماشہ کھلائیں۔

اگر مسے محدود ہوں، تو ان کو استرے سے کاٹ کر نمک لگائیں لیکن گول چکنے سیاہی مائل نیلگوں مسوں کو کاٹنے کی جسارت نہ کریں

کیونکہ ان کے کاٹنے سے خون بکثرت بہتا ہے۔ مسوں کو کاٹنے کی ایک آسان تدبیر یہ ہے، کہ اُن کو گھوڑے کی دُم کے بال سے کس کر باندھ دیں۔ تیسرے چوتھے روز اور کس دیں۔

اسی طرح تین تین چار چار روز کے وقفہ سے کس کر باندھتے رہیں۔ کچھ دنوں میں مسے بلا تکلیف خشک ہو کر جھڑ جائیں گے۔

گو بھی نما مسے استرے یا نشتر سے کاٹنے پر دوبارہ اُبھر آتے ہیں۔ لیکن اگر اُن کو کاٹ کر کھوڑا سا آکھ کا دودھ لگا دیا جائے۔ تو وہ اُبھرنے سے رُک جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض اوقات آکھ کا دودھ لگاتے رہنے سے بھی مسے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل دوا کے لگانے سے بھی مسے دور ہو جاتے ہیں۔

دواء: ہڑتال زرد۔ بنا بجھا چونہ۔ مویز منقی۔ تینوں برابر وزن لے کر باریک پیس کر مسوں پر لگائیں اور تین روز تک برابر لگاتے رہیں۔ مسے خشک ہو کر گر جائیں گے

غذا و پرہیز

ٹھنڈی سبز ترکاری اور گیہوں کی روٹی کھائیں۔ ہر قسم کی قابض بادی غذاؤں اور گرم و خشک ترش چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

پھوڑے پھنسیاں زیادہ تر بارش کے زمانے میں نکلتے ہیں۔ بچے اور عورتیں عموماً ان میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اس کا سبب عموماً فساد خون ہوتا ہے۔ جو مواد فاسدہ کے خون میں شامل ہو جاتے یا گرم مفسد خون چیزوں کے کھانے پینے سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ جو لوگ آم بکثرت کھاتے ہیں۔ ان کو بھی موسم برسات میں پھوڑے پھنسیاں نکلا کرتی ہیں۔

علاج پھنسیوں پر اکسیری مرہم یا نیم کی چھال۔ رسوت ہر ایک تین ماشہ مرچ سیاہ پانچ دانے پانی میں پیس کر لگائیں یا صندل سفید عرق گلاب میں گھس کر طلا کریں۔ اور اندرونی طور پر صبح کو مصفی جدید ایک عدد کھلائیں۔ یا آب زلال نگندبابری پلائیں۔ اور شام کو عناب پانچ دانہ۔ عرق شاہترہ بارہ تولہ میں پیس کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلائیں۔ یا صالحی یا معجون مصفی اعظم چھ ماشہ استعمال کرائیں لیکن اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہوا تو نقوع شاہترہ پلا کر مطبوخ ہفت روزہ پلائیں۔ مندرجہ ذیل دوائیں مسہل کے بعد استعمال کرائیں بغیر مسہل کے بھی دے سکتے ہیں۔ ان کے استعمال سے خون صاف ہو جاتا ہے۔ اور پھوڑے پھنسیوں کا نکلنا رک جاتا ہے۔ مصفی جدید ایک ایک عدد صبح و شام تازہ پانی کے ہمراہ کھلائیں۔ اور رات کو سوتے وقت قرص اکسیری دو عدد کھلائیں۔ پھنسیوں پر اکسیری مرہم لگائیں۔ یہی دوائیں نصف مقدار میں بچوں کو بھی دے سکتے ہیں۔

زلال مکن بوٹی مکن بوٹی ایک تولہ۔ مرچ سیاہ ۵ دانہ دونوں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں صبح کو پانی نتھار کر شربت عناب چار تولہ ملا کر پئیں۔

نسخہ برگ نیم برگ نیم ایک تولہ۔ مرچ سیاہ پانچ دانہ۔ دونوں کو آدھ پاؤ پانی میں پیس چھان کر پلائیں۔

زلال ہرن کھری خون کی حدت اور فساد کو دور کرتا ہے۔ جذام کی ابتدا میں بھی مفید ہے۔ **نسخہ**:۔ ہرن کھری بوٹی ایک تولہ مرچ سیاہ پانچ عدد دونوں کو رات کے وقت آدھ پاؤ پانی میں بھگو رکھیں صبح کو اس کا آب زلال پئیں۔

حب مصفی خون ہر قسم کے فساد خون میں مفید ہیں۔ بچوں اور بڑوں سب کو یکساں طور پر استعمال کرائی جا سکتی ہیں۔ **نسخہ**:۔ رسوت مصفی۔ چاکسو۔ منڈی۔ برہمڈنڈی۔ بیل کنگھی۔ گل نیلوفر۔ سرپھوکہ۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ شاہترہ۔ برگ حنا۔ جوانسہ۔ برگ نیم۔ برگ بکائن کشنیز خشک۔ گل کچنال ہر ایک ایک تولہ کو کوٹ چھان کر پانی میں گوندھیں اور چنے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ **مقدار خوراک**۔ دو گولیاں پانی سے کھائیں۔ اور بچوں کو ان کی عمر کے مطابق دیں۔

غذا و پرہیز ٹھنڈی سبز ترکاریاں کم نمک مرچ ڈال کر روٹی سے کھائیں۔ گوشت اور دوسری گرم چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

ناصور کو انگریزی میں فسچولا کہتے ہیں جب بعض مقام کے زخم پوری طور پر نہیں بھرتے۔ اور ان کے منہ ضعیف طور پر کھلے رہتے ہیں۔ تو ان سے عموماً زرد آب بہتا رہتا ہے بعض اوقات یہ منہ بھی بند ہو جاتا ہے لیکن اندر فاسد مادہ موجود رہتا ہے۔ جس کے باعث کچھ دنوں کے بعد کھل جاتا ہے۔ اور بار بار اسی طرح بند ہوتا اور کھلتا رہتا ہے۔ خنازیری زخموں پستان کے زخم۔ اور مقعد کے زخم میں عموماً ناصور بن جایا کرتا ہے

علاج

ناصور کا سب سے بہتر علاج عمل جراحی ہے۔ ناصور کو نشتر کے ذریعہ اس کی انتہا تک شگافت دیا جائے۔ اس کے بعد معمولی زخموں کے مانند علاج کریں۔ لیکن اگر کسی جسم میں عمل جراحی نہ کیا جا سکے۔ تو سب سے پہلے دواؤں کے ذریعہ اس کے منہ کو کھولنے اور زخموں کو صاف کرنے کی تدبیر کیجائے۔ اس غرض کے لئے میدہ گندم ایک تولہ بہیدانہ خالص ایک تولہ انڈے کی زردی ایک عدد تینوں کو باہم ملا کر ناصور پر باندھیں جب منہ کھل جائے اور پیپ صاف ہو جائے۔ تو دوسری دوائیں استعمال کرائیں۔ بچھو ایک عدد کو گائے کے گھی میں جلا کر اس میں بتی لتھیڑ کر زخم میں رکھیں یا پچکاری کے ذریعہ زخم میں پہنچائیں۔ یا گرگٹ ایک عدد کو روغن کنجد پانچ تولہ میں جلائیں پھر تیل کو صاف کریں۔ اور اس میں موم ایک تولہ پگھلائیں۔ اس کے بعد سہاگہ بریاں شنگرف سیمیں مردار سنگ سفیدہ کاشغری۔ رال سفید ہر ایک چھ ماشہ کمیلہ ماشہ مثلا تھوتھا بریاں چھ ماشہ۔ زنگار دو ماشہ پیس کر شامل کریں۔ اور بوقت ضرورت ناصور میں یہ مرہم پہنچائیں۔ علاوہ ازیں ناصوری کا استعمال خصوصیت سے ہر قسم کے ناصور میں مفید ہے۔ ناصوری کو بتی میں لتھیڑ کر سلائی کے ذریعہ ناصور میں پہنچائیں۔ اور مصفی جدید ایک ایک عدد دونوں وقت کھلائیں بہت جلد شکایت دور ہو جائے گی۔

مسیح الملک کے معمولات و مجربات

مسیح الملک مرحوم ناصور کے مریضوں کو صبح کے وقت جوہری ایک عدد پانی کے ساتھ نگل لینے کیلئے تجویز فرماتے تھے۔ ذریعجون عشبہ و ماشہ رات کو پانی سے کھانے کی ہدایت کرتے تھے اور ناصور میں روغن ناصوری ٹپکانے کیلئے تجویز کیا جاتا تھا

روغن ناصور روغن کنجد پانچ تولہ میں بندوق والی بارود دو تولہ شامل کر کے خوب کھرل کریں۔ اس کے بعد شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت پچکاری کے ذریعہ یہ روغن ناصور میں پہنچائیں۔ پہلے ناصور کو برگ نیم کے جوشاندہ اور صابن سے دھو لیا جائے۔

دوائے ناصور ناصور کے لئے بیحد مفید ہے۔ کالے سانپ کا پتہ نکال کر تلوں کے تیل ایک تولہ میں جلائیں۔ جب پتہ جل چکے، تو روغن کو شیشی میں رکھیں۔ اور بوقت ضرورت ٹپکایا کریں۔

مجلسِ اطبّاء کے مجرّبات خصوصی
ابتداءمیں مجلس کو دواؤں کے متعلق نہایت تلخ تجربے ہوئے اور بہتر سے بہتر نسخہ تجویز کرنے کے باوجود قابل اعتماد دوائیں حاصل نہ ہونے کی وجہ سے بعض مریضوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس لیئے قیام مجلس کے بعد جلد ہی پروفیسر حکیم محمد مظہرالدین صاحب اجملی اور مجلس کے دوسرے ارکان نے مخصوص مجرّبات کو مجلس کی نگرانی میں دوا سازی کے ماہرین سے تیار کرانے کا انتظام کرلیا گیا۔ اور اب یہ تمام مجربات اور طب یونانی کے تقریباً تمام اہم مرکبات ہر وقت مجلس اطباء کے دواخانہ میں تیار رہتے ہیں اور مجلس کی تجویز کے مطابق اگر کسی کسی سپیشل دوا کی ضرورت ہوتی ہے جو ابھی ذخیرے میں موجود نہ ہو تو وہ ایک دن میں تیار کرالی جاتی ہے۔
کشتہ سازی
طب یونانی کے دیگر مرکّبات کے علاوہ مجلس اطباء نے جس میں کشتہ سازی کے ماہر بھی موجود ہیں صحیح ترکیبوں اور فنی باریکیوں کے ساتھ تمام کشتہ جات کی تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہو کہ یہاں جو کشتے تیار ہوتے ہیں مجلس پہلے ان کو پرکھ لیتی ہے اور آزمائش پر ان کے پورے اُترنے کے بعد انھیں باہر روانہ کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے اور جو کشتہ تیار ہونے پر ناقابل اطمینان ثابت ہوتا ہے یا خام رہ جاتا ہے اُسے ضائع کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح مجلس اپنے ذخیرہ کے کشتہ جات کے متعلق پورا اطمینان کرلینے اور خود برتنے کے بعد بیرونی مریضوں اور بالخصوص طبابت پیشہ اصحاب کو مشورہ دیتی ہے کہ جس کشتہ کی ضرورت ہو اس کے لئے مجلس اطباء پر بھروسہ کریں اور نہایت مناسب قیمت پر یہاں کے کشتے حاصل کرکے ان کے زرین نتائج ملاحظہ فرمائیں :
مندرجہ ذیل امراض کے سامنے انکی پٹینٹ خاص دوائیں اس فہرست میں درج ہیں جسکے مفصل خواص اسی رسالہ کے کسی صفحہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں :
امراض — خاص (پیٹنٹ دوائیں)
درد سر — صندل اگی
نسیان (بھول) — کیمیائے حیات
دماغ کی کمزوری — روغن زلف سیاہ
مرگی — حب شفاء
مالیخولیا — مفرح اعلیٰ
نگاہ کی کمزوری — کحل جواہر نورانی
آنکھ دُکھنا — قطور چشم
دانتوں سے پیپ آنا (پائیوریا) — سنون راحت، مصفی جدید
کھانسی نزلہ — حب نزلہ
دمہ — دوائے ضیق
سل — کیلسو
دل کی کمزوری — معجون مقوّی
دھڑکن — مفرح اعلیٰ
متلی وقے — نمک اجملی
معدہ کی کمزوری — شربت فولاد جواہری
بھوک کم لگنا — معجون مقوی، نمک اجملی
دست آنا — تریاق سنگرہنی
آنتوں کی دق — کیلعو
بواسیر — اکسیر بواسیر
آنت اُترنا — فتقی
جگر کی کمزوری — شربت فولاد جواہری
تلی کا بڑھ جانا — طحالی
ذیابیطس (پیشاب کی کثرت) — جواہری
گردہ ومثانہ کی پتھری — دوائے گردہ
گردہ ومثانہ کی کمزوری — لبوب اعظم مسیح الملک والا
مردوں کی خاص بیماریاں
جریان واحتلام — جماعی ولبوب اعظم مسیح الملک والا
سرعت وقت — معجون مقوی وممسک
سرعت ورقت — شاہی ممسک، ممسک نایاب
باہ کی کمزوری (نامردی) — پیام شباب، روح الماس، لبوب اعظم مسیح الملک والا، طلا مقوی اعلیٰ
کجی لاغری و کوتاہی — طلا مقوی معظم
بے لذتی — لذت، معجون مقوی ممسک
عورتوں کی خاص بیماریاں
سیلان الرحم — معجون مرواریدی، مقوی رحم
حمل گرجانا وربہنا — خون مسیحی
اختناق الرحم (ہسٹریا) — حب شفا
ماہواری کی کمی — حب ادرار
بانجھپن (اولاد نہ ہونا) — حب حمل جواہری
اولاد کی کثرت — اکسیر مانع حمل
تپ دق — کیلسو
بالوں کا گرنا — روغن زلف سیاہ
جوڑوں کا درد — حب وجع مفاصل، مصفی جدید
سوزاک — گونوپاوڈر مصفی جدید
آتشک — اکسیر آتشک، مرہم آتشک جدید، مصفی جدید
ناسور — ناسوری مصفی جالید
برص (سفید داغ) — روغن دافع برص، مصفی جدید
مہاسے — غازہ جمال، افسر
خون کا دباؤ (بلڈ پریشر) — حب مسکن

اکسیر آتشک
آتشک اور اُس کے
عوارض کی بے خطا دوا،
آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو، اس کے لئے یہ دوا تیر بہدف ثابت ہوئی ہے -
بالخصوص پُرانے آتشک میں جب کہ آتشکی مادہ تمام خون میں سرایت کر گیا ہو
اور فساد خون کے سبب سے مریض طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتا ہو جلد
پر پھوڑے پھنسیاں اور داغ دھبے ہوں یا گٹھیا میں گرفتار ہو ان حالات میں
ہماری "اکسیر آتشک" معجز نما اثر دکھاتی ہے اور آتشک کے مواد سے بدن کو بالکل
صاف کر کے تمام آتشکی عوارض کو ہمیشہ کیلئے دور کر دیتی ہے۔
قیمت پندرہ خوراک
دو روپیہ بارہ آنے
حب شفا
ہسٹریا مرگی اور پاگل پن کی
بےنظیر دوا
ان تمام امراض کے لئے جن میں غشی کے دورے پڑتے
ہیں یا جوش و خروش پایا جاتا ہے، بالخصوص پاگل پن (جنون)
ہسٹریا (اختناق الرحم) اور مرگی کیلئے یہ بےنظیر دوا صدہا مقامات
میں مجلس اطبا کے تجربہ میں آچکی ہے اور ان امراض کی تمام دوسری ادویہ سے
زیادہ قابل اعتماد ثابت ہوئی ہے
خوراک روزانہ اگولی۔
دوائے ضیق (دمہ)
دوائے گردہ
پتھری کو بلا تکلیف
خارج کر دینے والی اکسیر
اگر گردہ یا مثانہ میں پتھری پیدا ہو گئی ہو اس کی وجہ سے درد کے جانکاہ دورے پڑتے ہوں
کوئی تدبیر کارگر نہ آتی ہو تو اس حیرت انگیز دوا کو آزمایئے اس سے درد
میں فوراً سکون ہو گا چند روز میں پتھری ٹکڑے ٹکڑے ہو کر
خارج ہو جائیگی
عورتوں کی خاص دوا
معجون مسیحی
جن عورتوں کا حمل بار بار گر جاتا ہو
یا بچہ پیدا ہوتا ہو لیکن وہ مر جاتا ہو، انکے لئے یہ بیش بہا دوا سو فیصدی کامیاب
ثابت ہوئی ہے جن عورتوں کے بچے اس طرح ضائع ہو جاتے ہیں، انکے جسم میں سمی مواد
ہونیکی وجہ سے طرح طرح کی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہونیکا خطرہ رہتا ہے اور بار بار
بچہ کے ضائع ہونیکا صدمہ سہتے سہتے انکی صحت بھی خراب ہو جاتی ہے اکثر ایسی عورتیں
سل و دق میں مبتلا ہو کر اپنی جان عزیز گنوا دیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو معجون مسیحی حمل کے
قوی، توانا، تندرست اور
خوبصورت پیدا ہوگا اور خود انکی صحت بھی
ترقی کر جائیگی۔ قیمت چالیس خوراک پانچ روپے
حب وجع مفاصل
گٹھیا والوں کیلئے پیغام شفا
اکسیر بواسیر
صدہا تجاربے کے بعد بواسیر کیلئے واقعی اکسیر ثابت ہوئی ہے
اس کے استعمال سے مسے خشک ہو جاتے ہیں، خون
بند ہو جاتا ہے، درد و تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔
منیجر دواخانہ مجلس اطبا دہلی پوسٹ بکس ۵۹

شاہی ممسک

امساک کے لئے بادشاہوں اور نوابوں کی پسندیدہ گولیاں

ان گولیوں کا نسخہ شاہی اطباء نے ان بادشاہوں اور نوابوں کیلئے ترتیب دیا تھا جنکے حرم میں سینکڑوں کنیزیں ہوتی تھیں ان گولیوں کی عجیب خصوصیت یہ ہے کہ نہایت ممسک ہونیکے ساتھ بیحد مقوی ہیں خون اور منی کو گاڑھا کرتی ہیں بے پناہ جوش پیدا کرتی ہیں اور اسکو عرصہ تک برقرار رکھتی ہیں انکے استعمال کرنیکے فراغت کے بعد تکان اور کمزوری نہیں ہوتی۔ یہ اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ اور ممسک دوا ہے، مشک، عنبر، زعفران وغیرہ قیمتی دواؤں کو سائنٹیفک طریقہ سے ترکیب دیکر تیار کیگئی ہے، مضر صحت اور نشہ آور اجزاء سے پاک ہے۔ اسکے استعمال سے خصیتین اور غدہ مذی و ودی کی ساخت مضبوط ہوتی اور انکی قوت ماسکہ بڑھ جاتی ہے "شاہی ممسک" ان اعضاء کی ساخت کو قوی کرکے انہیں منی کو روکے رکھنے کی استعداد کو بڑھاتی اور ساتھ ہی اسکے قوام کو غلیظ بناتی ہے۔ شاہی ممسک بلکہ ان رگوں ریشوں اور اعصاب کو بھی طاقت دیتی ہے، جو عضو مخصوص کی خیزش کا سبب ہیں۔ لہٰذا اسکے استعمال سے انتشار دیر تک قائم رہتا ہے۔ اور منی کے رکنے کی وجہ سے معمول سے زیادہ دیر تک لطف شباب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ شاہی ممسک عارضی فائدہ کرنیوالی دوا نہیں ہے۔ اگر شاہی ممسک کو وقتی فائدہ کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن ہم اسکے خلاف ہیں۔ اسکو مستقل فائدہ کیلئے کچھ دنوں تک متواتر استعمال کرنا چاہئے۔ اسکے ایک کورس کا استعمال ہمیشہ کیلئے دوسری دواؤں سے بے نیاز کردیتا ہے بشرطیکہ جماع میں اعتدال سے کام لیا جائے۔ قیمت فی شیشی عہ قسم اعلیٰ فی شیشی نو روپے علاوہ محصول ڈاک [illegible]

روغن دافع برص

جسم کے سفید اور سیاہ دھبوں کو دور کرنے کے لئے اس روغن کا سینکڑوں مریضوں پر تجربہ کیا گیا ہے ننانوے فیصدی مریض اس روغن کی بدولت اپنے چہروں کو خوبصورت بنا چکے ہیں۔ یہ بدنما دھبے اکثر بے زبان عورتوں کے چہرہ کو بے رونق کردیتے ہیں اور اسی سفید کوڑھ کی وجہ سے دوسرے لوگ بھی نفرت کرتے اور اسکے چھونے سے پرہیز کرنے لگتے ہیں جدید سائنس کی رو سے اس مرض کے مخصوص جراثیم اس مقام کی جلد اور ساخت کو خراب کرتے رہتے ہیں اور جب ان کیڑوں کو نابود اور نیست و نابود کردیا جاتا ہے تو وہ جگہ عام جلد کیطرح درست ہو جاتی ہے "روغن دافع برص" جدید سائنٹفک اصولوں کے مطابق نہایت قیمتی اجزاء سے مدتوں کی محنت کے بعد تیار کیا جاتا ہے اسکے مکمل کورس کو استعمال کرنے سے ہمیشہ کیلئے جسم سے ایسے دھبے دور ہو جاتے ہیں۔ پھر کبھی یہ مرض پیدا نہیں ہوتا۔ قیمت فی شیشی بارہ روپے آٹھ آنہ۔ نمونہ کی شیشی تین روپے آٹھ آنہ۔ ترکیب استعمال نہایت آسان ہے۔

روغن زلف سیاہ رجسٹرڈ

بالوں کو گرنے سے روکتا نہیں چمک اور سیاہی پیدا کرتا ہے

یہ بے نظیر روغن صدہا طبی خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہے، دماغ کی خشکی کو دور کرکے نیند لاتا۔ دماغ کو تروتازہ رکھتا اور ہروقت دماغی توازن کو برقرار رکھتا ہے اسکے لگانے والے اپنے معاملات نہایت غور اور انہماک کے ساتھ سوچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس روغن سے عصبی ریشوں کے ذریعہ دماغی قوتوں کی بھی پرورش ہوتی ہے اور بالوں کی جڑیں اسقدر مضبوط ہو جاتی ہیں کہ کسی آفت سے بھی بیکار نہیں ہوتیں یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کے بال گرا کرتے ہیں وہ جب "روغن زلف سیاہ" کو ایکبار استعمال کرلیتے ہیں تو ہمیشہ کیلئے اسی روغن کو لگاتے رہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے بالوں کو سیاہ چمکدار اور خوبصورت دیکھنا چاہتے ہیں جن عورتوں کے بال نہیں بڑھا کرتے تھے اور بال گرنے کی شکایت دائمی ہوچکی تھی صدہا علاج کے بعد وہ مایوس ہوچکی تھیں وہ بھی روغن زلف سیاہ سے اپنے بالوں کو بڑھا کر خوبصورت بنا چکی ہیں اور اب ہمیشہ اسی کو لگاتی ہیں۔ اس میں بھینی بھینی خوشبو بھی موجود ہے جس کی وجہ سے خوش مزاجی ہروقت قائم رہتی ہے اس کے استعمال سے دماغی امراض پیدا نہیں ہوتے۔ قیمت فی درجن پندرہ روپے، نصف درجن سات روپے چودہ آنہ، تین شیشی چار روپے چار آنہ۔ فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

سفوف اندری

پیشاب کی جلن اور سوزاک کا واحد علاج

پیشاب میں کسی وجہ سے جلن پیدا ہو گئی ہو یا وہ قطرہ قطرہ ہو کر تکلیف کے ساتھ آتا ہو یا سوزاک کے باعث پیشاب کی نالی میں زخم ہو گیا ہو اور اس سے پیپ یا خون آتا ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ جیسے ہی اسکی پہلی خوراک حلق سے نیچے اترتی ہے ایسے ہی پیشاب کی جلن غائب ہو جاتی ہے پیپ اور خون کا نام و نشان تک نہیں رہتا۔ پیشاب خوب کھل کر آنے لگتا ہے۔ بعد پرانے سے پرانا زخم بھی بھر جاتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر قسم کی نقصان دینے والی اجزاء سے قطعی پاک ہے۔ قیمت بیس خوراک پانچ روپے

منیجر دواخانہ مجلس اطباء دہلی پوسٹ بکس نمبر ۹

شربت فولاد جواہری

خون بڑھانے کیلئے مجلس اطبا کا اکسیری مرکب

فولاد جسم انسان کا ایک ضروری جزو ہے۔ اور مختلف اسباب سے اس میں کمی ہو جاتی ہے تو انسان کو سخت کمزوری محسوس ہوتی ہے اور جگر، طحال، معدہ اور دوسرے اہم اعضا کے فعل میں خلل پڑ جاتا ہے۔ ایسی خرابیوں کے لئے مرکبات بالخصوص شربت فولاد کافی شہرت حاصل کر چکا ہے لیکن فولاد کے عام شربتوں میں جو انگریزی طریقہ سے بنائے جاتے ہیں کافی نقائص موجود ہوتے ہیں اور ان سے ایک طرف کچھ فائدہ ہوتا ہے تو دوسری طرف اس سے زیادہ نقصانات پہنچ جاتے ہیں، ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس الطبار نے عرصے کے غور و خوض کے بعد شربت فولاد کا یہ نسخہ مرتب کیا ہے۔ اس میں فولاد کو بہترین ترکیب سے حل کرنے کے علاوہ جواہرات بھی حل کر کے داخل کئے جاتے ہیں، جس سے یہ شربت نہایت لطیف ہو گیا اور نازک مزاج اصحاب بھی اسے بلا کسی تکلف اور تکلیف کے استعمال کر سکتے ہیں اسکے چند خاص فوائد یہ ہیں کہ خون صالح کی پیدائش بہت بڑھا دیتا ہے، جگر کو تقویت بخش کر اس کی تمام خرابیوں کو دور کرتا ہی طحال کے لئے بھی نہایت مفید ہے، معدے کے ڈھیلے پن اور ہاضمہ کی کمزوری کو دور کرنے اور بھوک بڑھانے کے لیے بے نظیر ہے، بیماری کے بعد کی کمزوری رفع کرنے میں کوئی ٹانک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تمام جسمانی قوئی کو ترقی دینا اور چہرے کی زردی رفع کر کے رنگ نکھارنا اور سرخ سفید بنانا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے مجلس الطبار کے اس شربت فولاد کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس سے قبض نہیں ہوتا جیسا کہ فولاد کے عام شربتوں سے ہوا کرتا ہے۔ ان تمام خوبیوں اور قیمتی اجزا کے باوجود عام فائدہ کیلئے اسکی قیمت کم سے کم رکھی گئی ہے؟

قیمت فی شیشی [illegible]

[illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

طب یونانی کی بے ضرر اور حیرت انگیز ایجاد

طلاء مقوی اعلیٰ رجسٹرڈ

یوں تو طب یونانی کی صدہا طلائیں مجرب اور تیر بہدف ثابت ہو چکی ہیں جن کا اعتراف یوروپ کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور پروفیسروں نے بھی کیا ہے لیکن ان سب طلاؤں کی ترکیب استعمال میں انتہائی پرہیز اور تکلفات کا اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ برسوں سے مجلس الطبار کے صدر پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی وائس پرنسپل اس فکر میں تھے کہ کوئی ایسا نسخہ مرتب کیا جائے جس کے اجزا نہایت زود اثر اور پٹھوں میں جلد سرایت کرنے والے ہوں اور اس کے دوران استعمال میں کسی انتظام کی ضرورت نہ پڑے اور نہ ہی خاص پرہیز کرایا جائے بلکہ اس طلاء کے استعمال کے بعد جنسی خواہش کا پورا کرنا لازمی ہو، چونکہ موصوف کے سپیر ہاؤس فزیشن [illegible] کی وجہ سے صدہا مریض ہر وقت زیر علاج رہتے ہیں اسی وجہ سے تجربہ کا وسیع میدان موجود رہتا ہے چنانچہ اسی تلاش و فکر میں صدہا طلاؤں کے نسخوں کا اپنے زیر علاج مریضوں پر تجربہ کرتے رہے۔ آخر کار سالہا سال کے تجربے اور ہزاروں روپوں کو ضائع کرنے کے بعد پروفیسر اجملی صاحب بالقابہ طلا مقوی اعلیٰ کی ایجاد میں سو فیصدی کامیاب ہو گئے، پہلے اس طلا کا مقامی طور پر سینکڑوں مریضوں پر تجربہ کر لیا گیا ہے اس کے بعد ملک کے فائدے کے لئے پیش کیا گیا ہے طلا مقوی اعلیٰ عضو کی اسفنجی (خانہ دار) ساخت کے رکے ہوئے اور گندے خون کو دور کر کے بہترین تازہ خون سے دوران خون تیز کر دیتا ہے بری عادتوں اور دوسری خرابیوں سے انسان بالکل بیکار ہو جاتا ہے اور مردمی کمزوری کی وجہ سے خودکشی کا فیصلہ کر لیتا ہے ایسے لوگوں کو خودکشی کے فیصلہ سے پہلے طلا مقوی اعلیٰ استعمال کر کے نہایت خوشی سے جوانی اور زندگی کے پر لطف خلوتوں کو گذارنا چاہیئے ترکیب استعمال نہایت آسان ہے کسی پرہیز کی ضرورت نہیں اگر حالات پیچیدہ ہوں تو ناظم شعبہ تشخیص مجلس الطبا کو لکھکر بھیجئے قیمت فی شیشی ۳ روپیہ ۵ آنے نمونہ کی شیشی ۹ روپے ۸ آنے۔

مینجر دواخانہ مجلس الاطبا دہلی پوسٹ بکس ۵۹

طحالی ؛ طحال کے جملہ امراض کے لئے مجلس اطبا کی کیمیاوی دوا

صلابت طحال، تلی کے بڑھ جانے اور اس کے افعال میں خرابی کی وجہ سے جسم میں خون کی کمی ہو جاتی ہے اور اسکا رنگ، کریات حمرا (خون کے سرخ دانوں) کی تعداد گھٹ جانے کی وجہ سے پھیکا پڑ جاتا ہے غذا کی خواہش مفقود ہو جاتی ہے۔ نظام ہضم پر طحال کا دباؤ اتنا زیادہ پڑنے لگتا ہے کہ معدہ اور آنتیں اپنے کاموں کو بخوبی انجام نہیں دے سکتیں۔ طحالی صلابت کو دور کرتی اور ورم کو تحلیل کر کے ہضم کے اعضا کو طبعی طور پر کام کرنے کیلئے آمادہ کر دیتی ہے اس کے پابندی خوراک کے استعمال سے خون کی پیدائش ہونے لگتی ہے اور خون کے سرخ دانے اپنے طبعی اور اصلی تعداد پر پہنچ کر اس کو طاقتور بنا دیتے ہیں جس سے چہرہ نہایت سرخ ہو جاتا ہے، دل اور دماغ باقاعدہ طور پر پرورش پانے لگتے ہیں، ورم طحال کی کیفیت عموماً ملیریا موسمی بخاروں کے بعد پیدا ہوتی ہے طحالی میں ایسے بخاروں کے جراثیم کو ہلاک کرنے کی زبردست طاقت ہے قیمت فی شیشی ۱۵/

غازہ جمال افزا

چیچک اور بدنما داغوں کی سیاہی کو دور کر کے چہرے پر ملاحت اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے "غازہ جمال افزا" سب سے بہتر چیز ہے۔ جن لوگوں کا چہرہ نوجوانی کے ہی زمانہ میں بے رونق ہو گیا ہو اور چہرہ دیکھنے سے بجائے شباب کے بڑھاپا نظر آتا ہو ان کو یہ غازہ استعمال کرنا چاہیئے، اسکے لگانے سے چہرہ کی جھائیاں داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں اور رنگ نکھر جاتا ہے۔ جلد کی ساخت نہایت نرم پڑ جاتی ہے اور بھینی بھینی خوشبو آنے لگتی ہے۔ نفاست پسند طبیعتوں نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس آنے (۱۰/) تین ڈبیہ کی قیمت ایک روپیہ دس آنے (۱۰/۱)

فتقی ہرنیا یعنی

آنت اترنے اور فوطہ لٹکنے کی سب سے بہتر دوا

اگر کسی شخص کی بدقسمتی سے آنت اترنے لگتی ہے اور وہ اس کا علاج کرنا چاہتا ہے تو ڈاکٹر صاحب کا سب سے پہلا مشورہ اپریشن ہوتا ہے اگر کسی وجہ سے مریض اپریشن کیلئے تیار نہیں ہوتا تو "کمانی" لگانے اور لنگوٹ باندھنے کی ہدایت کیجاتی ہے اکثر اطبا حضرات بھی اسکا تعلق صرف عمل جراحی سے ہی سمجھتے ہیں لیکن مجلس اطبا کے مشاہدات اور تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ صرف فتقی کا استعمال اس مرض کو دور کرنے کیلئے کافی ہے اگر فوطہ پھول گیا ہو یا فوطہ میں پانی آ گیا ہو یا فوطہ نیچے لٹک گیا ہو تو فتقی کا استعمال کیجئے یہ بغیر اپریشن کے تمام شکایات سے نجات دلائے گی۔ قیمت پانچ روپے (ھ۵/)

کحل جواہری نورانی

آنکھوں کی حفاظت اور نظر کی کمزوری کیلئے سب سے بہتر سرمہ

جواہرات کا یہ سرمہ جو بہت سے قیمتی اجزا سے بڑی محنت کے بعد تیار کیا جاتا ہے جن لوگوں کی نگاہ قائم ہو اور وہ اس خداوندی نعمت کی حفاظت کرنی چاہیں یا جن لوگوں کی بینائی میں فتور آنے لگا ہو، یا جنھیں تقاضا سے عمر سے نزول الماء (موتیا بند) کا اندیشہ ہو یا جن کی آنکھوں میں پانی بھر آیا کرتا ہو یا جن کی آنکھوں میں خارش ہوا کرتی ہو وہ شب کے وقت سلائی سے اس سرمہ کو لگایا کریں، یہ سرمہ طبی اصول سے تیار کیا گیا ہے۔ جواہرات اور نہایت موثر و مفید اجزا ڈالے گئے ہیں قیمت ۶ ماشے کی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۸/۲) جو مدتوں کے لئے کافی ہے۔

قطور چشم

صرف ایک قطرہ ٹپکانے سے آنکھوں کی سرخی دور کرتا ہے، درد چشم کو فوراً سکون بخشتا ہے۔ روشنی کی حفاظت کرتا ہے۔ مجلس اطبا میں خاص طور پر برتا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال :- صبح و شام آنکھوں میں ٹپکائیں۔

قیمت :- فی شیشی آٹھ آنے (۸/) چھ شیشیاں دو روپے آٹھ آنے (۸/۲)۔

مینیجر دواخانہ مجلس اطبا دہلی پوسٹ بکس ۵۹

امتحان کی کامیابی کا سرِ راز

صرف دماغی محنت اور حافظہ کی قوت پر موقوف ہے۔ اگر آپ کا دماغ اور حافظہ کمزور ہے تو . . . .

کیمیائے حیات

استعمال کیجئے اتنا طاقتور اور قوی بنا لیجئے کہ کچھ بھول نہ سکیں۔ اور کم از کم اٹھارہ گھنٹے مسلسل دماغی محنت کر سکیں۔

دماغی کام کرنے والوں کیلئے خاص طور پر کیمیائے حیات کی ایجاد پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب آنریری صدر مجلس الاطبا دہلی نے تقریباً دس سال کے تجربے اور ہزاروں روپیہ صائع کرنیکے بعد کی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کی کامیابی اور ترقی کیلئے کیمیائے حیات کا استعمال ضروری ہے کیمیائے حیات اس قسم کے کیمیاوی اجزا اور جواہرات سے سائنٹفک طریقہ پر تیار کی جاتی ہے جو دماغ کیلئے قدرتی خوراک ہے۔ اگر آپ دماغی کمزوری کے علاوہ کسی اور پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہیں تو مفصل حالات لکھ کر ناظم شعبہ تشخیص مجلس الاطبا کو بھیجدیں۔ قیمت فی شیشی (۲۰ خوراک) ہے ... تین شیشیاں ... قسم اعلیٰ فی شیشی ۴ روپے ... محصولڈاک ...

لبوب اعظم مسیح الملک والا

مسیح الملک حکیم اجمل خاں مرحوم کی خدمت میں سرپرست مجلس الاطبا نے ۱۹۰۰ء میں ایک مریض کو پیش کیا جس کے اعضائے رئیسہ و شریفہ میں بیحد کمزوری اور مادہ منویہ میں نہایت درجہ رقت تھی۔ مریض مذکور کے لئے مسیح الملک مرحوم نے موصوف کو لبوب اعظم کا ایک خاص نسخہ مرحمت فرمایا حسب ارشاد یہ نسخہ تیار کرا کے کچھ عرصہ تک باقاعدہ استعمال کرایا گیا اور اس سے عجیب الاثر فوائد مرتب ہوئے اور نہ صرف ضعف باہ کی شکایت جاتی رہی بلکہ اور بھی متعدد مزمن شکایات مثلاً ضعف دماغ، کمزوری قلب، اختلاج، ضعف معدہ وغیرہ کا بھی ازالہ ہو گیا اس کے بعد موصوف اکثر مریضوں کو یہ لبوب استعمال کراتے رہے اور ہر جگہ اس سے بیش بہا فوائد حاصل ہوئے۔ اب ممدوح نے یہ اسراری نسخہ مجلس الاطبا کو عنایت فرمایا ہے اور مجلس کی نگرانی میں اسکے قیمتی اجزا کی جانچ پڑتال کے بعد خاص اہتمام سے یہ لبوب تیار کرایا جاتا ہے اور استعمال کرنے والے اسکے بیحد مداح ہیں یہ لبوب اعصاب کی کمزوری کیلئے بینظیر ہے اور تمام اعضائے رئیسہ کو تقویت بخشکر دلی تغذیہ اور خون اور مادۂ منویہ کی پیدائش بڑھاتا ہے اور قوت باہ میں بیحد اضافہ کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی دس تولہ تین روپے بارہ آنے (للعہ)

اللذّت

غلوت کی بے لطفی نہ صرف زندگی کی بے لطفی ہے بلکہ بہت سے امراض کا باعث ہوتی ہے، یہ حیرت انگیز گولیاں اس بے لطفی کو طرفین کی لذت و مسرت میں بدل دیتی ہیں۔ جن لوگوں نے اس کو استعمال کیا ہے وہ اس کے مداح اور دل دادہ ہیں، ضرورت کے وقت اس کی ایک گولی لعاب دہن میں گھس کر عضو مردانہ پر لگائی جاتی ہے۔ اس دوا سے جلد کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا۔ بے ضرر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ گولی) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

حب ادرار حیض

(ماہوار کی بیقاعدگی کا علاج) ایام ماہواری کی تکلیفیں مثلاً کمی، دشواری، بندش اور درد وغیرہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ ان گولیوں کو فوری اثر ہوتا ہے۔ ایام کی مقررہ تاریخوں سے چند روز پہلے انکا استعمال شروع کیا جاتا ہے جس سے وقت پر بلا کسی تکلیف کے صحیح مقدار میں خون آتا ہے اور وہ تمام خرابیاں جو بندش و کمی کا نتیجہ ہوتی ہیں اور دور ہو جاتی ہیں یہ دوا نہایت زود اثر اور بے ضرر ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ گولی دو روپے چار آنہ (للعہ)

فہرست مفت طلب کریں

مرہم آتشک جدید

یہ مرہم مجلس الاطبا میں خاص طور پر آتشکی زخموں کو بھرنے کے لئے برتا جاتا ہے۔ آتشک کے پرانے زخموں کو بہت جلد بھر دیتا ہے، نہایت درجہ مفید اور زود اثر ثابت ہوا ہے۔ اندرونی طور پر اکسیر آتشک استعمال کیجیے۔ ۵ تولے کی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنے (عہ)

مینیجر
دواخانہ مجلس الاطبا دہلی پوسٹ بکس نمبر ۵۹

مسکن اعظم

خون کے دباؤ (بلڈ پریشر) کی کیمیاوی دوا

مجلس الاطبا کا "شعبۂ تجارب" کئی سال سے بلڈ پریشر (ضغط دمویہ) کو کم کرنے اور خون کے توازن اور دوران کو طبعی حالت پر لانے والی ادویات کی تحقیقات کر رہا تھا۔ اس طویل ریسرچ کے دوران میں کھری کھوٹی ہر قسم کی ادویات مجلس کے زیر تجربہ رہیں۔ آخر سالہا سال کی کوشش کے بعد اس خطرناک مرض کی ایک ایسی کیمیاوی دوا ایجاد کرنے میں کامیابی ہوئی جو تجربہ پر سو فی صدی مفید ثابت ہوئی ہے اور خون کے دباؤ کو بہت جلد طبعی حالت پر لا کر مریض کو خطرات سے بچا لیتی ہے۔ مجلس الاطبا نے اس دوا کا بہت سے مریضوں پر تجربہ کرنے اور ہر جگہ تشفی بخش نتیجہ ظاہر ہونے کے بعد اسے تیار کرنے اور ضرورت مندوں تک بہم پہنچانے کا انتظام کیا ہے۔ مسکن اعظم خون کا دباؤ کم کرنے کے علاوہ ذکاوت حس، عصبی ہیجان، گرم خفقان اور اختناق الرحم (ہسٹریا) کے لئے بھی بے نظیر ثابت ہوئی ہے۔ سخت سے سخت تکلیف میں اس کی چند خوراکوں سے سکون ہو جاتا ہے اور اس کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں کوئی منشی یا افیون وغیرہ کے مانند مخدر دوا شامل نہیں ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک پانچ روپے (للعہ)

مصفی جدید

خون کی خرابی اور جلدی بیماریوں کی سائنٹی فک دوا

کڑوی اور بڑی بڑی خوراکوں کے مقابلہ میں یہ فوری اثر کرنیوالی

چھوٹی چھوٹی گولیاں

عام طور پر مصفی دوائیں کڑوی اور زیادہ مقدار میں ہوا کرتی ہیں جسکو مریض پسند نہیں کرتے۔ مجلس اطبا سالہا سال سے اس فکر میں تھی کہ دیسی جڑی بوٹیوں کا سائنٹی فک طور پر خلاصہ تیار کر کے گولیوں کی شکل میں بدلی جائیں۔ چنانچہ مجلس اس کوشش میں کامیاب ہو گئی۔ یہ چھوٹی چھوٹی گولیاں خون کو صاف کرنے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ بچے بھی آسانی سے کھا لیتے ہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اسکے مقابلہ کی دوا یورپ بھی پیش نہیں کر سکا۔ "مصفی جدید" داد، خارش، پھوڑے پھنسی، مہاسے اور جذام وغیرہ کے زہریلے مادوں کو فوراً دفع کر دیتی ہے اور جلد کی بیٹیوں کے فعل کو درست کر کے بدن سے خارج کرتی ہے۔ تمام سوداوی و جلدی بیماریوں کی بے مثل دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔ تین شیشیاں ۴ روپے (للعہ) تین شیشیوں تک محصول ڈاک نو آنے (۹ر)

معجون مرواریدی

بے زبان عورتوں کی صحت اور طاقت بحال کرنیوالی معجون

یہ معجون عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دور کرتی ہے جو اُن کی صحت کو رفتہ رفتہ بالکل تباہ کر کے عالم شباب میں بڑھاپے کی سی حالت پیدا کر دیتی ہیں۔ رطوبت کا جاری رہنا، ایام صحیح وقت پر نہ آنا۔ یا اس میں کمی یا زیادتی وغیرہ عورتوں کی ایسی شکایتیں ہیں جنکے نتائج کچھ عرصہ کے بعد نہایت دردناک طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ معجون مرواریدی ان تمام شکایتوں کو دور کر کے عورت کو طاقتور اور تندرست بنا دیتی ہے۔ رطوبت خواہ کسی قسم کی آتی ہو اس کے لئے اس زود اثر معجون سے بہتر دوا دستیاب نہیں ہو سکتی۔ مایوسی کی حالت میں بھی کرشمہ دکھاتی ہے اور عورت کی ڈھلتی ہوئی جوانی کو سنبھال لیتی ہے۔

قیمت ۴۰ خوراک دس روپے (عـہ) ۲۰ خوراک پانچ روپے۔ (للعہ)

مینیجر دواخانہ مجلس الاطبا دہلی پوسٹ بکس ۵۹

معجون مقوی
کمزور عورتوں، مردوں اور بچوں کے لئے طاقتور دوا
مرض سے اچھے ہونے کے بعد عام طور پر انتہائی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے بھوک کم لگتی ہے خون کے سرخ دانوں کی پیدائش بند ہو جاتی ہے اور دماغ بے کار ہو جاتا ہے، قلب نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ چند قدم چلنا پھرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر اور آنکھوں تلے اندھیرا آجاتا ہے معدہ اور آنتیں باقاعدہ طور پر اپنا کام نہیں کرتی ہیں۔ رطوبت معدیہ جگر اور بانقراس کی رطوبتوں میں غذا کو ہضم کرنے کی صلاحیت بہت کم ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں اور کمزوروں کے لئے مجلس اطبا کے صدر پروفیسر اجملی صاحب بالقابہ نے برسوں کے غور و فکر کے بعد "معجون مقوی" ایجاد کیا ہے اس کے چند روزہ استعمال سے غذا کو ہضم کرنے والی رطوبتیں نہایت تیز اور موثر ہو جاتی ہیں اور بھوک اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ مریضوں سیروں دودھ، گھی، مکھن اور پھل ہضم کرنے لگتا ہے اور ہر دو تین گھنٹہ بعد غذا طلب کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانے نہایت تیزی کے ساتھ جسم میں بننے لگتے ہیں۔ چہرہ نہایت سرخ اور شگفتہ نظر آتا ہے۔ دماغ اور قلب بہت جلد اپنی کھوئی ہوئی قوت کو حاصل کر لیتے ہیں۔ غرضیکہ معجون مقوی کے کھانے سے برسوں کی کمزوری ہفتوں اور دنوں میں زائل ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۰ خوراک پانچ روپے (للعہ)
مفرح اعلیٰ
دھڑکن لعینی
اختلاج قلب کی سب سے بہتر دوا
اکثر عورتوں اور مردوں کو مختلف صدموں کے برداشت کرنے سے دل دھڑکنے کی بیماری ہو جاتی ہے، دل کی یہ بیماری بہت سے لوگوں کو ہلاک ہی کر کے چھوڑتی ہے۔
مجلس اطبا کے صدر پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی ایڈیٹر رسالہ مسیح الملک نے ایسے ہزاروں مریضوں کو اپنے زیر علاج رکھ کر دل کی اس خطرناک بیماری سے ہمیشہ کیلئے تندرست کر دیا
مفرح اعلیٰ پروفیسر اجملی کے دماغی افکار اور برسوں کی تجربہ کا نتیجہ ہے
قیمت بیس خوراک (للعہ)
ناصوری
ہر قسم کے ناصور کے لئے سب سے بہترین دوا "ناصوری" ہے۔ اسکے استعمال سے چند ہی دنوں میں ناصور کی ساختیں درست ہونے لگتی ہیں اس کے فوائد نہایت ہی اعلیٰ ہیں مایوس مریضوں نے ناصوری سے بے انتہا فوائد حاصل کئے ہیں مجلس اطبا ناصور والوں کو اس کے استعمال کا مشورہ دیتی ہے۔
قیمت فی شیشی (عہ)
دو روپے چار آنے
نمک اجملی
معدہ کی درستی کیلئے
پروفیسر اجملی کا سائنٹی فک نمک
نمک اجملی معدے کے افعال کو درست رکھنے اور غذا کے تغیرات و استحالات کی باقاعدگی میں امداد کرنے، بھوک کی کمی، کھٹی ڈکار، ابکائی کثرت ریاح، غذا کا آسانی سے ہضم نہ ہونا، تبخیری کیفیت وغیرہ شکایات کو دور کرنے کے لئے نہایت مزے دار اور خوش ذائقہ نمک ہے۔ بچے اس کو نہایت شوق سے کھاتے ہیں۔ نمک اجملی معدے سے غلیظ بلغم اور گندہ رطوبتوں کو (جو ہضم غذا میں رکاوٹ ڈالتی ہیں۔) خارج کرتا۔ اور رطوبت معدیہ کے اخراج کو جو غذا ہضم کرتی ہے اعتدال پر لا کر غذا کو بخوبی ہضم کرتا ہے اس کے استعمال سے جگر کی قوتوں کو باقاعدہ عمل کرنے کا موقع ملتا ہے جس کی وجہ سے صفرا نہایت باقاعدگی کے ساتھ آنتوں پر گر کر ہضم کے افعال انجام دیتا اور قبض کو دور کرتا ہے۔ اگر آنتوں سے فضلات خارج نہ ہوں تو جسم میں جگہ جگہ درد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ جلد اور گردوں کا فعل بالکل ناقص ہو جاتا ہے، دماغ کند اور بے کار ہو جاتا ہے۔ کاہلی سستی، نزلہ زکام حتیٰ کہ بخار تک نوبت پہنچ جاتی ہے لیکن نمک اجملی کا استعمال ان تمام شکایتوں کو پیدا نہیں ہونے دیتا بلکہ غذا خوب ہضم کر کے جسم میں طاقت اور چہرہ پر رونق بڑھاتا ہے ہر موسم میں اور ہر عمر کے لوگوں کو اس کا استعمال کرنا چاہئیے اسکے اجزا کی خصوصیت یہ ہے کہ تمام ایسے پھلوں کے نمکیات جنمیں وٹامن (حیاتین) کی کثرت ہے جدید سائنٹفک طریقہ سے حاصل کر کے شامل کئے گئے ہیں
قیمت فی شیشی دس آنہ۔ ۳ شیشی ایک روپیہ گیارہ آنہ۔ ۶ شیشی تین روپے فی درجن پانچ روپیہ چار آنہ
منیجر دواخانہ مجلس اطبا پوسٹ بکس ۵۹

حضرت مسیح الملک مرحوم کے مستند اور معمول مطب مرکبات کا نایاب مجموعہ

اطریفلوں معجونوں خمیروں شربتوں عرقیات و کشتہ جات وغیرہ کے معتبر نسخوں کا خزانہ

دنیائے مطب میں حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں مرحوم کے ایجاد کئے ہوئے مرکبات نے جو انقلاب عظیم پیدا کیا ہے۔ اس سے ہر شخص بخوبی واقف ہے۔ ان مرکبات کی ایجاد کے وقت مسیح الملک مرحوم نے اس چیز کو خاص طور سے پیش نظر رکھا تھا کہ ادویہ کی مقدار نہایت کم ہوں اور ایسے باوجود نہایت زود اثر اور مفید بھی ہوں تاکہ ہم دیسی دواؤں کو تجارتی اور فنی دونوں حیثیتوں سے ڈاکٹری کے مقابلہ میں کھڑا کر سکیں خاص نمبر یعنی مسیح الملک کا علاج کی اشاعت کے وقت یہ خیال تھا کہ ان سب مرکبات کو اسی میں درج کیا جائے لیکن جگہ کی قلت کی وجہ سے یہ ارادہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ اور خاص نمبر میں بہت سے مرکبات جس موقع درج کرنے کے باوجود کافی ذخیرہ بچ رہا جسکو پروفیسر حکیم مظہر الدین صاحب اجملی وائس پرنسپل جامعہ طبیہ نے رفاہ عام کے لئے اب علیحدہ کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ شائقین کرام حضرت مسیح الملک کے تمام مرکبات کو یکجا صورت میں دیکھ سکیں۔ اس مجموعہ میں تمام اطریفلوں، معجونوں، خمیروں، شربتوں، طلاؤں، عرقیات و کشتہ جات گولیوں اور سفوفوں کے نسخے پورے وزن کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں جن کو مسیح الملک مرحوم نے اپنا معمول مطب بنا لیا تھا۔ قیمت چار روپیہ۔

تپ دق کا علاج

مریضوں اور معالجوں کو دق وسل کا کامیاب علاج بتانے والا بے نظیر مجموعہ

صدیوں سے ماہرین دق وسل کا کامیاب علاج دریافت کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور پیہم تجربات کر رہے ہیں، آخرکار سالہاسال کی کوششوں کے بعد بعض ماہرین نے ایسی تدبیریں معلوم کر لی ہیں جن سے اس مہلک مرض کو دور کر کے ایک مایوس مریض کی زندگی بچائی جا سکتی ہے۔ پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی صدر مجلس اطباء و وائس پرنسپل جامعہ طبیہ نے انہی تدابیر کو مرتب کر کے شائع کیا ہے۔ جس میں دنیا بھر کے مشہور ماہرین فن کے بیش قیمت تجربات دق وسل کی ماہیت اسباب علامات تشخیص تدابیر حفظ ماتقدم عوارض و انجام ذکر کئے گئے ہیں۔ دیگر جدید ذرائع تشخیص و علاج کا مفصل بیان درج کیا گیا ہے۔ اور اس مرض کے کامیاب نسخے۔ بہترین مجربات و مرکبات جدید و قدیم مشہور اطباء اور مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں مرحوم کے خاص تشخیصی رموز و کلمات جو آپ نے کہا تھا اور خصوصیت سے اس کا علاج بھی بیان کئے ہیں غرضیکہ مضامین و معلومات کے لحاظ سے یہ مجموعہ ہر حیثیت سے مکمل اور نہایت ہی کارآمد ہے اور مریضوں و معالجوں کیلئے حقیقی رہنما ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ

منیجر مسیح الملک پوسٹ بکس نمبر ۵۹ دہلی

نزلہ کا علاج

نئے پرانے نزلہ کے علاج کا نہایت آسان مجموعہ

اسمیں نزلہ کی ماہیت اقسام اسباب و علامات تشخیص تدابیر حفظ ماتقدم اور کامیاب علاج کے علاوہ بہترین یونانی و انگریزی نسخے اور مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں مرحوم کا خاص طریق علاج بھی بیان کیا گیا ہے۔ ہر تعلیم یافتہ شخص کے پاس رہنا ضروری ہے کیونکہ نزلہ نہایت اہم مرض ہے۔ اور اسکی معمولی سی غفلت تپ دق کا سبب بنجاتی ہے۔ ضخامت ۵۶ صفحے۔ کتابت و طباعت نہایت عمدہ ہے۔ ان سب خوبیوں کے باوجود قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

ہر قسم کی طبی کتابیں درسی ہوں یا غیر درسی، مجربات کی ہوں یا جڑی بوٹیوں کی، دفتر مسیح الملک پوسٹ بکس نمبر ۵۹ دہلی کو لکھ کر طلب کریں۔

کیلسو کیمیکل ورکس کی بہترین ایجاد
جس سے سیکڑوں بچوں نے زندگی حاصل کی

رجسٹرڈ

کیلسو واٹر

بچوں کی ہڈیوں کو مضبوط بنانے والا کیلسیم اور وٹامن کا سائنٹفک مرکب۔ یہ پھلوں کے رس اور دیگر غذائی اجزا سے ترکیب دیا گیا ہے جو بچوں کی پرورش اور انکی نشوونما کیلئے اشد ضروری ہے۔

اگر بچہ روز دبلا اور کمزور ہوتا جائے، اسکا ہضم اچھا نہ ہو، بدہضمی ہو جاتی ہو۔ کبھی قبض ہو جاتا ہو اور کبھی دست آنے لگتے ہوں پیٹ پھول جاتا ہو۔ آئے دن نزلہ و زکام میں مبتلا رہتا ہو۔ دانت نکالنے کی تکلیف سے پریشان ہو۔ اسکی ہڈیاں کمزور ہوں دق الاطفال میں مبتلا ہو یا ماں کی بیماری ہو یا سوکھتا جاتا ہو تو ان تمام حالات میں کیلسو واٹر رجسٹرڈ استعمال کرائیے۔ یہ کمزور بچوں کو توانا کرتا اور دبلے بچوں کو موٹا بناتا ہے۔ انکے ہضم کی اصلاح کر کے بدہضمی قبض، دست، پیٹ کا پھولنا۔ کھانسی بخار وغیرہ شکایتوں کو دور کرتا ہے۔ اگر بچہ دانت نکالنے کی تکلیف میں مبتلا ہو تو ان کو جلد نکالنے میں مدد دیتا ہے اور اس سے پیدا شدہ تکلیفوں کو دور کرتا ہے غرضیکہ یہ عجیب و غریب چیز بچوں کے لئے اکسیری دوا ہے انکے لئے آب حیات کا کام دیتی اور موت کے منہ میں جانے سے بچالیتی ہے۔ تندرست بچوں کے لئے بھی اسکا استعمال فائدے سے خالی نہیں۔ بچوں کے امراض میں مبتلا ہونے کی استعداد بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر کیلسو واٹر کا استعمال مستقل مزاجی سے کرایا جائے تو وہ بہت سارے امراض سے محفوظ رہتے ہیں انکے جسم کی پرورش اچھی طرح ہوتی ہے اور روز بروز قد آور توانا اور خوبصورت ہوتے چلے جاتے ہیں۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔ ترکیب استعمال کا پرچہ اسکے ساتھ ہوگا۔

ملنے کا پتہ: منیجر کیلسو کیمیکل ورکس (رجسٹرڈ) صدر بازار دہلی

حب سعال اجملی رجسٹرڈ

پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی صدر مجلس اطباء کی تجویز کی ہوئی یہ گولیاں پرانی کھانسی میں برتی جاتی ہیں۔ جبکہ مریض کو آخر شب میں صبح کے وقت یا سونے کے وقت کھانسی ستاتی اور اسے بیقرار کر دیتی ہے۔ بلغم ہر وقت خارج ہوتا ہے مریض کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔ سانس میں تنگی ہوتی ہے۔ یہ گولیاں ان شکایات میں نہایت مفید ہیں۔ قیمت (دو ہفتہ کی خوراک) دو روپیہ (۲ عدد)

صداعی

درد سر کو حلق سے اترتے ہی دور کرنے والی کامیاب دوا

یہ خوش ذائقہ خمیرہ ہر قسم کے درد سر کو فوراً دور کر دیتا ہے صداعی ڈاکٹری دواؤں کے مقابلہ میں فوائد کے لحاظ سے نہایت بہتر اور چند منٹ میں اثر کرنے والی دوا ہے۔ اور قلب وغیرہ کو بھی کوئی مضرت یا نقصان نہیں پہنچاتی قیمت ۸ اونس کی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

طلاء مقوی معظم

سختی درازی اور فربہی پیدا کرنیکے لئے بے نظیر طلا۔ مجلس اطبا نے عرصہ دراز کے تجربات کے بعد یہ طلا ان لوگوں کیلئے ترتیب دیا ہے جنکے عضو میں کسی وجہ سے کجی اور سستی خرابیاں مثلاً کجی، لاغری اور کوتاہی وغیرہ پیدا ہو گئی ہوں اور تمام تدابیر ناکام ثابت ہو چکی ہوں یہ طلا از سر نو مردہ عضو میں زندگی اور گونہ حرارت پیدا کر کے تمام خرابیاں دور کر دیتا ہے عضو اپنی حد تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں پوری برانگیختگی اور بے انتہا جوش پیدا کر کے انسان کو بیحد خوش کر دیتا ہے اسکے استعمال سے سمت کر کے کسی قسم کی تکان محسوس نہیں ہوتی بلکہ طبیعت میں [illegible] جماع کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپیہ۔

دواخانہ مجلس اطباء پوسٹ بکس نمبر ۵۹ دہلی

نیشنل پبلشنگ ہاؤس سے ملنے والی کتابیں

تاریخی اور ادبی ناول وغیرہ

باغی (۱۲) مصری (۱) مشرق کے افسانے (۱) داستان مجاہد (۱۲) زندگی (۱۲) نیم (۱) نشان راہ (۱) کانسٹنٹ کی پینچ (۱) تشنگی (۱۲) اچھوتوں کی خوج (۱) چور بازار (۱) انسان اور دیوتا (۱) ادبی ڈائری (۱۲) تلخیاں (۱) آگ (۲) ہوا (۱)

شاہزادہ ہاشمی (۱) ٹیپو سلطان تین روپے بارہ آنے (۳/۱۲)

ضروری نوٹ۔ فرمائش کیساتھ چوتھائی رقم بطور پیشگی ضرور روانہ فرمائیے

} منیجر نیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی

مرض کے حالات لکھنے کا طریقہ

مرض کے حالات اس طرح تحریر کیجئے کہ پہلے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے۔ سوالات کی عبارت نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف سوالات کے نمبر لکھکر "ہاں" یا "نہیں" یا اور جو ضروری جواب ہو لکھ دیجئے۔ اسکے بعد مرض کی جو کچھ تفصیل آپ لکھنا چاہیں اسکے نیچے لکھئے۔ آخر میں اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھئے

مردوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے (۲) جسم فربہ ہے یا لاغر، وزن کیا ہے؟ (۳) کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ رہتی ہے؟ (۴) مرض کتنے عرصہ سے ہے؟ (۵) گرم یا سرد کن اشیاء سے نقصان زیادہ ہوتا ہے (۶) پاخانہ روزانہ کتنی دفعہ ہوتا ہے اور اسکا رنگ اور قوام کیسا ہے؟ (۷) پیشاب کتنی دفعہ ہوتا ہے اور اسکا رنگ اور قوام کیسا ہے؟ (۸) پیشہ کیا ہے؟ آپکی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہے

ضعف مردمی کے متعلق سوالات

(۱) پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو کتنے عرصہ سے (۲) جوش قوت پورے طور پر ہوتا ہے یا کم یا بالکل نہیں ہوتا؟ (۳) کیا عضو میں کچھ ٹیڑھا پن کوتاہی ہے (۴) مشت زنی یا اغلام کی عادت رہی تو کتنے عرصہ تک (۵) مادہ تولید کا قوام رقیق ہے یا غلیظ؟ (۶) احتلام کتنے روز کے بعد ہوتا ہے کوئی صورت دکھائی دیتی ہے یا نہیں؟ (۷) کیا سرعت انزال کی شکایت ہے؟ (۸) کبھی مرض سوزاک یا آتشک نہیں ہوا؟ (۹) اگر ہوا ہے تو کتنا عرصہ گذرا، اسکی شکایت باقی ہے یا نہیں؟ (۱۰) شادی کو کتنا عرصہ گذرا؟ (۱۱) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟ کسی نشیلی چیز کی عادت تو نہیں؟

عورتوں کی بیماری کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی ہے یا نہیں؟ (۳) اولاد ہے یا نہیں؟ (۴) مرض کتنے عرصہ سے ہے؟ (۵) کبھی غشی کا دورہ ہوتا ہے یا نہیں؟ (۶) رحم سے کسی قسم کی رطوبت تو نہیں بہتی اگر بہتی ہے تو کس رنگ کی؟ (۷) ایام ماہواری ہر مہینے وقت مقررہ پر آتے ہیں یا نہیں؟ (۸) ماہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیسی ہے؟ (۹) کمر میں درد ہوتا ہے یا نہیں (۱۰) حمل ہے یا نہیں اگر ہے تو کتنے دن کا؟ (۱۱) اسوقت تک کوئی حمل ساقط تو نہیں ہوا اگر ہوا ہے تو کتنے دن کا؟ (۱۲) شکایات مرض حمل کے زمانہ میں پیدا ہوئیں یا پہلے سے ہیں؟

(نوٹ) خاوند کو اگر کوئی سوداوی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اظہار اگر ممکن ہو سکے تو کر دیا جائے۔

منیجر دواخانہ مجلس اطبا، پوسٹ بکس ۵۹ دہلی

مردانہ امراض کا علاج

مسیح الملک حکیم اجمل خاں مرحوم کے خاص مجربات اور مردوں کی پوشیدہ بیماریوں کا صحیح علاج بتانے والا نایاب مجموعہ

مرد کے پیرزنک کے امراض میں پوشیدہ بیماریوں کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ انکے اسباب کی صحیح تشخیص اور ان کا ازالہ دونوں امور نہایت مشکل ہیں۔ فی زمانہ شاید ہی کوئی معالج ایسا ہوگا جسے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے کسی تیر بہدف اکسیر نسخہ کی حاجت نہ ہو اور بہت کم ایسے نوجوان ملیں گے جنہیں علاج پر کافی وقت اور روپیہ ضائع کرنیکے باوجود ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا ہو۔ لیکن کیا واقعی یہ امراض ناقابل علاج ہیں؟ کیا انکے علاج کا صحیح علم انسان کو نہیں ہو سکا ہے؟ کیا مریضوں اور معالجوں کیلئے اس سلسلہ میں ہولئے ناکامی کے اور کوئی راستہ نہیں ہے؟ نہیں ہرگز نہیں یہ امراض قابل علاج ہیں انکا صحیح علاج بھی ہے اور یقینی طور پر انمیں کامیابی بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ مریضوں اور معالجوں کو وہ اصول معلوم ہوں جن پر ان امراض کے علاج کی بنیاد قائم ہے اور دونوں فریق انکے مالہ و ماعلیہ سے اچھی طرح واقف ہوں وہ اصول و قواعد کیا ہیں؟ جنمیں کامیابی کا راز پنہاں ہے وہ کونسا گر ہے جو کامیابی کی منزل تک پہنچا سکتا ہے۔ یہ سب باتیں آپکو مردانہ امراض کا علاج میں ملیگی۔ یہ مجموعہ مریضوں اور معالجوں کی ناکامی کو دیکھتے ہوئے پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین اجملی صدر مجلس اطبا سینئر ہاؤس فزیشن و ہاؤس پرنسپل جامعہ طبیہ نے مرتب کیا ہے۔ اسمیں ضعف باہ، جلق، اغلام، جریان، احتلام، کجی، کوتاہی، لاغری، سرعت انزال وغیرہ اور دیگر تمام پوشیدہ امراض کا مفصل بیان انکے اسباب، علامات، تشخیصی نکات اور علاج کے وہ نایاب طریقے درج ہیں، جنکی تلاش میں ہر شخص سرگرداں رہتا ہے۔ اسکے علاوہ ہندوستان کے نامور طبیب حکیم اجمل خاں مرحوم کے خاص مجربات اور صدری نسخے بھی دیئے گئے ہیں۔ اور ان کے خاص اصول علاج کو بھی نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عمر) فہرست کتب مفت طلب فرمائیے۔ ہر قسم کی طبی کتابیں اور مسیح الملک کے مجربات کی کتابیں فہرست طلب فرمائیے

منیجر رسالہ مسیح الملک، پوسٹ بکس نمبر ۵۹ دہلی

لئے خاص طور پر ضرورت ہے۔ یعنی جسمانی قوتوں کو قوی کرکے اس کی قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے اور سل و دق کے مادہ کو دفع کرنے یا اس مرض کے جراثیم کو تباہ و برباد کرنے کی زبردست تاثیر رکھتا ہے۔

سچے موتی: یہ بھی کیلسو کا خاص جزو ہیں اور مرض کے لئے خصوصیت رکھتے ہیں، تقویت و تفریح قلب اس کا خاص فعل ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے اعضاء رئیسہ پر بھی خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔ سل و دق میں بڑھی ہوئی حرارت کو اعتدال پر لاتے ہیں اور پھیپھڑوں کو طاقت دیکر کھانسی رفع کرتے ہیں۔ اگر نفث الدم کی شکایت ہو یعنی مریض خون تھوکتا ہو تو اس کو روک کر حالت سنبھالتے ہیں اور بلغم میں پیپ خارج ہو رہی ہو، پھیپھڑوں میں گہرے زخم ہو گئے ہوں تو ان کو بھرنے کے لئے دوائے مندمل کا کام دیتے ہیں۔ پھیپھڑوں کی دق ہو یا آنتوں کی دونوں کے لئے یکساں اثر رکھتے ہیں۔ چنانچہ آنتوں کی دق میں آنتوں کی اصلاح کرتے اور اس مرض کے ازالہ میں تریاقی اثر دکھاتے ہیں۔

موتی، یشب، عقیق یمانی، یاقوت اور زہر مہرہ کے افعال و خواص بھی تقریباً وہی ہیں جو موتیوں کے بیان کئے جا چکے ہیں۔ چنانچہ یہ چیزیں اعلیٰ درجہ کی مفرح اور مقوی قلب ہیں نیز اعضاء رئیسہ دماغ و اعصاب پر خوشگوار اثر ڈالتی ہیں، غیر طبعی طور پر بڑھی ہوئی حرارت کو اعتدال پر لاتیں اور جسم کی قوت مدافعت کو بڑھاتی ہیں۔

اعضائے اندرونی میں کسی بھی عضو سے خون آتا ہو یا کسی بھی عضو میں زخم یا خراش موجود ہو اس کی اصلاح کرکے حالت سنبھال دیتی ہیں۔ اور سل و دق کے جراثیم کو دفع کرکے اس مہلک مرض سے مریض کی شفایابی کا موجب ہوتی ہیں۔

کیلسو دق کیلئے ایک دوائے شافی ہے

کیلسو دق کے لئے ایک کامیاب علاج ہے، مایوس کن یا اس مریض اس کے استعمال سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں کسی بھی دوا کو کامیاب نہیں کہا جا سکتا۔ اور کوئی بھی علاج اس جیسا موثر نہیں ہے۔ اس کا سب سے بڑا فعل اور زبردست اثر یہ ہے کہ تمام جسمانی کمزوری کو دور کرکے اس کی قوت مدافعت (نیچرل پاور) کو بڑھاتا ہے جس کی وجہ سے سل و دق کے جراثیم کی نشوونما رک جاتی ہے اور باقی

تباہ و برباد ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہ خون کو اعتدال پر لاتا اور اس کی اصلاح کرتا ہے جس کا لازمی اثر اور یقینی نتیجہ ہوتا ہے کہ اگر پھیپھڑوں سے خون آتا ہو تو وہ رک جاتا ہے۔ ان میں زخم ہوں تو وہ بھر جاتے ہیں اور اگر پھیپھڑوں میں گانٹھیں پڑ گئی ہوں، گردن کی گلٹیاں سوجی ہوئی ہوں یا آنتوں کی گلٹیاں متورم ہوں تو یہ سب کیلسو کے افعال و اثرات کی بدولت تحلیل ہو جاتی ہیں اور ان کی ساخت اصلی ساخت میں بدل جاتی ہے۔

کیلسو اعضائے رئیسہ کو قوی کرتا اور ان کو صحیح حالت پر لانے کے علاوہ نظام ہضم پر بہترین اثر ڈالتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کو تقویت دیتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرکے ان میں غذاؤں کو ہضم کرنے اور قابل اندفاع مواد و فضلات کو دفع کرنے کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے استعمال سے گھی، دودھ اور مکھن ہضم کرنے کی خاص استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور مریض تھوڑے ہی دنوں کے بعد اپنے جسم میں قوت و توانائی اور فرحت و تازگی محسوس کرنے لگتا ہے، اس کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ خود بھی اپنے کو صحیح و تندرست سمجھنے لگتا ہے۔

کیلسو کا طریقہ علاج

بیشمار تجارب اور سینکڑوں مریضوں کی شفایابی کے بعد یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ کوئی بھی طریقہ علاج اور کوئی بھی دوا کیلسو کے برابر مفید نہیں ہے۔ سل خواہ کسی قسم کی ہو اور مرض خواہ کسی درجہ میں پہنچ چکا ہو، بہرصورت کیلسو اپنے معجزنما اثرات ضرور دکھاتا ہے۔ اگر کسی شخص میں اس امر کی استعداد موجود ہو تو یہ اس کو دور کر دیتا ہے۔ اور اس مرض سے محفوظ رہنے کی ضمانت کرتا ہے۔ اگر مریض اس مرض کے پہلے درجے میں ہو تو اس کا چند روزہ استعمال بحالی صحت کے لئے کافی ہوتا ہے۔ البتہ اگر مرض دوسرے اور تیسرے درجہ میں پہنچ چکا ہو تو اس کو کچھ مدت تک استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

کیلسو خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے

کیلسو معدہ اور جگر کی اصلاح کرتا اور ان کے فعل کو تیز تر کرکے بھوک کھل کر لگنے لگتی ہے اور جو کچھ کھایا جاتا ہے وہ اچھی طرح ہضم

ہوتا اور خون صاف ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے عام جسمانی کمزوری دور ہو جاتی ہے
اور جسم میں طاقت و توانائی آجاتی اور جسم کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

خون اور مصفیٔ خون ہونے کے علاوہ کیلسو خون سے جراثیم
دق کی بہت سی زہریں بھی دور کرکے اس کو پاک صاف کرتا ہے اور قلب
اور رگوں کی کمزوری کو رفع کرکے دورانِ خون کو اعتدال پر لے آتا ہے
جس سے تمام جسم کی غذائیت کی اصلاح ہو جاتی ہے ہر ایک عضو اپنا اپنا
فعل اچھی طرح انجام دینے کے قابل ہو جاتا ہے اور اس کا نتیجہ مریض دق
کے لئے انتہا درجہ مفید اور صحت کی بحالی ہوتا ہے۔

کیلسو بخار کو فوراً روک دیتا ہے

دق کے جراثیم (ٹیوبرکل) سے زہریلا مواد پیدا ہو کر خون میں شامل
ہو جاتے ہیں جس سے خون میں حدت اور حرارت بڑھ جاتی ہے
اور ہلکا ہلکا بخار ہر وقت رہنے لگتا ہے اور جب زہریلا مواد زیادہ
مقدار میں پیدا ہو کر شامل ہوتے ہیں تو خون کی حرارت بہت زیادہ
ہو جاتی ہے اور حرارت غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے اور چونکہ ان
زہریلے مادوں کی وجہ سے دماغ کے عصبی مراکز بھی صحیح حالت میں نہیں
رہتے جو جسم کی حرارت کو اعتدال پر رکھنے کا کام دیتے ہیں لہٰذا
اس بڑھی ہوئی حرارت کو کم کرنے کے لئے کوئی مرکب یا کوئی دوا کارگر نہیں
ہوتی لیکن کیلسو کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ وہ ان زہریلے مواد کی پیدائش
کو کم کرکے خون کی حدت اور تیزی میں بھی سکون اور دماغ کے عصبی مراکز
کی اصلاح کرکے جسم کی بڑھی ہوئی حرارت کو بہت جلد گھٹا دیتا ہے
اور پھر اس کو بتدریج جسم سے نکال باہر کرتا ہے۔

کیلسو سے خون تھوکنا بند ہو جاتا ہے

بعض اوقات مسلول و دق کے مریض اس کثرت سے خون تھوکنے
لگتے ہیں کہ وہ بہت جلد نڈھال ہو جاتا ہے مایوسی طاری ہو جاتی ہے
گھبراہٹ چھا جاتی ہے۔ اور مریض تھوڑی دیر کا مہمان نظر آنے لگتا ہے
ایسی حالت میں کیلسو کا استعمال معجزانہ کرامات دکھلاتا ہے
استعمال سے [illegible] میں ایسی تبدیلی ہوتی ہے کہ پھٹی رگوں کے
منہ کھل جانے سے خون آتا ہے وہ بند ہو جاتے ہیں اور خون کی
آمد موقوف ہو جاتی ہے۔

کیلسو کھانسی کو روکتا اور بلغم کی پیدائش کو روکتا ہے

کھانسی کی شدت سے مریض کس قدر تکلیف اٹھاتا ہے اس کا اندازہ
مریض ہی اچھی طرح کر سکتا ہے۔ ابتداء میں یہ کھانسی خشک ہوا کرتی ہے اور
آخر میں بلغم خارج ہونے لگتا ہے جو اس کثرت سے خارج ہوتا ہے کہ مریض
تھوک تھوک کے پریشان ہو جاتا ہے ——— اور اس بلغم کے
ساتھ پیپ (ریم) بھی خارج ہوا کرتا ہے ——— کیلسو شدید
تھکا دینے والی کھانسی میں فوراً سکون پیدا کرکے مریض کو راحت و سکون
بخشتا ہے اور اپنے عجیب و غریب اثرات کی وجہ سے بلغم کے اثرات کو
صرف روکتا ہی نہیں بلکہ اس کی پیدائش کو بند کر دیتا ہے۔

اسہال و پیچش پر کیلسو کے اثرات

یہ بات واضح کی جا چکی ہے کہ پھیپھڑوں سے جراثیم دق آنتوں میں
پہنچ کر ان کو بھی مبتلائے آفت کر دیتے ہیں۔ گو کہ آنتوں پر ان جراثیم
کا حملہ پہلے پہل بھی ہوتا ہے ——— خواہ کوئی صورت ہو مریض
کی آنتوں میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کہیں گہرے زخم بن جاتے
ہیں۔ جن کی وجہ سے دست آنے لگتے ہیں۔ اور کسی کو پیچش ہو جاتی ہے
کیلسو کے استعمال سے سب سے پہلے ان خراش اور زخم کا خاتمہ ہوتا ہے۔
اس کے بعد یہ خراش رفع ہو جاتی ہے۔ اور زخم بھر جاتے ہیں۔ اور اسہال
و پیچش کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

کیلسو سل و دق کی لاثانی دوا ہے

یہ اپنے عجیب و غریب اثرات کی وجہ سے عام جسمانی کمزوری کو
ختم اور دور کر دیتی ہے جراثیم دق کو ہلاک کرنے اور ان کے اثرات کو دور
کرنے میں حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ مرض کے ہر درجہ میں یکساں مفید ہے
مریض خواہ کتنا ہی ضعیف و نحیف ہو چکا ہو۔ بخار اور کھانسی آتی ہوں۔
[illegible] ہو گئی ہو
عزیز و اقارب زندگی سے نا امید ہو چکے ہوں [illegible]
چکا ہو کیلسو اس کے جسم میں حیرت انگیز انقلاب عظیم پیدا کر دیتا ہے۔
تمام جسم میں ایک جدید روح دوڑا دیتا ہے اور بگڑے ہوئے نظام کو درست
کر کے بیماری [illegible]

زندگی حاصل کر لیتا ہے۔

حالت پر آجاتا ہے۔

حکیم محمد عبد الواحد

ڈائریکٹر تشخیص و تجزیہ ہمدرد دواخانہ دہلی

شرائط ایجنسی کے لئے خط و کتابت کیجئے

کیلسو کی جتنی بھی تعریف کیجائے کم ہے

ملک حاجی عبد اللہ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے لکھتے ہیں۔
آپ کی دوا کیلسو پہنچ گئی ہے۔ اسکو شروع کئے ہوئے پچیس دن ہو گئے ہیں خدا کی مہربانی سے بہت آرام ہے اور ہوتا جا رہا ہے یعنی ایک سو چھ میں دو کم آنے آرام آپ کی دوا اور خدا کی مہربانی سے ہو گیا ہے۔ چودہ دن کی دوا ابھی باقی ہے یا اور بھیجو دوستوں کا خیال ہے کہ ایک کورس اور استعمال کریں تاکہ مکمل شفا ہو جائے۔ لہٰذا ایک پورا کورس چالیس دن کا اور روانہ کریں آپ کی دوا کی جتنی تعریف کریں تھوڑی ہے۔ دیگر یہ عرض ہے کہ اب میں اچھی طرح چل پھر سکتا ہوں جب دوا ختم ہو جائے تو میں تماشہ میں جا سکتا ہوں یا نہیں۔ گھوڑے کی سواری میں تو کوئی خرچ نہیں۔ تانگہ وغیرہ میں سیر کر جا سکتا ہوں یا نہیں ان سب باتوں کا جواب لکھکر روانہ فرمائے۔
ملک حاجی عبد اللہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔

کیلسو دق وسل کا آخری اور واحد علاج ہے

حکیم محمد ذاکر صاحب کوٹلہ پنجو بیگ پنجاب سے لکھتے ہیں۔ کیلسو کے ایک کورس کے لئے روپیہ روانہ خدمت ہیں۔ جلد از جلد ایک کورس روانہ فرمائیں۔ ایک مریض زیر علاج ہے۔ اسکو نصف کورس کیلسو حسب ہدایت استعمال کرایا گیا جس سے مرض میں نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے لہٰذا ایک کورس اور جلد از جلد بھیجیں۔ تاکہ مرض ختم ہو جائے۔ میں نے پہلے بھی چند اکسیر مریضوں پر کیلسو کا استعمال کیا۔ بفضلہ وہ تندرست ہیں کیلسو ایک نہایت بہترین دوا ہے اس کے استعمال کی ہر ایک سے سفارش کرتا ہوں کیلسو دق وسل کا آخری اور واحد علاج ہے (دعا گو حکیم محمد ذاکر حکیم حاذق۔ کوٹلہ پنجو بیگ پنجاب)

سینی ٹوریم کے ایک مریض کی رائے

محمد ارشاد صاحب فرماتے ہیں کیلسو دوا جو آپ نے بھیجی تھی استعمال کرتے ہوئے آج سترہ دن ہو گئے خدا کے فضل سے اب بخار بالکل نہیں رہتا۔ شام اور صبح کو ٹمپریچر نارمل رہتا ہے کھانسی بھی کم ہو گئی ہے۔ بلغم کا نکلنا بھی بند ہو گیا ہے۔ بلغم میں خون اب نہیں آتا۔ (محمد ارشاد صدیقی۔) لیڈی اروِن سینی ٹوریم سنا ور شملہ ہلز

کیلسو سے ڈیڑھ سالہ دق جاتا رہا

بابو جگت بہادر سنگھ بابو گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ ہم نے پہلے کیلسو بیس خوراک منگائی تھی۔ اور بعد میں مکمل کورس منگوا لیا میرے گھر میں ڈیڑھ سال سے تکلیف ہے۔ کیلسو سے کھانسی نہیں رہی بخار بالکل نہیں آتا بیماری کی حالت پہلے بہت کمزور تھی۔ مگر اب کمزوری میں بھی واقع ہو گئی ہے۔ (بابو جگت بہادر سنگھ بابو گڑھ)

کیلسو نے مرض کو دور کر دیا

حکیم قاضی محمد بخش صاحب حیدرآباد سندھ سے مطلع کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ تقریباً ۲ ماہ کا عرصہ ہوا میں نے ایک مریض کیلئے کیلسو کا مکمل کورس منگوایا تھا جسکا استعمال کرایا گیا پہلے جو طبیعت گر رہی تھی اب ایک حالت پر ٹھہر گئی ہے۔ بخار میں بھی فائدہ ہے ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب تصور کرتے ہوئے کیلسو کا ایک مکمل کورس فوراً ارسال فرمائیں۔ (نیاز مند حکیم قاضی محمد بخش۔ حیدرآباد سندھ)

کیلسو سے تپ دق کی حالت بہتر ہو گئی

حکیم شیخ محمد شفیع صاحب گجرات سے ارشاد فرماتے ہیں جسکا مریضہ کو کیلسو شروع کرا دیا ہے۔ مریضہ درست ہے۔ جو غذا اسکے لئے تجویز کی گئی ہضم ہو جاتی ہے۔ سینہ کی حالت اچھی ہے۔ اور قارورہ بھی بہتر ہو گیا ہے عام حالت اچھی ہے۔ (خادم خاندانی طبیب شیخ محمد شفیع گجرات)

کیلسو تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوا

حکیم غلام حسین صاحب سرگودھا سے ارشاد فرماتے ہیں۔ گزارش ہے کہ پہلے آپکے ہاں سے ایک کورس کیلسو منگوا کر ایک مریض پر تجربہ کیا ہے۔ بہت مفید پایا ہے۔ اسلئے عرض ہے کہ رقم مبلغ چودہ روپے بذریعہ منی آرڈر آپکی خدمت میں ارسال ہے براہ مہربانی کیلسو نصف کورس ارسال کریں۔ دوبارہ ضرورت پڑنے پر پھر عرض کیا جائیگا (حکیم غلام حسین، سرگودھا)

قیمت: مکمل کورس چالیس یوم کیلئے پچیس روپے۔ بیس یوم کیلئے چودہ روپے۔ پیشگی بھیجنے والوں کے لئے محصول ڈاک معاف۔
تار کا پتہ: "کیلسو دہلی" — منیجر کیلسو کیمیکل ورکس رجسٹرڈ۔ صدر بازار دہلی

امتحان کی کامیابی کا راز
صرف دماغی محنت اور حافظہ کی قوت پر موقوف ہے اگر آپکا دماغ اور حافظہ کمزور ہے، تو
کیمیا ٔ حیات
کیمیا حیات
مجلس اطباء دہلی
رسالہ مسیح الملک کا نمونہ مفت طلب فرمایئے
استعمال کر کے اتنا طاقتور اور قوی بنا لیجیے۔ کہ کچھ نہ بھول سکیں
اور کم از کم اٹھارہ گھنٹے مسلسل دماغی محنت کر سکیں،
دماغی کام کرنیوالوں کے لئے خاص طور پر کیمیا ٔ حیات کی ایجاد پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی صدر مجلس اطباء وائس پرنسپل جامعہ طبیہ نے تقریباً دس سال کے تجربے اور ہزاروں روپیہ ضائع کرنیکے بعد کی ہے، دماغی کام کرنیوالوں کی کامیابی اور ترقی کیلئے کیمیا ٔ حیات کا استعمال ضروری ہے کیمیا ٔ حیات اس قسم کے کیمیاوی اجزا اور جواہرات سے سائنٹیفک طریقہ پر تیار کیجاتی ہے جو دماغ کیلئے قدرتی خوراک ہے
اگر آپ دماغی کمزوری کے علاوہ کسی اور پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہیں تو مفصل حالات لکھ کر، ناظم شعبہ تشخیص مجلس الاطباء کو بھیج دیں،
مقامی حضرات۔ دواخانہ مجلس الاطباء باڑہ ہندو راؤ دہلی سے خرید فرمائیں،
قیمت فی شیشی ۲۰ خوراک عہ تین شیشیاں سعہ قسم اعلیٰ فی شیشی چار روپے محصولڈاک تین شیشیوں تک ۹ر
مینجر مجلس اطباء پوسٹ بکس نمبر (۵۹) دہلی

تپِ دِق کا آخری عِلا
رجسٹرڈ
کیلسو
KELSO"
ERFUL FOR TUBERCULOSIS
جب ماتاجی میری زندگی سے مایوس
ہوگئیں — اور — پتاجی کی آنکھوں سے ہر وقت آنسو نکلنے لگے اور تمام رشتہ داروں نے ڈاکٹروں حکیموں اور
ویدوں کی رائے کے مطابق میرے مرجانے کا فیصلہ کرلیا تو ہمارے پتاجی کے ایک سچے اور مخلص دوست نے کیلسو کیمیکل ورکس
تیار کردہ دوا کیلسو کے استعمال کرانیکا فوری مشورہ دیا، پتاجی نے فوراً روپے بذریعہ تار روانہ کرکے کیلسو کا مکمل کورس
اس کے کھاتے ہی میرے جسم میں نئی روح پڑگئی ہر روز بخار، کھانسی، سینہ کا درد، خون تھوکنے، گلے کی خراش، بلغم اور دستوں
کمی ہونے لگی، بھوک کھل گئی، خون میں سرخی بڑھنے لگی اور چند دنوں میں چہرہ بارونق ہوگیا۔ ہڈیوں اور سینہ کی
جلن بالکل غائب ہوگئی، گھبراہٹ کا نام ونشان نہ رہا اور اب کوئی شخص مجھے دیکھ کر ہرگز یہ نہیں
کہہ سکتا کہ یہ کبھی تپ دِق کے پنجہ میں گرفتار ہوئی تھی
اِس دوا کو کیلسو کیمیکل ورکس نے ریسرچ کی نئی تھیوری کے مطابق سونا
اور سچے موتیوں جیسی قیمتی چیزوں سے تیار کیا ہے۔ تپ دِق کے ماہر اور دہلی کے
مشہور طبیب پروفیسر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجملی وائس پرنسپل جامعہ طبیہ،
صدر مجلس اطبا۔ وایڈیٹر رسالہ مسیح الملک تپدق کے مریضوں کو کیلسو ہی کے
استعمال کا مشورہ دیتے ہیں کیلسو جسم میں داخل ہوتے ہی جرثومہ سِل (ٹی بی پرکلوسِس)
کو فوراً ہلاک کرکے کمزوری کو دور کردیتا ہے اسی وجہ سے یہ دِق کی ہر قسم میں پھیپھڑے
کی ہو یا آنتوں کی، گلٹیوں کی ہو یا ہڈیوں کی، سِل شدید ACUTE PHTHISIS
ہو یا سلِ مزمن CHRONIC PHTHISIS کیلئے آخری دوا ہے جن مریضوں نے
سنی ٹوریم میں رہ کر علاج کرایا ہے ان میں سے اکثر نے اپنی لاکھوں
روپے کی جان کیلسو ہی کے استعمال سے بچائی ہے۔
سنی ٹوریم کے ایک مریض کی رائے
اِس وقت تپ دِق کیلئے کیلسو بہترین دوا ہے
میں کافی عرصے سے تپدق میں مبتلا تھا،
بہت کچھ علاج کرائے دہلی سنی ٹوریم میں بھی
کافی عرصہ تک رہا۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اِس
وقت کیلسو سے بہتر تپدق کیلئے کوئی دوا
نہیں میری مایوسی دور کرنیوالی یہی دوا ہے
اے۔ کے قریشی دہلوی،
پتہ مینیجر کیلسو کیمیکل ورکس صدر بازار دہلی
KELSO CHEMICAL WORKS. SADAR BAZAR DELHI.